مدیر اعلیٰ
حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ
مدیر
ڈاکٹر حافظ حسن مدنی

357

ملتِ اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ

مُحدِّث

ستمبر 2012ء ذوالقعدۃ 1433ھ

مجلس التحقیق الاسلامی

۲ ناموس رسالت پر ایک اور وار!
۲۹ نبی مکرم کی گستاخی پر بنائی گئی فلم؛ چند حقائق
۴۳ شرعِ اسلامی میں توہین رسالت کی سزا
۶۸ عصر حاضر کا نوجوان اور اس کے مسائل

ماہنامہ محدث لاہور

ماہنامہ 'محدث' لاہور کا اجمالی تعارُف

مُدیرِ اعلیٰ: حافظ عبدالرحمٰن مدنی　　مُدیر: ڈاکٹر حافظ حسن مدنی

ماہنامہ 'محدث' لاہور، ہندوستان سے نکلنے والے ایک رسالے کی ہی ارتقائی شکل ہے۔ جامعہ رحمانیہ دہلی سے نکلنے والے رسالے - جس کا نام محدث تھا- کو پروان چڑھاتے ہوئے تقسیمِ ہند کے بعد دوبارہ ماہنامہ 'محدث' لاہور کے نام سے پاکستان میں معروف عالم دین ودانشور حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ نے اس کا اِجراء کیا۔ یہ تحقیقی رسالہ ۱۹۷۰ء سے اب تک کامیابی وکامرانی سے شائع ہورہاہے، وللہ الحمد!

محدث کی علمی پہچان کے حوالے سے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہر صاحبِ علم وفضل کی ضرورت بن چکا ہے کیونکہ اس کے مضامین جدید فکر کے حامل اور ملحدانہ افکار کیلئے شمشیر بے نیام کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گھر بیٹھے 'محدث' وصول کیجئے!

قارئین کرام! گھر بیٹھے محدث حاصل کرنے کیلئے درج ذیل طریقہ کار اختیار کریں!

فی شمارہ: ۲۰روپے　　زرِ سالانہ: ۲۰۰روپے　بیرون ملک: ۲۰ڈالر

بذریعہ منی آرڈر/بینک ڈرافٹ ۲۰۰روپے بھیج کر سال بھر گھر بیٹھے محدث وصول کریں اور علمی وتحقیقی مضامین سے استفادہ کریں۔　ایڈریس: ماہنامہ محدث، ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰

فون نمبر: 042 - 3586639 / 35866476　موبائل: 0305 - 4600861

انٹرنیٹ پر محدث پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے درج ذیل ویب سائٹ دیکھئے!

www.kitabosunnat.com __　www.mohaddis.com

مزید تفصیلات کیلئے: webmaster@kitabosunnat.com

اجرائے مُحدث کے مقاصد

☜ عناد اور تعصّب قوم کیلئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں!
لیکن تعصّبات سے بالاتر رہ کر افہام و تفہیم اُمت کیلئے رحمت کا باعث ہے۔

☜ علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں!
لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دَقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

☜ غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے!
لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام نہ دینا حمیت دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

☜ تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالح دینیہ کے خلاف ہے!
لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین ومسائل اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

☜ آئین وسیاست سے بیگانہ ہر کر عبادت کیلئے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے!
لیکن جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔

☜ جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے!
لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

ماہنامہ محدث لاہور

کا مطالعہ فرمایئے، آپ اس کو ان جملہ صفات و محاسن سے مزین پائیں گے، ان شاء اللہ!
کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

ملتِ اسلامیہ کا علمی و اصلاحی مجلہ

ماہنامہ
مُحدِّث
لاہور پاکستان

مدیر اعلیٰ
حافظ عبدالرحمن مدنی

مدیر
ڈاکٹر حافظ حسن مدنی

only for SMS
0333-4213525

شمارہ ۳۵۷ جلد ۴۴ | ستمبر ۲۰۱۲ء بمطابق ذوالقعدۃ ۱۴۳۳ھ | عدد ۸

مجلس اِدارت
حافظ انس مدنی | ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی
ڈاکٹر حافظ محمد زبیر | محمد کامران طاہر

فہرست مضامین

فکر و نظر

ناموسِ رسالت پر ایک اور وار! | ڈاکٹر حافظ حسن مدنی | ۲

ناموسِ رسالت

توہین رسالت: اسلام سے خائف بیمار ذہنوں کی کارستانی؟ | عاصم حفیظ | ۱۵

نبی مکرم کی گستاخی پر بنائی گئی فلم؛ چند حقائق | بشریٰ نوشین | ۲۹

اسلام دشمن فلم پر میڈیا خاموش کیوں؟ | انصار عباسی | ۴۱

شرعِ اسلامی میں توہین رسالت کی سزا | محمد منیر قمر | ۴۳

اصلاحِ معاشرہ

عصر حاضر کا نوجوان اور اس کے مسائل | شیخ محمد صالح العثیمین | ۶۸

تاریخ و سیر

بقیع، مدینہ منورہ کا قبرستان | سعید مجتبیٰ سعیدی | ۸۷

تحریک ختم نبوت اور علماے اہل حدیث | مولانا محمد یوسف انور | ۹۲

یادِ رفتگان

حافظ عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ | مولانا رمضان یوسف سلفی | ۹۸

زرِ سالانہ =/۳۰۰ روپے
فی شمارہ =/۳۰ روپے
بیرونِ ملک
زرِ سالانہ =/۲۰ ڈالر
فی شمارہ =/۲ ڈالر
Monthly Muhaddis
A/c No:984-8
UBL-Model Town
Bank Squre Market, Lahore.

دفتر کا پتہ
۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن
لاہور 54700
042-35866476
35866396
Email:
muh@liu.edu.pk
Publisher:
Hafiz Abdur Rahman Madni
Printer:
Shirkat Printing Press, Lahore
Designing: Crystal Art
27, 1st Floor, Abrar Center
Wahdat Road Lahore.
0323-7471862-1

Islamic Research Council

ترسیل کی شکایات اور انتظامی اُمور کیلئے | محمد اصغر | 03054600861

محدث کتاب و سنت کی روشنی میں آزادانہ بحث و تحقیق کا حامی ہے ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کُلّی اتفاق ضروری نہیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناموسِ رسالتؐ پر ایک اور وار!

اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین، سید المرسلین اور شافع المذنبین محمد کریم ﷺ کے ذریعے انسانیت پر اپنے احسان کو مکمل فرمایا، بلاشبہ بنی نوع انسانیت پر یہ احسان اللہ کا دین 'اسلام' ہے اور جس ہستی کے ذریعے نازل ہوا، اس کی بعثت کو بھی اللہ عزوجل نے انسانیت کے لئے 'احسانِ عظیم' قرار دیا۔ اس احسانِ عظیم کی قدر و منزلت اور حقیقت و کیفیت کا اندازہ انہی پاکیزہ نفوس کو ہے جنہیں اسلام کی اس رحمت وبرکت سے فیض اُٹھانے کا موقع ملا ہے۔

محمد ﷺ اللہ کے محبوب پیغمبر ہیں، اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں آپ کی صفات بیان کرتے اور آپ پر طنز واستہزا کے تیر چلانے والوں کو اپنی ناراضی کی وعید دیتے ہیں۔ کبھی محبوبِ کریم کو اس اذیت پر دلاسہ دیتے، کبھی اُن کے غم واندوہ کو اپنے تکذیب قرار دیتے، کبھی دریدہ دہن لوگوں سے آپ کو بچانے کی ذمہ داری لیتے اور کبھی نبی کریم ﷺ کو یوم حشر کے انتظار کی تلقین کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں درجنوں بار نبی کریم کا تذکرہ اپنی ذاتِ جلّ جلالہ کے ساتھ کیا ہے، آپ کو رفعتِ ذکر کا وعدہ دیا ہے جس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ نبی کی شان اور یہ فضیلت اسی بنا پر ہے کہ آپؐ کی ذات ستودہ صفات پیامِ الٰہی کی مبین و محافظ ہے۔ اپنے کلام میں اللہ عزوجل کس انداز میں دنیا کے ظالم لوگوں کی شقاوت کا تذکرہ کرتے ہیں:

﴿يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝﴾

"ان بندوں پر حسرت ہو! ان کے پاس کوئی بھی رسول نہیں آتا، لیکن اُس کا مذاق اُڑانے سے نہیں چوکتے۔"

نبی کی شان میں گستاخی کرنا بدترین گناہ اور بدترین وعید کا مصداق بنتا ہے، جس طرح روزِ قیامت وہ لوگ جو نبی ﷺ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوں گے، بدترین عذاب کا صلہ پائیں گے، اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے انبیا علیہم السلام جیسی مقدس ہستیوں کی ذات وشان میں زیادتی کی ہوگی، بدترین انجام کے مستحق ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہمیں نہیں بھولنا چاہئے جس میں آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے غزوۂ اُحد میں الم ناک لہجے میں فرمایا کہ ''وہ لوگ کیسے فلاح یافتہ ہوں گے جنھوں نے اپنے نبی کے چہرے کو زخم آلود کر دیا۔''[1]

نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں زیادتی کا ارتکاب بدترین گناہ ہی نہیں، سنگین ترین جرم بھی ہے۔ جو لوگ اسے ماں باپ کی نافرمانی اور قطع رحمی کی طرح محض ایک گناہ سمجھتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں۔ اسلام کی رو سے اہانتِ رسول بدترین جرم ہے، جس کی سزا دینا خلافتِ اسلامیہ کا فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات پر طعن و تشنیع آپ پر ایک بہتانِ عظیم بھی ہے۔ جس طرح کسی جرم کے ارتکاب پر محض توبہ اور رجوع کافی نہیں ہوتے، بلکہ چوری یا زنا کی طرح عوام میں ظاہر ہو جانے کے بعد اس کی سزا دینا مسلم حکمرانوں کے لئے واجب ہو جاتا ہے، اسی طرح اہانتِ رسول کا سنگین جرم بھی مستوجبِ سزا ہے۔ اگر مسلمان حکمران اس کی سزا دینے سے احتراز کرتے ہیں، تو وہ اپنے شرعی فریضہ سے واضح انحراف کے مرتکب ہوتے ہیں۔

جہاں تک آپ ﷺ کے مقام و فضیلت کا تعلق ہے تو جس کی حفاظت اور رفعتِ ذکر کی ذمہ داری اللہ جل جلالہ کی ہو، اس کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے!! نبی کریم ﷺ کی دعوت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عفو و درگزر کی تلقین کی تھی، لیکن تاریخ شاہد ہے کہ شاتمین رسالت کو ذاتِ جل جلالہ نے کبھی معاف نہیں کیا اور عفو و درگزر کے اُس دور میں بھی شانِ رسالت میں حرف گیری کرنے والے اللہ کی بدترین پکڑ کا شکار ہوئے تھے، تاریخ ہر ہر شاتم رسول کے بدترین انجام سے ہمیں خبردار[2] کرتی ہے۔ مدینہ منورہ میں چلے آنے کے بعد ایسے بدبختوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا حکم دے دیا گیا اور شاتمانِ رسالت مآب کی سرکوبی کے لئے آپ خود مہمات روانہ کرتے، صحابہ کی مجالس میں صلائے عام دیا کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ایسے رسالت کے پروانوں کی مدد کی فریاد کیا کرتے۔ ایک بار محمد رضی اللہ عنہ بن مسلمہ نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، ایک بار سیف الاسلام سیدنا خالدؓ بن ولید، ایک بار سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے اور حسانؓ بن ثابت کو تو آپ نے خود بزبانِ شعر ظالموں کا جواب دینے کی تلقین کی، اور روح القدسؑ کے ذریعے اللہ سے اُن کی مدد و نصرت کے طالب ہوئے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کا قلبِ اطہر ظلم

١ فَقَالَ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ» (جامع ترمذی: ٢٩٢٨)
٢ شاتمانِ رسول پر اللہ کی پکڑ کی تفصیلات جاننے کے لئے دیکھئے کتاب: 'گستاخِ رسول کی سزا' از مولانا محمد منیر قمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبدزبانی کے اوچھے ہتھکنڈوں پر زخمی ہو جایا کرتا اور آپ اپنے صحابہ ﷺ کو شانِ رسالت کے تحفظ کے لئے اُبھارا کرتے۔

اہانتِ رسول کے ذریعے تین طرح کے حقوق میں زیادتی کا ارتکاب کیا جاتا ہے، اللہ کے حق میں جس نے آپ کی ذات کو پیغامِ رسالت کا مرکز و محور بنایا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی ذات کا حق اس سے متاثر ہوتا ہے کہ آپ پر سب وشتم اور الزام تراشی کرکے، صریح بہتان کا ارتکاب کیا جاتا ہے؛ یہ آپ کا شخصی حق ہے۔ اور توہین رسالت کے ذریعے شمع رسالت کے پروانوں یعنی محبانِ رسول اور پوری اُمتِ محمدیہ کا حق مجروح کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان تینوں حقوق کو مجروح کرنے والا بدبخت ترین انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی اپنی اُمت کے لئے شفقت کی گواہی قرآن میں دیتے ہیں، لیکن وہ خالق رحمت ہستی بھی ایسے شقی القلب بدبختوں کو کیفر کردار تک پہنچائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ علامہ ابن قیم جوزیہ اس سنگین جرم کی بابت واضح الفاظ میں قرار دیتے ہیں:

إن كان هٰذا في أول الأمر حيث كان ﷺ مامورًا بالعفو والصفح وأيضًا فإنه كان يعفو عن حقه لمصلحة التاليف وجمع الكلمة ولئلا ينفر الناس عنه ولئلا يتحدثوا أنه يقتل أصحابه وكل هٰذا يختص بحياته ﷺ[1]

"اس جیسے واقعات اوّلین دور کے ہیں جب آپ ﷺ معافی اور درگزر کرنے کا حکم دیے گئے تھے۔ اس وقت آپ تالیفِ قلب، کلمہ اسلام کو مجتمع رکھنے اور لوگوں کے متنفر ہو جانے کے ڈر سے معافی کا راستہ اختیار کیا کرتے اور اس لئے بھی کہ دشمن یہ نہ کہتے پھریں کہ آپ تو اپنے ساتھیوں کو قتل کردیتے ہیں۔ الغرض شتم رسول پر تمام قسم کی معافیاں آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے ہی مخصوص ہیں۔"

سیرتِ نبویؐ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی حیاتِ مبارکہ میں ذاتِ رسالت مآب ﷺ نے ذاتی حق سے عفو ودرگزر برتا لیکن جب بھی اسلام یا منصبِ رسالت پر حرف آیا، اس کے تحفظ میں آپ کی رحمت وشفقت کبھی آڑے نہ آئی۔ اسی رحمتِ مجسم ﷺ نے اسلام کے دفاع کے لئے درجنوں جنگیں لڑیں، بدبخت دشمنانِ اسلام کو کیفر کردار تک پہنچایا اور

1 زاد المعاد از علامہ ابن قیم جوزیہ: ۵/۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم معاشرہ میں گناہ اور بدامنی پھیلانے والوں کو سنگین سزائیں دیں۔ محاربین عکل اور عرینہ کی سزائیں ہوں یا رجم وقطع ید کی عقوبات، اسلام کے تقاضے پورے کرنے میں آپ نے کبھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔

شمع رسالت کے پروانوںؓ نے منصبِ رسالت میں حرف گیری کرنے والوں کو زندہ رہنے کا حق نہیں دیا۔ ایک نہیں، کئی احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں غیر مسلم شاتمان کو صحابہ کرام ﷺ نے انجام بد سے ہم کنار کرکے چھوڑا، وہ بدبخت عصما بنتِ مروان کی طرح اسلامی ریاست کے شہری ہوں یا جزیرہ عرب وخیبر کے یہودی یا مشرک، چاہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوکر کفر کی طرف لوٹنے والے عبد اللہ بن سرح ہوں یا عبد اللہ بن خطل... اُن کو قتل کرنے میں بیت اللہ الحرام کی حرمت وتقدس بھی آڑے نہ آئی۔ جب قانون وشرع سے شتم رسالت کے مسلّمہ مجرموں کو سزا دلوانے کی قوی اُمید ہو تو قانون وشریعت سے مدد لینا اسلام کا تقاضا ہے، لیکن اگر قانون عصمت ومنصبِ رسالت کی حفاظت سے قاصر ہو تو مسلمان اس امر کا فیصلہ اپنے ایمان وایقان کے پیمانے سے کرتا ہے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مسلم خلفا نے رسالت کے تقدس کو اپنا فرضِ اوّلین جانا اور اس کے لئے جہاد کیا۔ شانِ رسالت میں دست درازی کرنے والے بدترین دہشت گردی کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اربوں مسلمانوں کے دلوں کو ہی چھلنی نہیں کرتے، بلکہ بنی نوع انسانیت کے شرف کو پامال کرتے ہیں۔ وہ اس شخصیت ﷺ پر تہمت لگا کر گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں جس نے انسانیت کو جینا سکھایا۔ جس نے انسان ہی نہیں، اللہ کی ہر مخلوق کے لئے رحمت پر مبنی احکامات جاری کئے۔ کئی صدیاں قبل انسانیت کو قعرِ مذلت سے نکالا اور رہتی دنیا تک انسانیت کے لئے آپ منارۂ رشد وہدایت ہیں اور آپ نے اپنی اُمت کی صلاح وفلاح کے لئے اپنی ہر صلاحیت اور فکر کھپادی۔

جن لوگوں نے ناموسِ رسالت کے ان حالیہ رکیک حملوں کا جائزہ لیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ کوئی مسلمان یا سلیم القلب شخص ان مکروہ کلمات ومناظر کو چند لمحات کے لئے نہیں دیکھ سکتا۔ اگر مغرب کے دہشت گردی کے خلاف مزعومہ نظریۂ جنگ کو بھی تسلیم کرلیا جائے تو انتہاپسندوں کی یہ جنگ تو چند سو لوگوں کو ہلاک کرنے کا باعث بنی اور اس سے امریکہ کے جڑواں ٹاور تباہی سے دوچار ہوئے اور امریکہ دنیا بھر کو اپنے پیچھے مجتمع کرکے، اپنے مفروضہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہشت گردوں کو سبق سکھانے نکل کھڑا ہوا۔ دوسری طرف ذات رسالت مآب اور ان کی ازواجِ مطہرات کے خلاف حالیہ دہشت گردی کو دیکھا جائے تو اس سے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو دلوں کو چھلنی کرتے اور اُنہیں شدید اذیّت سے دوچار کرتے ہوئے ابلاغی و نظریاتی دہشت گردی کی گئی۔ ملّتِ اسلامیہ کی عظمت وسطوت کے نشان محمد عربی علیٰ صاحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنی ہفوات کا نشانہ بنایا گیا، جو انسانیت کی فلاح وصلاح کے لئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کے ہاں مسلّمہ ہستی کے مقام پر فائز ہیں۔ امریکہ چند ایک دہشت گردوں کی سرکوبی کے لئے میدانِ کارزار میں نکل کھڑا ہوا اور کئی مسلمان ممالک میں عشرہ بھر سے ہلاکت وبربریت کا طوفانِ بلاخیز مسلط کئے بیٹھا ہے، جبکہ دوسری طرف آج ستاون مسلم ممالک میں کسی میں بھی یہ جرات نہیں کہ وہ دنیا کے اس بدترین دہشت گردی کی سرکوبی کے لئے کوئی سنجیدہ اقدام تو کجا، واضح الفاظ میں مذمّت ہی کرسکے۔ مسلم اُمّہ کی یہ بے غیرتی اور کمزوری واقعتاً عبرت ناک ہے جس پر دلِ مسلم خون کے آنسو روتا ہے۔

دنیا آج اپنی ترقی اور چمک دمک پر نازاں ہے اور اسے ترقی اور تمدن کا سنہرا دور قرار دیتی ہے۔ انسانی دانش اپنے عروج پر مفتخر ہے اور مغربی معاشروں کو عظمتِ انسانیت کی درخشندہ مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، لیکن قرآن اور اسلامی تعلیمات کی رو سے دیکھا جائے تو آج کا دور ظلمت وتاریکی اور شقاوت وبدبختی سے عبارت ہے۔ اس دور میں اللہ کے دین کے خلاف تمام صلاحیتوں کو جمع کرکے اپنے خبثِ باطن کو پھیلانے کی تمام مساعی کی جارہی ہیں۔ اللہ کے دین اسلام، اللہ کی کتاب قرآن، اسلام کے نام لیوا راسخ مسلمان، اسلام کے محافظ مجاہدین، مسلمان کے شعار داڑھی، مسلم عورت کے شعار حجاب، اللہ کے گھروں مساجد کے مینار، اللہ کے دیے ہوئے نظامِ حیات اور سب سے بڑھ کر نبی رحمت محمد ﷺ کے خلاف بدبخت انسانوں نے اپنی زبانوں کو دراز کردیا ہے۔ تاریخ کے کسی دور میں اللہ کا دین اسلام، ذلّت ونکبت کی اس پستی میں نہیں پہنچا جس کا آج سامنا کیا جارہا ہے۔ شعائرِ اسلام کے خلاف کئی دہائیوں سے جاری اہل کفر کی مسلسل کوششیں مسلمانوں کے لئے فی زمانہ حقیقت کھول دینے کے لئے کافی ہیں، لیکن مسلمان ہیں کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہی نہیں ہوتے۔ مسلمانوں کو حاصل اللہ کی نعمتیں ان پر دنیا کا دھوکہ ختم ہی نہیں کرتیں اور اُنہیں اپنی روش بدلنے پر مجبور نہیں کرتیں، ان کی غفلت کی رات طویل ہوتی جاتی ہے اور نویدِ سحر کا مرحلہ ہی نہیں آتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بدتر دور میں نبی اسلام ﷺ کی شانِ رسالت میں کی جانے والی گستاخیاں، اس تکرار، تسلسل، ڈھٹائی، وسعت اور بڑے پیمانے پر جاری ہیں، جن کا ماضی میں کوئی وجود نہیں ملتا۔ ماضی کا مسلم حکمران دیبل میں کسی ایک مسلم خاتون کی عصمت دری پر تڑپ اُٹھتا اور اس کے نتیجے میں آنے والے لشکرِ اسلام سے آخر کار پورا برصغیر اسلام کے نور سے منور ہو جاتا، کبھی وامعتصماہ کی پکار پر مسلمان خلیفہ بے چین ہو اُٹھتا اور روم کے شہروں انقرہ و عموریہ کو زیر نگین لا کر دم لیتا۔ کبھی خلیفہ ہارون الرشید وقت کے امام سے پوچھتا کہ اہانتِ رسول پر میری ذمہ داری کیا ہے، تو امام دار الہجرت بے چین ہو کر جواب دیتے کہ "اس اُمت کو دنیا میں جینے کا حق نہیں رہتا جس کے نبی کی توہین کر دی جائے۔" لیکن آج دو ارب تک پہنچنے والے مسلمان، لاکھوں تک پہنچنے والی مسلم افواج، پانچ درجن مسلمان ریاستیں، دنیا کے بہترین اَموال و نعم سے معمور مسلم سرزمینیں، عظیم تجارتی راستوں کی نگہبان مسلم حکومتیں ذلّت و رسوائی کو قبول کئے خوابِ غفلت میں مدہوش ہیں۔ ان میں ایٹمی قوت پاکستان بھی ہے؛ وہ تیل جس سے دنیا کا پہیہ چلتا ہے، اس کی دولت سے مال مالا عرب ریاستیں بھی ہیں، اور صنعت و ٹیکنالوجی کی حامل جنوب ایشیائی مسلم ممالک بھی ہیں۔ ان ممالک پر مسلط حکمرانوں کے محلات اور جاہ و حشم دیکھیں تو ماضی کے بادشاہوں کی شان و شوکت ہیچ نظر آئے، لیکن ان سب کے ہوتے ہوئے، مسلم اُمہ پر ذلّت و مسکنت مسلط کر دی گئی ہے۔ جب کسی قوم و ملّت کی عظمت کو نشان کو سرنگوں کرنے کی ناروا کوششیں جاری ہوں تو اس قوم کے قائدین کا عزت و سربلندی کی جھوٹی علامتوں اور مصنوعی جاہ و حشم پر مطمئن ہو نا جانا شرمناک نہیں تو اور کیا ہے!!

امام مالک کا فرمان بالکل درست ہے کہ دنیا میں ہر مسلمان کی شناخت ذاتِ رسالت مآب سے ہوتی ہے، آخرت میں بھی ان کا تعارف 'محمدی' ہو گا اور نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ روزِ محشر پیش ہو کر، ہماری کثرت پر فخر کریں گے، لیکن جب اپنی شناخت کی حفاظت سے اتنے زیادہ انسان اور اتنی بڑی افواج عاجز آ جائیں تو پھر سمجھنا چاہئے کہ کہیں ضرور ایسا بدترین مغالطہ ہے جس میں اس دور کی اُمتِ محمدیہ گرفتار ہے۔ ظاہر ہے کہ یا تو مذکورہ بالا حقائق درست نہیں یا اسلام کے نام لیواؤں کا اپنے نبی سے محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے!!

در حقیقت یہ وہی زمانہ ہے جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف حروف باقی ہیں، اسلام اور قرآن پر عمل کرنے اور اُنہیں جاننے والے خال خال ہی ملتے ہیں۔ اکثر وبیشتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی صورتِ حال تو یہی ہے، مسلم عوام میں اسلامی شعور کی صورتِ حال قدرے بہتر ہے، لیکن مسلم حکمران تو ملی جذبہ اور غیرت وحمیت سے بالکل عاری ہیں۔ اس لحاظ سے فی زمانہ اسلام اور شعائرِ اسلام کی توہین دراصل مسلم حکمرانوں کی بے غیرتی اور بے حمیتی کا نوحہ ہے۔

آج بعض معذرت خواہانہ مسلم دانشور یہ دعویٰ کرتے نظر آتے ہیں کہ ناموسِ رسالت اور توہینِ اسلام کی یہ مذموم کاروائیاں چند ایک کھلنڈرے اور نادان لوگوں کا فعل ہیں، یہی موقف مغربی حکمرانوں نے بھی اپنا رکھا ہے جبکہ یہ دعویٰ حقائق کے سراسر خلاف ہے۔ ۲۰۰۴ء میں جرمنی اخبارات میں کئی ایک رپورٹیں شائع ہوئیں جس میں بتایا گیا کہ ویٹی کن چرچ دنیا میں اسلام کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے بڑے پیمانے پر رقوم جمع کر رہا ہے، اور اس فنڈ کو نبی کریم ﷺ کی شخصیت کو مسخ کرنے کے لئے استعمال میں لایا جائے گا۔ پھر ۵ تا ۸ مئی ۲۰۰۵ء کو جرمنی میں عیسائی عمائدین کا نمائندہ اجلاس ہوا جس میں امریکی دانشور گریفن ٹارپلے کے مطابق، ڈنمارک کے اخبار جیلانڈر پوسٹن میں گستاخانہ کارٹون شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ خاکے ازاں بعد یورپی ممالک کی نصابی کتب میں بھی شائع کئے گئے۔ اٹلی کے ایک وزیر نے اس موقع پر خاکوں والی شرٹ تقسیم کرنے اور پہننے کا اعلان کیا۔ یورپی پارلیمنٹ نے ڈنمارک کے بائیکاٹ کو پورے یورپ کا بائیکاٹ قرار دیتے ہوئے اس مذموم اقدام کے خلاف یک جہتی اور تائید کی پوری قوت استعمال کی۔ اسی پر بس نہیں بلکہ بہت سے اخبارات نے اس کی دیکھا دیکھی ان خاکوں کو بڑے پیمانے پر شائع کیا اور جیلانڈر پوسٹن کو تو باقاعدہ ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ باشعور قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ اخبارات کسی قوم کے مجموعی رجحان کا عکاس ہوتے ہیں اور جب تک اس اقدام کے بارے رائے عامہ ہموار نہ پائی جائے اس وقت تک کوئی اخبار ایسا بڑا اقدام نہیں اٹھا سکتا۔ تازہ حالات میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ جہاں تسلسل سے اسلام مخالف اقدامات ہو رہے ہیں، اس کا صدر بھی لفظی مذمت پر اکتفا کرتے ہوئے اقوامِ متحدہ کے اجلاس میں قرار دیتا ہے کہ

> ”توہین آمیز فلم جیسے اقدامات کو روکنا ممکن نہیں، اس لئے اس فلم کے خلاف پر تشدد مظاہروں کا کوئی جواز نہیں۔ وہ ممالک جن میں مظاہرے ہو رہے ہیں، ان میں سفارتخانوں کے حفاظتی اقدامات بہتر کرنے کی بجائے احتجاج کا سلسلہ ختم کرنا ہوگا۔ کیونکہ آزادیٔ اظہار کے خلاف احتجاج کا کوئی جواز نہیں بنتا۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکی صدر کا یہ بیان اس طرزِ فکر، حفاظت اور تائید کا بھرپور عکاس ہے جس سے فائدہ اُٹھا کر پیغمبر رحمت ﷺ کی ناموس کو پامال کرنے کی مذموم کوشش جاری ہیں۔ یہ موقف اکیلے امریکی صدر کا ہی نہیں، بلکہ ۲۰۰۶ء میں پاپائے روم پوپ بینی ڈکٹ شانز دہم نے جرمنی کے دورہ کے موقع پر اسلام کے خلاف دریدہ دہنی یوں کی تھی کہ ''اسلام کا تصورِ جہاد خدا کے مقاصد اور فطرت کے خلاف ہے، اسلام تلوار کی نوک سے ہی پھیلا ہے، مسلمان وحشیانہ پن کے اندھیروں سے باہر نکلیں۔'' ظاہر ہے کہ مذہب اور ریاست کی نامور ترین شخصیات کے اس نوعیت کے بیانات کے بعد مغربی اقوام کے ان اقدامات کو کوئی نادان شخص ہی، ان کے انفرادی فعل قرار دے کر اپنے آپ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرے گا۔ پھر ان جرائم کے خلاف جو مضحکہ خیز سزائیں مغربی عدالتوں نے دی ہیں، یا اُن کو جس طرح وسیع پیمانے پر مغربی قوموں نے پھیلایا ہے، اور ابھی تک اپنے بد عزائم پر مُصر نظر آتے ہیں، اس سے ان کے قومی رجحانات پوری طرح آشکارا ہو جاتے ہیں۔

ستمبر ۲۰۱۲ء میں یہودی لابی کی تائید سے تیار ہونے والی شانِ رسالت میں گستاخی پر مبنی فلم پر عالم اسلام میں شدید احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ ۱۱ ستمبر کو لیبیا میں امریکی سفیر کی ہلاکت سے لے کر، دنیا بھر کے امریکی سفارتخانوں کے سامنے کیا جانے والا مسلمانوں کا احتجاج، اس غم وغصہ کو ظاہر کرتا ہے جو مسلم اُمّہ میں اس مکروہ فلم کے بارے پایا جاتا ہے۔ میڈیا پر چھائے ہوئے دانش ور، اس احتجاج کے غیر موزوں اور نامناسب ہونے کا دُکھڑا روتے نظر آئے، لیکن غالباً اُن کے مرعوب ذہنوں نے اس فلم پر احتجاج کے ذریعے مسلمانوں میں امریکہ کے خلاف پائی جانے والی شدید نفرت کا ادراک نہیں کیا۔ امریکہ اپنی رعونت وبربریت کا جو اظہار کئی برسوں سے لگاتار کرتا چلا آرہا ہے، مسلم اُمّہ کے نوجوان اس کے خلاف سراپا احتجاج ہیں، اس پر طرہ کہ امریکی پادری اور یہودی لابی کی دہشت گردی نے اس غم وغصہ کو شعلہ جوالہ کر دیا۔ جن لوگوں کو اس احتجاج میں شریک ہونے کا موقع ملا یا جو براہِ راست ان مناظر کو دیکھ پائے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ کے اُمتیوں میں کیسا غم وغصہ تھا، جو وہ اپنے راستے میں آنے والی ہر امریکی علامت کو ختم کر دینے پر تلے ہوئے تھے۔ مسلم دنیا میں ان دنوں ہونے والا احتجاج، بظاہر اس فلم کے حوالے سے ہے، لیکن یہ درحقیقت امریکی جبر وبربریّت کے خلاف مسلمانوں میں پائے جانے والی شدید نفرت کا اظہار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی ادارے، اس احتجاج کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باریک بینی سے جائزہ لیتے نظر آئے۔ حقوق انسانی کے بلند بانگ نعرے لگانے والی امریکی حکومت کو اپنے ہاں ہونے والی ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے حقوق کی کوئی پامالی اور ابلاغی دہشت گردی تو نظر آئی، اس حوالے سے اپنے کسی فرض کو تو اس نے نہیں جانا، لیکن اسے یہ دھمکی دینا ضرور یاد رہی کہ جن لوگوں نے امریکہ کے خلاف جذبات کا اظہار کیا ہے، اُن کا پورا نوٹس لیا جائے گا۔ یہی وہ رویہ ہے جس سے یہ صہیونی دہشت گردی جنم لے رہی ہے۔

اس موقع پر یہ تکلیف دہ حقیقت بھی سامنے آئی کہ دیگر مسلم ممالک کی طرح پاکستان کے میڈیا پر بھی بے ضمیر اور بے دل لوگوں کا قبضہ ہے۔ یہاں کے میڈیا پر وہ لوگ چھائے ہوئے ہیں جنہیں غیرتِ ایمانی اور حبِ نبویؐ سے بہت کم حصہ نصیب ہوا ہے۔ پاکستانی میڈیا کے کارپردازوں کو لاکھوں افراد کی حبِ رسول سے معمور ریلیاں تو نظر نہیں آئیں، نہ ہی ان کو نمایاں کرنے کی اُسے کوئی توفیق ملی۔ اس انتشار پسند اور یہودیت نواز میڈیا کی ساری توجہ اس احتجاج کے مثبت پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی بجائے انتشار و ہلاکت کی طرف منعطف رہی، گویا کہ احتجاج کے بارے یہ ایک طے شدہ روش تھی جس کا اظہار کیا گیا۔ یہ میڈیا ہی تھا جس نے پاکستان کے دل لاہور اور دیگر دسیوں پاکستانی شہروں میں ہونے والے منظم و پرامن احتجاج کو نمایاں کرنے کی بجائے پوری توجہ لاہور کے امریکی قونصل خانے، اور کراچی و پشاور کی چند تخریبی کاروائیوں پر مرکوز رکھی۔ افسوس کہ فلم میں کی جانے والی بدترین دہشت گردی کو، احتجاج کی بے اعتدالیوں کے پردہ میں چھپانے کی کوشش کوئی مسلمان نہیں کرسکتا!!

میڈیا کا یہ تخریب پسند طبقہ اپنی شر پسند مزاج کی بنا پر ہر برائی کو ہی نمایاں کرتا اور ہر خیر کو معمول کا واقعہ سمجھ کر نظر انداز کرتا ہے۔ اسی کو سنسنی خیزی اور ابلاغی تخریب کاری قرار دیا جاتا ہے۔ کیا صرف احتجاج کا یہی بدنما چہرہ ہی کیمرہ فلیش کا مستحق ہے یا لاکھوں مسلمانوں کی پرامن ریلیاں بھی میڈیا کی کسی توجہ کا مستحق ہوسکتی اور کسی خبر کا عنوان بن سکتی تھیں۔ میڈیا کی یہی شر پسندی اور منتخب اخلاقیات ہیں کہ اسلام پسندی کا کوئی عظیم الشان مظہر تو خبر سے محروم رہتا ہے اور اسلام کے خلاف اُٹھنے والی معمولی سی کوتاہی بھی بریکنگ نیوز کے طور پر پھیلا دی جاتی ہے۔ یہ پاکستانی میڈیا ہی ہے جس کو امریکی فلم کی مذمت میں تو کچھ کہنے کی توفیق نہیں ملتی، لیکن اس کے خلاف احتجاج پر نت نئی رہنمائی اور تلقین ضرور نمایاں کردی جاتی ہے۔ اس میڈیا نے آسیہ مسیح، رمشا مسیح اور توہین اسلام کے متعدد واقعات کو پیش کرنے میں وہ دلچسپی نہیں دکھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنی وہ اِن کی مذمت میں ہونے والی پروگراموں کی صورت پیش کر رہا ہے۔ پاکستانی میڈیا کے ذریعے احتجاج کے تلخ پہلوؤں کو ہر جہت سے پیش کر کے، مسلم اُمّہ کے چہرے کو مسخ کیا گیا، لیکن کیا اس میڈیا کے ذریعے احتجاج کو منظم و مؤثر کرنے کی کوئی تدبیر، کوئی رہنمائی اور کوئی مباحثہ ومکالمہ بھی دیکھنے کو ملا۔ میڈیا کا یہی وہ رویہ ہے جس کی بنا پر احتجاجات میں تخریب کاری کا عنصر شامل کرنا نادانوں کے لئے ایک مجبوری بن جاتا ہے، کیونکہ اس کے بغیر میڈیا کی کوئی توجہ ہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہتک آمیز فلم کے خلاف ہونے والی احتجاج کی غلط رپورٹنگ کو 'میڈیا کی تخریب کاری' قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

کیا میڈیا پر جلوہ افروز ہونے والے لوگ مسلمان نہیں کہ ناموسِ رسالت کا تحفظ ان کی بھی ذمہ داری میں شامل ہو یا اس کی فکر بھی صرف متشرع مسلمانوں کو ہی کرنی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا میڈیا سے وہ لوگ وابستہ نہیں ہیں، جنھوں نے اپنے ناموں کے ساتھ محمد عربی کا مبارک لفظ زیبِ عنوان کر رکھا ہے؟ کیا اُنہیں محمد ﷺ سے کوئی تعلق نہیں اور کیا ان کا کوئی فریضہ نہیں کہ وہ اُمتِ اسلام کے ساتھ شانہ بشانہ چلیں۔ کیا اُنہیں شفاعتِ نبویؐ کے بغیر ہی حشر کا میدان عبور کر لینا ہے، پھر وہ اپنے فرض کو جانتے اور سمجھتے کیوں نہیں؟

اسلام کی رو سے ابلاغ کا مقصد لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلانا اور انہیں اللہ کا بندہ بنانے کی جدوجہد کرنا ہے، تبلیغ، بلاغ اور ابلاغ ایک ہی جیسے مادہ سے مشتق الفاظ ہیں اور اس سے ابلاغ کی معنویت واضح ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف مغربی ابلاغ کا مقصد لوگوں میں خواہشاتِ نفس کو پروان چڑھانا، سنسنی خیزی کو رواج دینا، برائی و فحاشی کو زیبِ عنوان بنانا اور انسان کو نفس کا بندہ بنانا ہے۔ ہمارا سرکش میڈیا بعینہٖ اس یورپی ابلاغ کا چربہ اور کافرانہ نظریۂ ابلاغ کا عکاس ہے۔ اس میڈیا کا حقیقی چہرہ ان پاپارازی فوٹوگرافروں کی صورت نظر آتا ہے جو کسی بھی حادثے کو انجام پانے سے بچانے کے بجائے ہر ہر زاویے سے اس کی تصویر سازی کرنے اور اپنے چینل پر بریکنگ نیوز کے طور پر نشر کرنے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے اربابِ ابلاغ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو ان کے پردہ و قرطاس سے وہ پیغام بآسانی اقوامِ عالم تک پہنچایا جا سکتا ہے جس کی اُمتِ مسلمہ کو اشد ضرورت ہے۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں کے مفاد پرست حکمرانوں کی طرح مسلمانوں کا میڈیا بھی زرپرست مالکان کے قبضے میں ہے، جن سے روپے پیسے کے ذریعے ہر شر کی تشہیر کروائی جا سکتی ہے۔ پاکستانی میڈیا میں اس کی درجنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

نبئ اسلام ﷺ اور شعائرِ اسلام کے خلاف اہانت و تمسخر کی اس بدترین مہم اور اس کے خلاف مسلمانوں کے احتجاج سے ایک اور بات روزِ روشن کی طرح آشکارا ہے کہ مسلم حکمرانوں اور مسلم عوام کے مابین خلیج وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ گہری سے گہری ہوتی جارہی ہے۔ مسلم عوام اسلام کے خلاف ہونے والے مظالم سے دل برداشتہ ہیں، لیکن ان کے حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ستاون مسلم ممالک کی نمائندہ تنظیم او آئی سی کی حیثیت ایک مردہ گھوڑے سے زیادہ نہیں اور اسے اس الم ناک مرحلے پر ماضی کی طرح کسی بامقصد اقدام کی کوئی توفیق نہیں ہوئی، اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہے کہ یہ تنظیم ان مفاد و زرپرست حکمرانوں کی رہین منت ہے جن کے نزدیک ہر چیز پر ان کا ذاتی مفاد مقدم ہے۔ اگر ذاتی جاگیروں کی طرح پھیلی اُن کی حکومتوں پر کوئی زد پڑتی ہو تو اس تنظیم کے تن مردہ میں بھی انگڑائی اور بیداری کی کوئی لہر دکھائی دیتی ہے۔ لیکن اسلام اور شعائر اسلام پر کوئی حملہ اُن کے لئے اس بنا پر قابل توجہ نہیں، کیونکہ اس سے ان سے آقائے ولی نعمت کی پیشانی پر شکن نمودار کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ یہ حکمران ہر لحہ علما کو اتحاد کی توبے جا تلقین کرتے نظر آتے ہیں جبکہ اس مرحلہ پر پوری اُمتِ محمدیہ متفق و متحد ہے لیکن کاش ان حکمرانوں میں بھی اسلام نہیں تو کم از کم نبی اسلام ﷺ کی حرمت وناموس کے لئے کسی درجہ میں اتحاد ہو جائے تو دنیا کا کفر چند لمحوں میں ایسی شنیع حرکات سے توبہ کرلے۔ اس وقت عالم اسلام کے سیاسی اتحاد کی ضرورت ہے!!

جس طرح کسی گھر کے مکین ہزار احتجاج کریں، کسی تعلیمی ادارے کے طلبہ اختلاف کا ہر اُسلوب اپنائیں، لیکن ان کے بڑے اور نگران، اس انتشار و پریشانی کو متعلقہ اداروں تک منتقل نہ کریں تو اُس کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور یہ بے چینی اندر ہی گھٹ کر رہ جاتی ہے، اسی طرح مسلم ممالک کے عوام احتجاج و اختلاف سے باہم کٹ مرنے لگیں، لیکن ان کے حکمرانوں کے لبوں سے کوئی حرفِ شکایت ادا نہ ہو تو اُن کی ساری مشقت و کلفت بے کار اور ضائع ہو جاتی ہے۔ بعینہٖ یہی صورتحال اُمتِ مسلمہ کی ہے۔ مسلمانوں کے اس احتجاج سے ہمارے دشمنوں کو اُمہ میں پائی جانے والی بے چینی کا تو اندازہ ہوتا ہے، لیکن وہ بھی اس کمتر درجے میں کہ وہ اس کے مداوے کی تدبیر میں لگ جاتے ہیں۔ ان حالات میں سب سے مشکل سوال یہ ہے کہ عوام الناس اپنے اضطراب کو کس طرح اپنے حکمرانوں اور دنیا تک پہنچائیں۔ شریفانہ احتجاج کو تو میڈیا خبر ہی تسلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا، کجا یہ کہ اس کا کوئی اثر منتقل ہو۔ جب تک کوئی شر انگیزی نہ ہو اور بڑے پیمانے پر لوگوں کو پریشان نہ کیا جائے، حکام کو بھی کوئی فکر لاحق نہیں ہوتی۔ سچ ہے کہ بے مقصد اور بے فائدہ احتجاج بھی، مغرب کے انہی کھوکھلے حقوق میں سے ایک ہے، جن سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آج کسی بھی مذہب کی توہین کو اظہارِ رائے کا حق باور کرنے کا مغالطہ دیا جاتا ہے۔ درحقیقت اہل کفر کی یہ دریدہ دہنی انہی تلخ حقائق کے ادراک کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے...!! ہمیں علم ہے کہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی طرف سے انبیاء ورسل کی اہانت پر قانون سازی کے نیم دلانہ مطالبے سے کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی، جب تک ملت کے بزعم خود قائدین اس پر کوئی سنجیدہ پیش قدمی اور بامقصد دباؤ قائم نہ کریں گے اور کسی قانون سازی یا عالمی عدالتِ جرائم میں ایسے معاملات پر توجہ دیا جانا ایک خواب ہی رہے گا۔

بعض لوگ ان دنوں، ناموسِ رسالت اور اسلام کے خلاف جاری حملوں پر علم وفضل اور دلائل کے انبار جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ درحقیقت اسلام اور شعائر اسلام کے خلاف جاری مغرب کی یہ جنگ، اُن کی اسلام سے نفرت وعداوت کا منہ بولتا اظہار ہے۔ مغرب میں خود برطانوی قانون میں، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور یہودی اقوام پر ہونے والے مزعومہ مظالم (ہولو کاسٹ) کی ایک مخصوص تعبیر کو تسلیم نہ کرنے پر کئی ایک سنگین سزائیں موجود ہیں۔ امریکی دستور اور مغربی قوانین کے جس نام نہاد تحفظ اور آزادئ اظہار کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے، انہی قوانین میں اس کی واضح حدود بھی موجود ہیں، راقم اپنے سابقہ مضامین میں تفصیل سے مغرب کے یہ دوغلے معیارات پیش کرچکا ہے۔ اور حال ہی میں مصر ولیبیا اور انڈیا وملائشیا میں مغربی ویب سائٹوں کا اپنے صدر دفاتر سے بند کردیا جانا مغرب کی کھوکھلی پالیسی کو ہی ظاہر کرتا ہے۔ جن دنوں مغربی میڈیا اسلام کے خلاف اپنے خبثِ باطن کا اظہار کررہا ہے، انہی دنوں انہی مغربی ذرائع ابلاغ نے یہودیت کی ہمدردی میں ایسے تمام ہتک آمیز مواد کو منظرِ عام سے ہٹا دیا ہے جن سے ان کی شرارت وخباثت کا بخوبی علم ہوجاتا ہے۔

مغرب میں ہتکِ عزت کے دفاع کا حق تو ہر شخص کو حاصل ہے، ازالۂ حیثیت عرفی کے لئے درجنوں قوانین موجود ہے، مغرب کا ظالم انسان ہر فرد کو تو اپنے عزت کے تحفظ کا حق دیتا ہے لیکن صد افسوس کہ جب اللہ کی برگزیدہ ہستیوں اور پیغمبران علیہم السلام کی بات آتی ہے تو یہ اہل مغرب اظہارِ رائے اور انسانی حقوق کی ہفوات شروع کردیتے ہیں۔ دراصل یہ معرکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب اور الحاد کا ہے، جسے دھوکہ دینے کے لئے قوانین کی غلط تعبیر کا سہارا لیا جاتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی شخص کو بدنام کیا جائے تو اُس کے تحفظ کی بجائے اس کو انسانی حقوق کا چارٹر تھما دیا جائے گا۔ عین انہی دنوں برطانوی شاہی خاندان کی بعض نامناسب تصاویر شائع ہوئی ہیں تو ان کی جھوٹی عزت کے تحفظ کے لئے قانون حرکت میں آیا اور گرفتاریاں تک عمل میں آئی ہیں، اس موقعہ پر آزادی اظہار کا غلغلہ کیوں بلند نہیں کیا گیا؟ یہ مغرب کے مکار و عیار ذہن اور مغرب کے ٹکڑوں پر پلنے والا میڈیا کی کارستانی ہے جو تصویر کا محض ایک رخ پیش کرتا ہے!!

درحقیقت مغرب کا یہ مکروہ چہرہ، اس کے اپنے نعروں: رواداری اور پرامن دنیا کی تکذیب ہے۔ مذہبی شعائر اور شخصیات پر حملہ کسی مسلمان نے نہیں کیا، جس پر گذشتہ بیس سال کی گواہی کافی ہے اور نہ ہی یہ اسلام کی تعلیم ہے، دوسری طرف یہ دہشت گردی مغربی اقوام کے حصے میں آئی ہے، اس سے بخوبی پتہ چل جاتا ہے کہ دنیا کو خطرہ مسلمانوں کی بجائے اہل کفر کی دہشت گردی سے ہے جو نظریات وعقائد سے بڑھ کر اقوام وملل کے خلاف جارحیت وبربریت کا وتیرہ اپنائے ہوئے ہیں۔ اسلام جس طرح جبر سے نہیں بلکہ اپنے پیغام کی بدولت پھیلا ہے اور غیر مسلموں نے اپنے مذاہب کو ترغیب وتحریص اور جبر وتشدد کے ذریعے پروان چڑھایا ہے، اسی طرح مغربی اقوام کی یہ موجودہ نسل بھی اسی ابلاغی جبر وقوت کا اظہار کر کے بزور اپنے نظریات کو ٹھونسنا چاہتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مغرب کی الحادی تعلیم سے فیض یافتہ مسلمان بھی ان حقائق کو جان اور سمجھ بوجھ لیں اور اہل مغرب کی اسلام سے نفرت وتعصّب اور دوہرے معیارات کا جائزہ لے کر اپنے فکر وذہن کی تشکیل نو کریں۔

مسلمانوں کے مغربی تعلیم یافتہ طبقے پر بخوبی واضح ہو جانا چاہئے کہ امن اور عزت بھیک مانگ کر یا رواداری اور انسانی حقوق کے مغربی مغالطوں کے ذریعے نہیں ملتی۔ امن وسلامتی کا اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں کہ مخالف کو اپنی قوت سے ڈرا کر، اس پر رعب مسلط کر کے اُسے امن رہنے پر مجبور کیا جائے جسے قرآن نے ترہبون بہ عدو اللہ وعدوکم سے تعبیر کیا ہے، یہ حقیقت گو کہ کڑوی ہے لیکن مفادات کی اسیر دنیا کا ضابطہ کل بھی یہ تھا اور آج بھی یہی ہے۔ مغربی تہذیب اپنے عروج وکمال کے دور میں اپنے دعووں کی تکذیب خود اپنی زبان سے کر رہی ہے اور اسلام کا نظریۂ امن درست ثابت ہو رہا ہے۔ پھر بھی مسلمان نہ سمجھیں اور خوابِ خرگوش کے مزے لیتے رہیں تو اہانت وتذلیل کا یہ سلسلہ کہیں نہیں رکے اور تھمے گا۔ (ڈاکٹر حافظ حسن مدنی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد عاصم حفیظ

توہین رسالت؛ اسلام سے خائف بیمار ذہنوں کی کارستانی!

ظلم، ناانصافی اور توہین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اور جب یہ توہین کسی ایسے مسئلہ پر ہو جس کا تعلق گہرے قلبی اور روحانی معاملہ سے ہو تو رد عمل میں شدت کا آجانا ایک لازمی امر ہے۔ حالیہ چند برسوں میں ڈنمارک کے اخبار میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت ہو یا فیس بک اور دیگر ویب سائٹس پر کارٹون مقابلوں کا اعلان، عراق اور گوانتاناموبے میں قرآن پاک کی بے حرمتی ہو یا امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کی جانب سے قرآن پاک کو جلانے کا واقعہ، نبی محترم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر کوئی بھی حملہ ہو تو اس کے خلاف مسلم اُمّہ ہمیشہ سے سراپا احتجاج رہی ہے اور اَب امریکہ کے ایک یہودی کی بنائی گئی توہین آمیز فلم کے انٹرنیٹ پر جاری ہونے پر ایک مرتبہ پھر دنیا بھر میں شدید احتجاجی مظاہرے اور جلسے جلوس منعقد کیے جارہے ہیں۔

لیبیا میں امریکی سفیر کو مار دیا گیا ہے۔ اُردن، مصر، پاکستان اور دیگر ممالک میں امریکی سفارت خانوں پر حملے ہوئے ہیں جن میں کئی افراد جان کی بازی ہار گئے۔ مسلم ممالک میں امریکی فلم ڈائریکٹر اور ملعون پادری ٹیری جونز کے خلاف کاروائی اور سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ بھی شدت اختیار کرتا جارہا ہے۔ ان واقعات پر ہر دل غمگین ہے جبکہ قرآن پاک اور صاحبِ قرآن ﷺ سے محبت کرنے والی ہر آنکھ فرطِ جذبات سے لبریز نظر آتی ہے۔ کرّہ اَرض پر کتنے ہی علم دین شہید ریاستی جبر اور استعمار کے ہاتھوں جنت کی راہوں کے مسافر بن رہے ہیں۔ مسلمانوں کا جذبۂ ایمانی نعرہ بن کر عالم کفر کو للکار رہا ہے۔ پورا عالم اسلام پوری قوت کے ساتھ اس توہین رسالت اور توہین قرآن کے سانحہ کے خلاف جلسے اور جلوسوں کی صورت میں ابھی تک سراپا احتجاج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی وحدت کو توڑنے، انہیں مایوسی کی دلدل میں دھکیلنے اور احساسِ کمتری میں مبتلا کر دینے کے لیے ہر دور میں کوششیں ہوتی رہی ہیں تاہم اسلام پسند قوتیں ہر دور میں ان سازشوں کا مقابلہ کرتی رہی ہیں۔ عالمی مفادات کے تحت دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کا سلسلہ تو پہلے سے ہی جاری تھا، لیکن نائن الیون کے واقعے کے بعد شروع کی جانے والی دہشت گردی کے خلاف جنگ نے اسلام کے خلاف حملوں کو مزید تیز کر دیا ہے۔ صدر بش نے ۲۰۰۱ء میں افغانستان پر حملے کو کروسیڈ یعنی صلیبی جنگ کا نام دیا تھا اور آج یہ بات مزید واضح ہو چکی ہے کہ اس جنگ کا مقصد القاعدہ کو سزا دینے کی بجائے اسلامی نظریات کو مٹانا تھا۔ یہ جنگ اب مکمل طور پر مذہبی بن چکی ہے، کیونکہ اس کے پیچھے انتہا پسند یہودی اور عیسائی قوتیں سرگرم ہیں۔ مغربی قوتیں نہ صرف اربوں ڈالر کا اسلحہ و بارود استعمال کر کے لاکھوں مسلمانوں کا خون کر چکی ہیں بلکہ مسلمانوں کی ثقافت، دینی روایات، محبت رسول ﷺ اور قرآن سے تعلق غرض پوری مسلم معاشرت کو ہی تبدیل کر دینا چاہتی ہیں۔

اس مقصد کے لئے تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد اسلام، نبی اکرم ﷺ اور قرآن پاک کے خلاف توہین آمیز اقدامات اُٹھائے جاتے ہیں۔ مسلم ممالک کی ثقافت کو تبدیل کرنے کے لئے نام نہاد این جی اوز کو بھاری فنڈز فراہم کئے گئے ہیں جو کہ آزادیٔ نسواں، ہم جنس پرستوں کے حقوق، آزادی اظہار رائے اور فن و ثقافت کے نام پر مغربی کلچر کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔

دوسری جانب مغربی ممالک کی پریشانی یہ ہے کہ بھرپور کوشش کے باوجود مسلمانوں کو اُن کے دین سے دور نہیں کیا جا سکا۔ ان کے دل سے قرآن کا پیغام اور نبی محترم ﷺ کی محبت نہیں نکالی جا سکی۔ مغرب کئی سو سال کی حاکمیت کے باجود اسلامی نظریے کو ختم نہیں کر سکا اور یہی وہ بنیادی وجہ کہ جس کے باعث آج مسلمان زیر عتاب ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس اور کتابِ ہدایت کی توہین کر کے مسلمانوں کو اخلاقی پستی کی طرف دھکیلنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ عالم کفر پریشان ہے کہ ان کی بھرپور کوششوں کے باوجود اسلام مغربی ممالک میں تیزی سے پھیل رہا ہے جس کے باعث اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احیائے اِسلام کی تحریکوں کو میسر آچکے ہیں اور اسی طرح مغربی یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے بہت سے طالب علم سیکولر معاشروں کی روایات کو اپنانے سے گریز کرتے ہوئے اپنی صلاحتیں اسلام کے لیے وقف کر رہے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں کئی مسلمان تنظیمیں انتہائی سرگرمی کے ساتھ اسلام کا پیغام عام کرنے میں مصروف ہیں۔ مغربی ممالک اِسلام پر دہشت گردی، بنیاد پرستی اور دقیانوسیت کے جو اِلزامات لگاتے رہتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص ایمانداری کے ساتھ تحقیق کرتا ہے تو وہ اسلام کی سچائی کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں بہت سے نامور افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔ اسلام قبول کرنے والوں میں بڑی تعداد خواتین کی ہے جو مغربی ممالک کی مادر پدر آزادی اور عورت کو کھلونا سمجھنے کے تصور کی باغی بن کر اسلام کے نظام عفت و عصمت کو اپنانا چاہتی ہیں۔

برطانیہ، امریکہ سمیت کئی یورپی ممالک میں اسلامی طرزِ حیات کو اپنانے والے افراد کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے۔ دوسری جانب دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی نفرت نے بھی مسلمانوں کو اپنی شناخت کی طرف لوٹنے کا درس دیا ہے۔ گوانتاناموبے، ابو غریب اور دیگر امریکی جیلوں کی انسانیت سوز داستانوں اور قرآن اور پیغمبر اِسلام حضرت محمد ﷺ کی توہین کے واقعات نے مسلمانوں کے اندر اپنی دینی روایات سے متعلق تحقیق کرنے، سچ کی تلاش اور دنیا کو حقیقت سے آشکار کرنے کا جذبہ بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

عالم کفر کے گھٹیا پروپیگنڈے کے باوجود اسلام اپنی انسانیت نواز خوبیوں کے باعث روزِ اوّل سے مسلسل پھیلتا چلا جارہا ہے۔ آج دنیا بھر میں ایک ارب ستر کروڑ کے لگ بھگ انسان حلقہ بگوشِ اسلام ہیں۔ نائن الیون کے بعد امریکہ اور یورپ میں قبول اسلام کی شرح فزوں تر ہے، بلکہ اسلام یورپی ممالک کا دوسرا سب سے زیادہ وسعت پذیر دین بن چکا ہے ایک تحقیق کے مطابق نصف صدی کے عرصے میں عیسائیت کے ۱۳۵ رفیصد اِضافہ ہوا جب کہ اہل اِسلام میں اضافہ ناقابل یقین حد تک ۲۴۰ رفیصد ہوا جس سے یہ بات واضح ہو جاتی کہ امریکہ اور برطانیہ میں اِسلام سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'پیو ریلجیس سنٹر' کے سروے کے مطابق ۲۰۳۰ء میں مسلمانوں کی تعداد دو ارب بیس کروڑ ہو جائے گی۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کی شرح پیدائش ۱.۸ رہے جو کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔ نوجوانوں کی عالمی تنظیم الندوة العالمية للشباب الإسلامي کی رپورٹ کے مطابق چالیس کروڑ سے زائد مسلمان مسلم ممالک سے باہر رہائش پذیر ہیں۔ یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کی طاقت کو تباہ کرنے کے لیے شروع کی تھی۔ جبکہ اِسلام مغربی ممالک میں مسلسل پھیل رہا ہے۔

نائن الیون سے قبل امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد دس لاکھ تھی جو کہ اَب اٹھائیس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔ ایک اور دلچسپ حقیقت یہ بھی ہے کہ نائن الیون کے بعد امریکیوں میں اسلام کے بارے میں جاننے کے رجحان میں اِضافہ ہوا ہے۔ امریکہ میں قرآن پاک کا ترجمہ شائع کرنے والے اداروں کے اعداد و شمار کے مطابق نائن الیون کے واقعے کے بعد پہلے تین ماہ میں قرآن پاک کی فروخت میں پندرہ گنا اضافہ دیکھا گیا اور کئی ماہ تک قرآن پاک امریکہ میں بیسٹ سیلر کتاب رہی۔ العربیہ چینل کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۱ء میں چونتیس ہزار امریکیوں نے اسلام قبول کیا۔ نیو یارک ٹائمز کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکی مسلمانوں میں ۲۵ فیصد تعداد ایسے افراد کی ہے کہ جنھوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ ہر سال پچاس ہزار امریکی مسلمان ہو جاتے ہیں جبکہ برطانیہ میں نومسلموں کی شرح دس فیصد سالانہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ برطانیہ میں ۲۰۰۱ء میں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ لاکھ تھی جو کہ اب ۲۸ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے جو کہ ۲۰۳۰ء تک ساٹھ لاکھ ہو جائے گی۔ اسی طرح دیگر یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔

دوسری جانب یورپی ممالک میں موجود مسلمانوں میں مذہبی رجحان تیزی سے فروغ پا رہا ہے اور یہ لوگ احیائے اسلام کی تحریکوں میں سرگرم کردار ادا کر رہے ہیں۔ بوسینیا اور کوسوو کی آزادی کے بعد یورپ میں دو نئے اسلامی ممالک منظر عام پر آئے ہیں۔ عرب ممالک اور یورپ میں اسلامی فلاحی تنظیموں کی سرگرمیوں سے بھی کافی مثبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثرات دیکھے جارہے ہیں۔ گو کہ اقوام متحدہ دہشت گردوں کی معاونت کے نام پر کئی اسلامی فلاحی تنظیموں پر پابندی لگا چکی ہے۔ عرب ممالک اور یورپ سے تعلق رکھنے والی بعض تنظیمیں فلاح و بہبود کے کاموں میں مصروف ہیں۔ مغربی ممالک میں اسلامی تنظیموں کی مثبت کارکردگی اسلام مخالف پروپیگنڈا کرنے والوں کے منہ پر ایک طمانچہ ہے۔

پاکستانی مدارس کو دنیا کی سب سے بڑی این جی او کہا جاتا ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں طلبہ بغیر کچھ خرچ کیے تعلیم اور رہائش کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ مدارس کا نظام نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی کامیابی سے چل رہا ہے جبکہ حالیہ دور میں بعض اسلامی مدارس نے طلبہ کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق تعلیم دینے کا بھی آغاز کیا ہے جبکہ ایسے نصابِ تعلیم بھی متعارف کرائے جارہے ہیں کہ جن کے ذریعے عصری اور دینی علوم کا اِمتزاج پیش کیا جائے۔ انہی مدارس کے ذریعے تبلیغ اور مساجد کا نظام چلانے کے لیے علما کی بڑی تعداد تیار ہوتی ہے جو کہ نہ صرف مسلم ممالک بلکہ مغرب اور دوسرے غیر اسلامی ممالک میں بھی خدمات سرانجام دیتی ہے۔

اِسی طرح فلسطین میں حماس، مصر میں حکمران اخوان المسلمون اور النور پارٹی، ترکی کی حکمران 'جسٹس اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی' عوام میں فلاحی سرگرمیوں کے لیے مشہور ہیں جبکہ سعودی عرب اور کویت کی تنظیموں کی جانب سے بھی افریقہ، یورپ اور ایشیا میں بہت سے پراجیکٹس مکمل کیے گئے ہیں۔ اسلامی فلاحی تنظیموں کی کارکردگی سے دنیا بھر میں اسلام کے بارے میں ایک مثبت تاثر پیدا کرنے میں بھی مدد ملی ہے۔ عرب ممالک میں حالیہ تبدیلی کی لہر کے بعد ہر جگہ اسلام پسند قوتیں اُبھر کر سامنے آئی ہیں۔

دوسری جانب معیشت کے میدان میں اسلامی بنکاری کے کامیاب تجربے نے بھی مسلمانوں کو عالمی معیشت میں اصلاحات کا حوصلہ دیا ہے، اسلامی اُصولوں کے تحت چلنے والے بنکاری نظام نے دنیا میں رائج سرمایہ دارانہ نظام کو کھوکھلا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مالیاتی بحران کے باعث دنیا بھر کے ممالک شرح سود میں کمی کررہے ہیں جس کے باعث بلا سود بنکاری کے اسلامی تصور کو تقویت ملی ہے۔ امریکی بنکوں کے دیوالیہ ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ڈالر کے غیر مستحکم ہونے کے باعث عرب ممالک میں سرمایہ کو اسلامی بنکوں میں رکھنے کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۱۹۶۳ء میں مصر کے ایک قصبے 'مت غمر' سے شروع ہونے والی اسلامی بنکاری آج عالمی سطح پر نمایاں مقام رکھتی ہے۔ دنیا کے ستائیس مسلمان جبکہ پندرہ غیر مسلم ممالک میں شرعی اُصولوں پر بنکاری کا نظام موجود ہے۔ عالمی سطح پر اسلامی مالیاتی اداروں کے پاس چودہ سو ارب ڈالر کے اثاثہ جات موجود ہیں جن میں بیس فیصد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ تیل کی دولت اور مغربی بنکوں میں سرمایہ محفوظ کرنے کے رجحان میں کمی نے اسلامی بنکاری کو مزید اہم بنا دیا ہے۔ اسلامی سکالرز عالمی سطح پر برپا ہونے والے مالیاتی بحران کی بڑی وجہ سود کے سہارے قائم عالمی سرمایہ دارانہ نظام کو قرار دیتے ہیں۔ اسلامی معاشی ماہرین مغربی ممالک میں شرح سود میں کمی کو بنیاد بنا کر بلا سود بنکاری کے قابل عمل ہونے کی دلیل دیتے ہیں۔ نفع و نقصان کی بنیاد پر کام کرنے والا اسلامی نظام معیشت دن بدن مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی معاشی ماہرین اسلامی طرزِ معیشت کے فروغ سے پریشان دیکھائی دیتے ہیں۔ اسلام کے خلاف اقدامات اور توہین آمیز واقعات کی بڑی وجہ بھی مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ اور اسلامی طرز معاشرت و معیشت کا فروغ ہے!!

توہین آمیز واقعات کی وجوہات کو سمجھنے کے بعد اب ہم مغربی ممالک میں پیش آنے والے ان واقعات کا جائزہ لیتے ہیں کہ کس طرح بعض شر پسند عناصر ایک منصوبہ بندی کے تحت اسلام، نبی اکرم ﷺ اور قرآن پاک کی توہین کر کے دنیا بھر میں اسلام کے فروغ کو روکنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ان واقعات کو ذکر کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مسلمان ان مذموم حرکتوں سے آگاہ رہیں اور ان شر پسند حلقوں کی پہچان ہو سکے کہ جو اسلام مخالف سرگرمیوں میں مصروفِ عمل ہیں۔

جب ہم ان واقعات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ مغربی ممالک کے حکمرانوں سے لیکر مذہبی پیشواؤں تک، عسکری حلقوں سے لیکر ذرائع ابلاغ کے نمائندوں تک اور فنکاروں سے لیکر تدریس و ادب سے منسلک مصنفوں اور شعرا تک ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر شعبے کے افراد میں اسلام کے خلاف بغض و عناد پایا جاتا ہے۔ اسلام کی توہین کرنے والوں کو بھرپور تحفظ اور مالی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ نام نہاد آزادیِ اظہار کے نام پر ان کو ہیرو کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ کچھ ایسا ماحول بنا دیا گیا ہے کہ جسے شہرت کی خواہش ہوتی ہے یا پھر بہت ساری دولت اکٹھی کرنے کا شوق تو وہ اسلام، نبی اکرم ﷺ اور قرآن پاک کی توہین کر کے یہ مقاصد حاصل کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ مغربی دنیا تو مسلم ممالک میں اس قسم کی حرکتیں کرنے والوں کو پناہ دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ ان گستاخوں کی حفاظت کی خاطر کروڑوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔ سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین، سمیت بے شمار گستاخان رسول مغربی ممالک میں میزبانی اور سرکاری پروٹوکول کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

نائن الیون کے بعد توہین رسالت کے مسلسل واقعات

یہ بھی حقیقت ہے کہ اسلام، قرآن پاک اور نبی اکرم ﷺ کی گستاخیوں کے واقعات تو ماضی میں بھی پیش آتے رہے ہیں، لیکن نائن الیون کے بعد ان میں نہ صرف تیزی آئی ہے بلکہ یہ مکمل منصوبہ بندی کے تحت رونما ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہم سب سے پہلے نائن الیون کے بعد پیش آنے والے واقعات پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

① امریکی چینل فاکس نیوز پر ۱۸ ستمبر ۲۰۰۲ کو ایک جنونی مذہبی رہنما جیری فال فویل نے اسلام کے بارے میں انتہائی گھٹیا زبان استعمال کی۔ اُس نے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں بھی ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اس نے واضح الفاظ میں نبی اکرم ﷺ کو نعوذ باللہ 'دہشت گرد' قرار دیا۔ جیری فال ویل کے الفاظ اس قدر شرمناک اور گھٹیا تھے کہ برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹر بھی اُن کو توہین آمیز قرار دینے پر مجبور ہو گئے۔

② اسی دوران امریکی ریاست ہوسٹن میں بالغان کے لئے مخصوص ایک سینما گھر میں نبی اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی سے متعلق ایک توہین آمیز فلم کی نمائش کی گئی۔ اس فلم کی نمائش کا باقاعدہ طور پر اخبار 'ہیوسٹن پریس' میں اشتہار بھی دیا گیا۔ اس موقعے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکہ میں رہائش پذیر مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا۔

③ جون ۲۰۰۲ء میں ایران کے ایک ٹیچر نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا جس کو گرفتار کرلیا گیا اور نومبر کے مہینے میں اسے سزائے موت دے دی گئی۔

④ ۱۴ر دسمبر ۲۰۰۲ء کو روزنامہ 'اُمت' نے اپنی رپورٹ میں ایک پاکستانی تاجر کے حوالے سے بتایا کہ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو اور دیگر شہریوں میں ایسی شرٹس اور کپڑے فروخت کئے جارہے ہیں جن پر قرآنی آیات، رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام واضح طور پر پرنٹ تھے۔

⑤ دسمبر ۲۰۰۲ء میں نائیجیریا کے ایک اخبار 'دس ڈے' نے مقابلہ حسن کے حوالے سے شائع ہونے والے ایک مضمون میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اس مضمون کی اِشاعت پر نائیجیریا میں فسادات پھوٹ پڑے اور پرتشدد مظاہروں میں ۲۰۰ ر سے زائد اَفراد جان کی بازی ہار گئے۔

⑥ ۲۰۰۴ء میں ہالینڈ کے فلمساز تھیون وان گو نے دس منٹ کی دستاویزی فلم 'سب مشن' تیار کی۔ اس میں بھی نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس اور اسلام کے نظامِ عفت و عصمت کو تضحیک و توہین کا نشانہ بنایا گیا۔ اس فلم ساز کو نومبر ۲۰۰۰ء میں محمد بیوری نامی مسلمان نوجوان نے ایمسٹرڈم میں جہنم واصل کردیا۔

⑦ ۲۰۰۵ء میں سویڈن کے شہر گوٹنبرگ کے میوزیم آف ورلڈ کلچر میں ایڈز کے حوالے سے منعقدہ نمائش میں قرآنی آیات پر مشتمل برہنہ پینٹنگ پیش کی گئی جس کو مسلمانوں کے شدید احتجاج کے بعد ہٹادیا گیا۔

⑧ ۲۰۰۵ء میں ایک امریکی ٹی وی شو 'تھرٹی ڈیز' میں دو مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے خاکے پیش کئے گئے۔

⑨ اپریل ۲۰۰۵ء میں سویڈن کے ایک فنکار روزر سوگارڈ نے ایک عوامی اجتماع میں نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں توہین آمیز لطیفے سنائے۔

⑩ ستمبر ۲۰۰۵ء میں ڈنمارک کے اخبار 'جیلنڈر پوسٹن' نے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں بارہ کارٹون شائع کئے۔ اس پر دنیا بھر میں احتجاج کیا گیا یہ خاکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈینیل پائپس نامی متعصب اَمریکی یہودی کے شرپسند، غلیظ ذہن کی اِختراع تھے۔ اس کے بعد اب تک دو سالوں میں گاہے بگاہے یہ خاکے شائع ہوتے رہے۔ دوسری بار فروری ۲۰۰۶ء میں اور تیسری بار اگست ۲۰۰۷ء میں شائع ہوئے۔ اس گھناؤنی سازش میں صرف ڈنمارک کے چند اَخبارات شریک نہیں بلکہ فرانس، جرمنی، ناروے، ہالینڈ اور اٹلی سمیت تمام امریکی ریاستوں کے ذرائع ابلاغ بھی برابر کے شریک تھے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اس بھیانک سازش میں گستاخانہ خاکوں کے علاوہ خانۂ کعبہ اور دیگر اسلامی اَحکام و شعائر کی توہین بھی کی گئی۔ اگر ذرا غور سے ان واقعات کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ ان خاکوں کی اِشاعت کے دو بنیادی کردار دکھائی دیتے ہیں:

پہلا: ڈینیل پائپس نامی امریکی عیسائی جو سابق صدر بش کے ساتھ گہرے سیاسی و تجارتی مراسم رکھتا تھا۔

دوسرا: اَہم کردار 'جیلانڈ پوسٹن' نامی اخبار (یہودی کلچر) کا ایڈیٹر فلیمنگ روز تھا۔

مسلمانوں کے خلاف یہ منظم سازش عیسائیوں اور یہودیوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔

مجموعی طور پر اکیس بدبخت کارٹونسٹ اس مذموم حرکت کے لئے آمادہ ہوئے اور ان میں سے ویسٹر گارڈ نامی ملعون کارٹونسٹ نے توہین آمیز خاکے تیار کئے۔

⑪ فروری ۲۰۰۶ء میں جرمنی کے ایک خبطی شخص بینفرڈوین نے ٹوائلٹ پیپر پر 'قرآن پاک' پرنٹ کرکے اُن کو مساجد اور میڈیا کو بھیجا۔ اس شخص کو گرفتار کرکے ایک سال کی سزا سنائی گئی۔

⑫ جولائی ۲۰۰۷ء میں سویڈن کے ایک شخص لارز ویلکس نے نبی اکرم ﷺ کی توہین آمیز پینٹنگ بنائی اور مسلمانوں کے احتجاج کے باعث اس کو گھر چھوڑنا پڑا۔

⑬ ستمبر ۲۰۰۷ء میں بنگلہ دیش کے ایک اخبار میں نبی اکرم ﷺ کے خاکے شائع ہوئے۔ جس پر کارٹونسٹ کو گرفتار کرلیا گیا۔

⑭ دسمبر ۲۰۰۷ء میں عراق کے ایک کرد مصنف نے اپنی کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ اس نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین آمیز پینٹنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائی۔ اس نے ہالینڈ کے ایک میوزیم میں اس پینٹنگ کو نمائش کے لئے پیش کیا۔ یہ شخص مسلمانوں کے احتجاج کے بعد ناروے فرار ہوگیا اور سیاسی پناہ حاصل کرلی۔ عراقی عدالت نے اسے قید کی سزا سنائی، تاہم ناروے میں روپوش ہونے کی وجہ سے یہ شخص ابھی تک گرفتار نہیں ہوسکا۔

⑮ فروری ۲۰۰۸ء میں معروف ویب سائٹ وکی پیڈیا پر نبی اکرم ﷺ کے خاکے شائع کیے گئے جس پر دنیا بھر میں مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ ویب سائٹ انتظامیہ نے ان خاکوں کو ہٹانے سے انکار کردیا اور یہ ابھی تک وکی پیڈیا پر موجود ہیں۔

⑯ ۲۰۰۸ء میں ہی ہالینڈ کے فلم ساز گریٹ ویلڈرز کی بنائی گئی متنازعہ اور توہین آمیز فلم 'فتنہ' سامنے آئی۔ اس فلم میں اسلامی قوانین اور نبی اکرم ﷺ کی تضحیک کی گئی تھی۔ قرآنی آیات کو برہنہ اداکارہ کے جسم پر لکھا گیا تھا۔

⑰ مئی ۲۰۰۸ء میں ہالینڈ کے ایک کارٹونسٹ نے نبی اکرم ﷺ کے خاکے بنا کر اپنی ویب سائٹ پر لگادیے۔ اس کارٹونسٹ کو پولیس نے ڈھونڈ کر گرفتار کرلیا اور عدالت کے حکم پر اس نے توہین آمیز خاکے اپنی ویب سائٹ سے ہٹادیے۔

⑱ ۲۰۱۰ء میں نیو یارک کے 'میٹروپولیٹن میوزیم آف آرٹ' میں نبی اکرم ﷺ کے خاکوں پر مشتمل پینٹنگز رکھی گئی تاہم مسلمانوں کے احتجاج اور شدید ردعمل کے خوف سے ان کو نمائش کے بغیر ہی ہٹادیا گیا۔

⑲ ۲۰ر مئی ۲۰۱۰ء کو شرپسند عناصر کی جانب سے فیس بک اور سوشل میڈیا کی دیگر ویب سائٹس پر اشتہار دیے گئے جن میں ہر ایک کو نبی اکرم ﷺ کے خاکے بنانے کی دعوت دی گئی۔ اس اقدام کے خلاف مسلم دنیا میں شدید اشتعال پیدا ہوا اور کئی ممالک کی جانب سے فیس بک اور دیگر ویب سائٹس کو بند کردیا گیا۔

⑳ نومبر ۲۰۱۰ء میں فرانس کے ایک ہفت روزہ میگزین 'چارلی ہیبڈو' نے نبی اکرم ﷺ کے گستاخانہ خاکوں پر مشتمل خصوصی ایڈیشن شائع کرنے کا اعلان کیا۔ میگزین نے ٹائٹل کو انٹرنیٹ پر شیئر بھی کردیا۔ اس اشتعال انگیز اقدام کے بعد مسلم ہیکرز نے اس میگزین کی ویب سائٹ ہیک کرلی اور اس کے دفتر پر بھی فائر بم کے ذریعے حملہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔

(۴۱) ستمبر ۲۰۱۲ء میں ہالی وڈ میں پیغمبر اسلام ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں توہین آمیز فلم ریلیز کی گئی۔ اس فلم کو جون کے آخر میں ایک چھوٹے سینما گھر میں دکھایا گیا۔ ایک فرضی نام سام رسائل نے اس کی ڈائریکشن دی جس کو بعد میں نیکولا بیسلی نیکولا کے نام سے شناخت کر لیا گیا۔ یہ شخص اسرائیلی نژاد یہودی ہے۔ اس نے نبی محترم ﷺ کی شان میں گستاخی پر مشتمل فلم بنانے کے لئے پچاس ملین ڈالر چندہ جمع کیا۔ مالدار یہودیوں نے اس مذموم حرکت کے لئے دل کھول کر اس کو فنڈ دیا۔ اس کا ساتھی مورس صادق نامی ایک مصری نژاد امریکی شہری ہے، یہ شخص قبطی عیسائی ہے۔ ان دونوں کو امریکہ کے بدنام زمانہ پادری ٹیری جونز کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔

قرآن مجید کی بے حرمتی

(۴۲) نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی بے حرمتی کا سلسلہ بھی نائن الیون کے بعد تیز ہو گیا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی آڑ میں قرآن پاک کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ بعض مغربی شرپسند سکالرز نے یہ شوشہ چھوڑا کہ مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد کی بیداری اور اسلام سے محبت کو کم کرنے کے لئے قرآن مجید کی توہین کی جائے اور اس کی تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے۔ اسی فلسفہ پر عمل کرتے ہوئے امریکی فوجیوں اور بنیاد پرست عیسائی اور یہودی حلقوں کی جانب سے قرآن پاک کی توہین کی گئی۔

(۴۳) قرآن پاک کی بے حرمتی کا ایک بڑا سکینڈل امریکہ کے بدنام زمانہ حراستی مرکز گوانتاناموبے میں سامنے آیا۔ مسلمان قیدیوں نے انکشاف کیا کہ قرآن پاک کے اوراق کو ٹوائلٹ پیپر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ امریکی فوجی جان بوجھ کر قرآن پاک کو ٹھوکر مارتے ہیں۔ اس مذموم حرکت کا مقصد مسلمان قیدیوں کے اندر اشتعال پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے متعدد تصاویر بھی سامنے آئیں۔ امریکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے معروف رسالے 'نیوز ویک' نے اپنی ایک رپورٹ میں گوانتاناموبے میں قرآن پاک اور مسلمان قیدیوں کے ساتھ توہین آمیز رویے کی تصدیق کی۔

۴۴ اَمریکہ میں قرآن پاک کی توہین اور بے حرمتی کا سب سے بڑا واقعہ ملعون پادری ٹیری جونز کی جانب سے قرآن پاک جلانے کا اعلان تھا۔ اس نے ۲۰۱۰ء میں نائن الیون کی برسی کے موقعے پر فلوریڈا کے ایک چرچ میں قرآنِ پاک نذرِ آتش کرنے کا اعلان کیا۔ ٹیری جونز اس سال عالم اسلام کے شدید ردعمل اور امریکی حکومت کے دباؤ کے باعث اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکا، تاہم اس نے اپنا منصوبہ ترک نہ کیا اور اگلے سال ۲۰ر مارچ ۲۰۱۱ء کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قرآن پاک کو نذرِ آتش کر دیا۔

۴۵ رواں سال اَفغانستان میں امریکی فوجیوں کی جانب سے بلگرام ائیر بیس پر قرآن پاک کے سینکڑوں نسخے جلانے کا واقعہ پیش آیا۔ اس کے خلاف فوری طور پر افغانستان میں ہنگامے پھوٹ پڑے۔ ان پر تشدد ہنگاموں میں ۳۰ر سے زائد اَفراد جاں بحق ہوئے اور ۶ر امریکی فوجیوں کو بھی قتل کر دیا گیا۔ امریکی صدر باراک اوبامہ نے ذاتی طور پر اس واقعے پر معافی مانگی۔

نائن الیون سے پہلے اہانت اسلام کے واقعات

یہ سب واقعات وہ ہیں جو نائن الیون کے بعد پیش آئے۔ جبکہ نائن الیون سے پہلے بھی کئی بار ایسی مذموم حرکتیں کی گئیں۔ امریکہ کی سپریم کورٹ بلڈنگ میں نبی اکرم ﷺ کی خیالی تصویر ۱۹۳۵ء میں بنائی گئی تھی جس میں ان کے ایک ہاتھ میں قرآن پاک اور دوسرے ہاتھ میں تلوار پکڑائی گئی ہے۔ یہ تصویر ابھی تک موجود ہے۔ اس سے امریکیوں کے نبی محترم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں خبث باطن کا اظہار ہوتا ہے۔

① اسی طرح اگست ۱۹۲۵ء میں لندن کے ایک اخبار میں نبی ﷺ کا خاکہ بنایا گیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② ۱۹۸۹ء میں بدنام زمانہ بھارتی مصنف سلمان رشدی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز کتاب لکھی۔ سلمان رُشدی کے خلاف دنیا بھر میں مظاہرے شروع ہو گئے۔ سلمان رشدی لندن فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا جہاں وہ ابھی تک برطانوی سیکورٹی فورسز کی تحویل میں ہے۔ عالم اسلام کے کئی علما کرام نے سلمان رشدی کو قتل کرنے کا فتویٰ جاری کر رکھا ہے جبکہ اسکے سر کی تیس لاکھ ڈالر قیمت بھی مقرر ہے۔

③ ۱۹۹۴ء میں بنگلہ دیشی مصنفہ تسلیمہ نسرین نے قرآن پاک اور نبی اکرم ﷺ کے ذات اقدس کے بارے میں توہین آمیز کتاب لکھی۔

④ ۱۹۹۷ء میں نبی اکرم ﷺ کا خیالی مجسمہ نیویارک کی ایک عدالت میں نصب کیا گیا تھا جس کو اسلامی ممالک کے سفیروں کے احتجاج کے بعد ہٹا دیا گیا۔

⑤ ۱۹۹۸ء میں ایک پاکستانی غلام اکبر کو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر سزائے موت سنائی گئی۔

⑥ ۱۹۹۹ء میں ایک جرمن میگزین 'ڈر سپائیجل' میں نبی اکرم ﷺ کا خاکہ پیش کیا گیا۔

⑦ ۲۰۰۱ء میں اسی میگزین نے دوبارہ نے بھی اسی خاکے کو پیش کیا۔

⑧ ۲۰۰۱ء میں امریکی فاکس ٹی وی کے پروگرام 'ساؤتھ پارک' کی ایک قسط میں نبی اکرم ﷺ کا خاکہ پیش کیا گیا تاہم مسلمانوں کے احتجاج کے بعد اس کے باقی ماندہ اقساط سے اس کو ہٹا دیا گیا۔

⑨ روزنامہ نوائے وقت ۱۰ر جنوری ۲۰۰۱ء میں امریکہ میں مسلمانوں کے احتجاج کی رپورٹ پیش کی گئی جو امریکی کمپنی 'لز کلیبون اِن کارپوریٹڈ' کی جانب سے قرآنی آیات والی پتلونیں بنانے سے متعلق تھا۔ کمپنی ترجمان کے مطابق یہ ڈیزائن بیت المقدس کے گنبد سے لیا گیا تھا جس کو پتلون کی عقبی جیب پر چھاپا گیا۔

⑩ ۹ر ستمبر ۲۰۰۱ء امریکہ میں شائع شدہ کتاب ویسٹرن سویلائزیشن کو ایشیا بک فاؤنڈیشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پاکستانی یونیورسٹریز کی لائبریریوں کو بطورِ تحفہ ارسال کیا جس میں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تصاویر بھی تھیں۔ ایک تصویر میں نبی اکرم ﷺ کی ایک عیسائی راہب سے ملاقات بھی دیکھائی گئی۔

⑪ ۲۰۰۱ء میں امریکی ٹائم میگزین نے ایک تصویر شائع کی جس میں پیغمبر اسلام کو حضرت جبریل علیہ السلام کا انتظار کرتے دکھایا گیا۔ مسلمانوں کے شدید احتجاج پر میگزین نے اپنی اس مذموم حرکت پر معافی بھی مانگی۔

توہین رسالت ﷺ اور قرآن پاک کی بے حرمتی کے ان واقعات کے باعث ہر مسلمان کا دل غمگین ہے، ہر کوئی سراپا احتجاج ہے، دنیا بھر میں پر تشدد مظاہرے ہو رہے ہیں اور ناموسِ رسالت پر مر مٹنے کا جذبہ ہر دل میں موجزن دیکھائی دیتا ہے۔ ان حالات میں نبی اکرم ﷺ سے محبت کرنے والوں کی ذمہ بڑھ جاتی ہے۔ مسلم حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ عالمی سطح پر انبیاے کرام اور مقدس کتابوں کی توہین کے واقعات کی روک تھام کے لئے قانون سازی کی جائے۔ ایسی حرکتیں کرنے والے شر پسند عناصر عالمی امن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صورتحال کا ادراک کرتے ہوئے ان کے خلاف کارروائی کریں۔

دوسری جانب مسلمانوں کو چاہیے کہ پرجوش مظاہروں اور محبت رسول ﷺ کے نعروں کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت پر سختی سے عمل پیرا ہونے کا عملی مظاہرہ بھی کریں۔ کفار کی سازشوں کا بہترین جواب یہ بھی ہے کہ مسلمان سنّتوں کے فروغ اور نبی اکرم ﷺ کی سچی تعلیمات دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔ اگر مسلمانوں کے جذبہ ایمانی، نبی محترم ﷺ اور قرآن پاک سے ان کی محبت عملی اظہار شروع ہو گیا تو یقیناً بہت جلد اسلام کو عروج ملے گا اور دنیا اس سچے اور آفاقی دین کی برکات سے مستفید ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشریٰ نوشین[1]

نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم؛ چند حقائق

زیر نظر مضمون میں فلم کے بارے میں مغربی ذرائع ابلاغ میں بیان کردہ موقف کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ عالمی میڈیا صہیونیت اور اسلام مخالف رجحانات کا پرچارک ہے، اس بنا پر ان خبری حقائق کو کافی یا مستند سمجھ لینا محتاط رویہ نہیں تاہم مسلم ذرائع ابلاغ نہ ہونے کی بنا پر ہمارے پاس ان سے ہی استفادہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ان خبروں سے بھی بعض ایسے حقائق برآمد ہو رہے ہیں جو اُمتِ مسلمہ کو موقف کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فراست مؤمنانہ سے دنیا کے مسائل و حقائق کو سمجھنے کی توفیق دے۔ کامران طاہر

اِنّوسینس آف مُسلمز (Innocence of Muslims) ایک اسلام مخالف اور توہین آمیز فلم ہے جسے سام بسائل کے فرضی نام سے معروف نکولا باسلی نامی ملعون یہودی نے لکھا اور پروڈیوس کیا ہے۔

جولائی ۲۰۱۲ء میں یوٹیوب پر The real life of Muhammad کے نام سے ویڈیو خاکے چلائے گئے۔ عربی زبان میں ڈب کی گئی ویڈیو اوائل ستمبر ۲۰۱۲ء میں مورس سادک کی ای میل کے ذریعے 'نیشنل امریکن کوپٹک اسمبلی' کے بلاگ پر چلائی گئی۔

۹ر ستمبر ۲۰۱۲ء میں ایک مصری اسلامی ٹی وی سٹیشن 'الناس' نے یوٹیوب کے خاکوں کا کچھ حصہ نشر کیا، اس کے خلاف ردّ عمل کے طور پر ۱۱ر ستمبر کو مصر اور لیبیا میں مظاہرے اور پر تشدد احتجاج سامنے آئے جو کہ جلد ہی دوسرے عرب ممالک تک پھیل گئے۔

اس منصوبے کے خود ساختہ ماہر رپیش کنندہ کے مطابق یہ ٹریلر (خاکے) ایک مکمل فلم سے لیے گئے اور مختصر حاضرین جن کی تعداد ۱۰ (دس) تھے کو ہالی وڈ، کیلیفورنیا کے ایک تھیٹر

[1] کنٹرولر امتحانات: اسلامک انسٹیٹیوٹ، ۹۱ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک بار دکھائے گئے۔ فلم کی تشہیر کے لیے بنائے گئے پوسٹر پر اس فلم کا نام Innocence of Bin Ladin (انوسینس آف بن لادن) استعمال کیا گیا تھا۔ جبکہ مسودے پر اس کا نام Desert Warrior (قبائلی جنگجو) تھا۔ یہ ایک قبائلی جنگ کی کہانی ہے۔ اگرچہ اصل کہانی میں کوئی مذہبی حوالہ یا کوئی اسلام مخالف تذکرہ نہ تھا، تاہم بعد میں اداکاروں کے علم میں لائے بغیر ڈبنگ میں اپنے مذموم مقاصد کو شامل کر دیا گیا۔

۲۷ ستمبر ۲۰۱۲ء کو یو ایس فیڈرل اتھارٹیز نے لاس اینجلس میں شک کی بنیاد پر نکولا کو حراست میں لے لیا۔ عدالتی ذرائع کا کہنا تھا کہ اُس پر فرضی رجعلی نام استعمال کرنے اور فلم میں کرداروں کے بارے میں غلط بیانی کرنے کا الزام ہے۔

پلاٹ کی وضاحت

یکم جولائی ۲۰۱۲ء میں جاری ہونے والی ویڈیو جس کا عنوان 'ریئل لائف آف محمد ﷺ' تھا، کا دورانیہ ۱۳ منٹ ۳۰ سیکنڈ، 480P فارمیٹ میں تھا۔ اگلے دن 'محمد مووی ٹریلر' کے نام سے اَپ لوڈ ہونے والی ویڈیو کا دورانیہ ۱۳ منٹ اور ۵۱ سیکنڈ تھا۔

دونوں کا مواد یکساں تھا اور اسلام کے متعلق بولے جانے والے مکالمے اور ڈب کیے گئے ۸۰ر افراد پر مشتمل فلم کے اداکاروں اور دیگر ممبران نے اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور ایسے بیانات جاری کیے ہیں کہ پروڈیوسر نے اُن کی صلاحیتوں کا غلط استعمال کیا ہے۔ مزید اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سانحات پر افسوس کا اظہار بھی کیا ہے۔[1]

Desert Warrior (قبائلی جنگجو) کے عنوان سے فلم کی اصل کہانی دو ہزار سال قبل مصری زندگی کے بارے میں ہے۔ اس میں مرکزی کردار 'ماسٹر جارج' کا ہے۔ فلم کی پروڈکشن کے بعد بیشتر اداکاروں کو اصل مکالموں پر دوبارہ سے مکالمے بولنے کے لیے بلایا گیا

1 "Pentagon to review video of Libya attack – This Just In – CNN.com Blogs". News.blogs.cnn.com. September 12, 2012. http://news.blogs.cnn.com/2012/09/12/u-s-ambassador-to-libya-3-others-killed-in-rocket-attack-witness-says/. *Retrieved September 14, 2012.*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چند مخصوص الفاظ کا اضافہ بھی کیا گیا جس میں 'محمد صلی اللہ علیہ وسلم' کے اسم گرامی کو واضح طور پر شامل کیا گیا۔ فلم کے خاکے مصری زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ مسلم سیکورٹی فورسز کو مسلم کرداروں کے ہجوم کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور انہیں مصری عیسائیوں کی املاک اور گھروں کو تباہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔[1]

ان حملوں سے بچنے کے لیے ایک ڈاکٹر اپنے خاندان کے ساتھ اپنے گھر میں محصور ہو جاتا ہے اور وائٹ بورڈ پر BT = Man+x اور پھر Man = BT-x تحریر کرتا ہے۔

BT سے مراد اسلامی دہشت گردی لیا گیا ہے۔ ایک نوجوان خاتون اس سے X کے بارے میں استفسار کرتی ہے تو اُسے جواب دیتا ہے کہ اُسے خود اسکے بارے میں دریافت کرنا ہو گا۔

مزید چند مناظر میں مرکزی کردار کو 'محمد صلی اللہ علیہ وسلم' کے نام سے اوورڈب (Over Dub) کیا گیا ہے۔ ایک منظر میں اس کی بیوی توریت اور انجیل کے صحیفوں کو اکٹھا کرنے کی تجویز دیتی ہے۔ ایک منظر میں اُسے گدھے سے باتیں کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

Wnyces کے پروگرام 'آن دی میڈیا' کی پروڈیوسر سارہ عبدالرحمٰن نے ٹریلر دیکھنے کے بعد یہی تبصرہ کیا کہ تمام مذہبی مناظر فلمائے جانے کے بعد ہی اُوورڈب کئے گئے ہیں۔

پروڈکشن

جولائی ۲۰۱۱ء میں فلم Desert Worrior قبائلی جنگجو کے لئے اداکاروں کو کاسٹ کرنا شروع کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے کی جانے والی کالز میں اس کو ایلن رائٹ کے نام سے شناخت کیا گیا ہے۔ فلم کی عکس بندی کا پرمٹ اگست ۲۰۱۱ء میں 'امریکن نان پرافٹ میڈیا فار کرائسٹ' سے حاصل کیا گیا۔ فلم کی سین بندی کے لیے نکولا نے اپنے گھر کو ہی سیٹ کے طور پر استعمال کیا۔ کمپنی کے صدر جوزف نصراللہ عبدالمسیح نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی کمپنی کا نام ان کے علم میں لائے بغیر استعمال کیا گیا ہے اور فلم کی ایڈیٹنگ بھی میڈیا کی

1 Anger Over a Film Fuels Anti-American Attacks in Libya and Egypt, New York Times. September 11, 2012. *Retrieved September 14, 2012.*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمولیت کے بغیر کی گئی ہے۔

۱۳ر ستمبر ۲۰۱۲ء میں سام بیسلی کو ایک ۵۵ سالہ بنیاد پرست عیسائی بنام بیسلی نکولا سے شناخت کیا گیا جس کا تعلق مصر سے تھا اور وہ لاس اینجلس کیلفورنیا کا رہائشی تھا۔ ایک سے زیادہ ناموں سے جانا جاتا تھا۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی میں اُسے Mathamphelamine نامی ممنوعہ دوا بنانے کے جرم میں جیل کی ہوا کھانی پڑی۔[1]

۲۰۱۰ء میں بنک فراڈ کے کیس میں اکیس مہینے جیل میں گزارے اور جون ۲۰۱۱ء میں ضمانت پر رہا ہوا۔ نکولا کا دعویٰ ہے کہ اُس نے اس فلم کا سکرپٹ جیل میں لکھا اور مصر میں اپنی بیوی کے خاندان کی طرف سے ملنے والے ۵۰، ۶۰ ہزار ڈالر فلم بنانے میں استعمال کئے۔ FBI نے دھمکیوں کے خطرات کے پیش نظر اس سے رابطہ کیا اور یہ واضح کر دیا کہ وہ زیر تفتیش نہیں ہے۔ ۲۹ ستمبر ۲۰۱۲ء کو یو ایس فیڈرل اتھارٹیز نے ضمانت کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کے شک میں لاس اینجلس میں اُسے بلا ضمانت حراست میں لے کر جیل بھیج دیا۔

ماہر قانون پروفیسر سٹیفن ایل کارٹر اور آئینی قوانین کے ماہر فلوئڈ ابرمز کے مطابق فلم کے مواد کی بنا پر اس کے پروڈیوسر کے خلاف امریکی دستور کی پہلی ترمیم جو آزادی اظہارِ رائے کو تحفظ فراہم کرتی ہے، کے تحت حکومت کوئی ایکشن نہیں لے سکتی۔[2]

1 a b c d Richard Verrier (September 14, 2012). "Was 'Innocence of Muslims' directed by a porn producer?" Los Angeles Times. http://articles.latimes.com/2012/sep/14/entertainment/lat-et-ct-porn-innocence-muslims-20120914. *Retrieved 22 September 2012.*
Kia Makarechi (09/14/2012 7:08 pm EDT Updated: 09/14/2012 7:22 pm EDT). "Alan Roberts & 'Innocence Of Muslims': Softcore Porn Director Linked To Anti-Islam Film". The Huffington Post. http://www.huffingtonpost.com/2012/09/14/alan-roberts-innocence-of-muslims_n_1885758.html. *Retrieved 22 September 2012.*
a b "California Man Confirms Role in Anti-Islam Film". Time. http://nation.time.com/2012/09/12/california-man-confirms-role-in-anti-islam-film/. *Retrieved September 12, 2012.*

2 Joseph Burstyn, Inc. v. Wilson, 343 U.S. 495 (1952). National Socialist Party of America v. Village of Skokie, 432 U.S. 43 (1977).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشر ہونا اور انٹرنیٹ پر اَپ لوڈ

فلم 'اِنو سینس بن لادن' کی تشہیر عرب وَرڈ نامی اخبار میں مئی اور جون کے مہینوں میں تین بار تین سوڈالر کی لاگت سے کی گئی۔ معاوضہ انفرادی طور پر جوزف نامی شخص نے ادا کیا۔ اینٹی ڈیفرمیشن لیگ نے ان اشتہارات کا نوٹس لیا۔ ان کے اسلامی معاملات کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ اُنہوں نے جب اخبارات میں اس فلم کے اشتہارات دیکھے تو ان کو یہ تجسس ہوا کہ کہیں یہ جہاد کی ترغیب دلانے والی فلم تو نہیں۔

فلم کی پہلی تشہیر عربی میں تھی اور حاضرین کی تعداد بھی قلیل تھی، لہٰذا یہ کوئی خاطر خواہ تاثر نہ چھوڑ سکی۔ ۳۰رجون ۲۰۱۲ء کو اسے دوسری بار دکھانے کا ارادہ کیا گیا۔ ہالی وڈ کے بلاگر جون واش نے ۲۹جون کو لاس اینجلس سٹی کونسل کی میٹنگ میں شرکت کرتے ہوئے اس فلم کے عنوان سے متعلق اپنی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہفتہ کو ہالی وڈ میں ایک تشویشناک واقعہ 'اِنو سینس بن لادن' نامی فلم دکھانے سے پیش آنے والا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ وائن سٹریٹ تھیٹر کو کرائے پر لیا گیا ہے۔ جو لوگ اس فلم کو دکھانا چاہتے ہیں، ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ بعد ازاں اس فلم کی دوسری تشہیر کو منسوخ کر دیا گیا۔

ایک ٹی وی پروڈیوسر نے اس فلم کی اشتہاری تصویر کھینچی تا کہ وہ اس کو اپنے ٹاک شو The Young Turks میں دکھا سکے۔ ADL کی جانب سے کئے گئے ترجمے کے مطابق پوسٹر میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس فلم میں فلسطین، عراق اور افغانستان میں ہلاکتوں کا سبب بننے والے دہشت گردوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس فلم کو پادری آفیری جونز کی حمایت حاصل تھی جو قرآنِ پاک کو نذرِ آتش کرنے کے حوالے سے مشہور ہے اور یہ ہی عالمی سطح پر مظاہروں میں تیزی کا سبب بھی بنا۔ ملعون جونز کا کہنا تھا کہ ۱۱رستمبر ۲۰۱۲ء کو اس کا یہ فلم اپنے چرچ میں بھی دکھانے کا ارادہ تھا۔

ذرائع کے مطابق ۱۴رستمبر ۲۰۱۲ء کو ٹورنٹو کی ایک ہندو تنظیم نے باقاعدہ منصوبہ بندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تحت اس کو نشر کرنے کا فیصلہ کیا۔[1] لیکن سیکورٹی خدشات کے پیش نظر انتظامیہ نے کسی بھی پبلک مقام پر اُس کو دکھانے کی حامی نہیں بھری۔[2]

'دی گارڈین' کی رپورٹ کے مطابق جرمنی کی ایک اسلام مخالف تنظیم Pro German Citizens Movement اپنی ویب سائٹ پر فلم کے ٹریلر اَپ لوڈ کرنے اور مکمل فلم چلانے کا ارادہ بھی رکھتی ہے لیکن گورنمنٹ سے اس کی اجازت نہیں ملی۔

'یوٹیوب' ویڈیو ویب سائٹ کا بند ہونا

سام بیسلی نے یکم جولائی کو یوٹیوب پر خاکے جاری کئے اور ستمبر میں اسے عربی میں ڈب کیا گیا اور مورس ساوک کے ذریعے عرب دنیا کی توجہ حاصل کی گئی۔ عربی میں دومنٹ کی عربی ڈبنگ مصری ٹی وی 'الناس' پر خالد عبد اللہ نامی شخص نے نشر کی۔

یوٹیوب نے رضاکارانہ طور پر مصر اور لیبیا میں ویڈیو کو بند کر دیا۔ انڈونیشیا، سعودی عرب، ملائیشیا، انڈیا، سنگاپور میں بھی مقامی قوانین کی وجہ سے اُسے بند کر دیا گیا۔ ترکی، برازیل اور روس نے ویڈیو بند کروانے کا ابتدائی قدم اُٹھایا۔ مزید برآں یوٹیوب کے مالک نے پاکستان اور مصر میں بھی اس ویڈیو کو بند کر دیا، کیونکہ ان ممالک میں حالات کافی پیچیدہ ہوتے جارہے تھے۔ ستمبر ۲۰۱۲ء میں افغانستان، بنگلہ دیش، سوڈان اور پاکستان کی حکومتوں نے بھی یوٹیوب کو بلاک کر دیا اور یہ ویب سائٹ اُس وقت تک بند رہے گی جب تک کہ فلم ویب سے ہٹا نہیں دی جاتی۔

چیچنیا اور داغستان میں انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کرنے والوں کو یوٹیوب بند کرنے کا حکم

1 Tom Godfrey (September 14, 2012). "Toronto Hindu group plans screening of Innocence of Muslims". QMI Agency. http://cnews.canoe.ca/CNEWS/Canada/2012/09/14/20200506.html.

2 Mona Shadia and Harriet Ryan (9-15-2012). "California Muslims hold vigil for slain ambassador". LA Times. http://articles.latimes.com/2012/sep/15/local/la-me-anti-muslim-film-20120915. *Retrieved September 17, 2012.*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ ایران نے تو یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ گوگل Google اور جی میل Gmail کو بھی بند کر دیں گے۔ اب گوگل نے اسلام دشمن ویڈیو کو بند کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ مزید اُردن میں بھی بند کرنے پر اتفاق ہے۔

اوباما حکومت نے یوٹیوب سے استفسار کیا ہے کہ آیا وہ یوٹیوب کی پالیسی کے مطابق اس فلم کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ یوٹیوب کا جواب تھا: ''یہ فلم اسلام کے خلاف ہے، مسلمانوں کے خلاف نہیں، اس کو قابل نفرت خطاب Hate Speech کے زمرے میں نہیں لایا جاسکتا، اس لیے یہ کمپنی کی پالیسی کے مطابق جاری رہے گی۔''

احتجاج

بحرین میں احتجاج کرنے والوں نے فلم کی اعلانیہ مذمت کی ہے۔ مصری ٹی وی 'الناس' کے میزبان نے اپنی ۸ ستمبر کی نشریات میں محمد کریم ﷺ پر کی گئی اظہارِ رائے پر تنقید کی ہے۔ مصری صدر محمد موسیٰ نے امریکی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اس فلم کے پروڈیوسر (جسے انہوں نے 'پاگل آدمی' کا خطاب دیا ہے) کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز کرے۔

فلم کے خاکوں کے خلاف دنیا بھر کے شہروں میں پر ہجوم اور پر تشدد احتجاج ہوا جس کے نتیجے میں کئی اَموات ہوئیں اور سینکڑوں کی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے۔ پاکستانی حکومت نے ملکی سطح پر تعطیل کا اعلان کیا اور اپیل کی کہ محمد ﷺ کی تعظیم میں پُر امن احتجاج کیا جائے۔

۱۷ ستمبر کو تقریباً ۵۰ ہزار لبنانیوں نے بیروت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی جہاں 'حزب اللہ' کے لیڈر حسن نصر اللہ نے عوام کو احتجاج جاری رکھنے کا کہا۔ اُن کا کہنا تھا کہ پیغمبر ﷺ کے دفاع کے لیے سنجیدگی سے احتجاج کو شروع کیا جائے۔ عوامی رد عمل کو دیکھتے ہوئے امریکی سیاست دانوں نے بیروت میں امریکی سفارت خانے سے حفاظتی نقطہ نظر سے اشتہاری مواد ضائع کر دیا۔[1]

1 Goldman, Yoel (September 17, 2012). "Nasrallah, in rare public address, hails 'start of a serious movement in defense of the

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱ر ستمبر کو بن غازی لیبیا میں ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح افراد نے امریکی سفارت خانے پر حملہ کر کے امریکی سفیر کرسٹوفر سیٹون اور تین دیگر افراد کو ہلاک کر دیا۔ کچھ امریکی افسروں کا کہنا ہے کہ " بن غازی کا منصوبہ پہلے سے طے شدہ تھا اور اس کا فلم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ القاعدہ نے اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے یہ بیان دیا ہے کہ امریکی ڈرون حملے کا انتقام ہے جس میں القاعدہ کے لیڈر ابو یحیٰ لیبی شہید ہوئے تھے۔"

۱۲ر ستمبر کو یوٹیوب نے اعلان کیا کہ وہ عارضی طور پر لیبیا اور مصر میں فلم تک رسائی کو محدود کر رہے ہیں۔ افغانستان اور ایران نے یوٹیوب کو سنسر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ افغانستان کے صدر حامد کرزئی کا کہنا تھا: "فلم سازی کی یہ حرکت ایک شیطانی حرکت ہے۔"[1]

دیگر اخباری ذرائع کی اطلاعات کے مطابق بیسلی خوف کی وجہ سے روپوش ہو گیا ہے، لیکن اس نے فلم کے دفاع کو جاری رکھا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ اسے لیبیا میں امریکی سفیر سیٹون کی موت کا دُکھ ہے۔ اس سلسلے میں اس نے سفارت خانے کے حفاظتی انتظامات کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے۔[2]

۱۸ر ستمبر کو ایک خاتون خودکش حملہ آور نے دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی ایک منی بس کے ساتھ ٹکرا دی جس میں افغانستان میں غیر ملکی ہوا بازی کا عملہ سوار تھا، اس میں کم از

prophet'". The Times of Israel; Associated Press. The Times of Israel. http://www.timesofisrael.com/nasrallah-makes-rare-appearance-at-rally-against-anti-islam-film/?utm_source=The+Times+of+Israel+Daily+Edition&utm_campaign=c3b1f5665f-2012_09_18&utm_medium=email. *Retrieved September 18, 2012.*

1 Arghandiwal, Miriam. "Afghanistan bans YouTube to censor anti-Muslim film". News.yahoo.com. http://news .yahoo .com/afghanistan-bans-youtube-prevent-viewing-anti-muslim-film-131507907.html. *Retrieved September 12, 2012.*

2 a b Peralta, Eyder. "What We Know About Sam Bacile, The Man Behind The Muhammad Movie: The Two-Way". NPR. http://www.npr.org/blogs/thetwo-way/2012/09/12/161003427/what-we-know-about-sam-bacile-the-man-behind-the-muhammad-movie. *Retrieved September 12, 2012.*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم ۹؍افراد ہلاک ہو گئے۔ رپورٹ کے مطابق اس میں آٹھ جنوبی افریقہ کے افراد اور ایک برطانوی خاتون بھی شامل ہے۔ عین ممکن ہے کہ کچھ تعداد افغانیوں کی بھی ہو۔ اسلامی جہادی تنظیم 'حزبِ اسلامی' نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس ملک میں خاتون کی طرف سے یہ پہلا خودکش بم دھماکہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گستاخانہ فلم کے ردِّعمل میں تھا۔[1]

طالبان کا کہنا ہے کہ فلم کے جواب میں ہیلمند میں قائم 'برٹش ملٹری بیس کیمپ' پر انہوں نے ۱۴ ستمبر کو حملہ کیا جس میں ۲؍امریکی فوجی مارے گئے۔ پھر یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ یہ اس لیے کیا گیا، کیونکہ برطانوی پرنس ہیری وہاں آیا ہوا تھا۔

'کوپٹک ارتھوڈوکس کرسچین چرچ' نے بھی اس فلم کی مذمت کی ہے۔ بشپ سراپئین آف 'کوپٹک آرتھوڈوکس ڈاوسز آف لاس اینجلس' نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ

"It rejects gragging the respectable copts of the diaspora in the about the Prophet of Islam. The name of our blessed parishioners should not be associated with the efforts of individuals who have ulterior motives."

علاوہ ازیں 'ورلڈ کونسل آف چرچز' کا کہنا ہے کہ یہ فلم مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتی ہے۔ تمام مذہبی لوگوں اور خاص طور پر مسلمانوں کے عقیدہ کو ٹھیس پہنچاتی ہے۔[2]

1 "Afghan woman's suicide bombing was revenge for anti-Islam film, says radical group". The Times of Israel. September 18, 2012. http://www.timesofisrael.com/afghan-womans-suicide-bombing-was-revenge-for-anti-islam-film-says-radical-islamist-group/?utm_source=The+Times+of+Israel+Daily+Edition&utm_campaign=c3b1f5665f-2012_09_18&utm_medium=email. *Retrieved September 18, 2012.*

2 "WCC general secretary condemns making of the film offensive to Islam". World Council of Churches. http://www. oikoumene. org/en/news/news-management/eng/a/article/1634/wcc-general-secretary-con-8.html. *Retrieved September 16, 2012.*
"World Council of Churches condemns anti-Islam film". Bikya Masr. http://www.bikyamasr.com/77497/world-council-of-churches-condemns-anti-islam-film/. *Retrieved September 16, 2012.*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایران کے پریس ٹی وی نے اس فلم کی ابتدائی رپورٹ دکھائی جس میں ایران کے روحانی رہنما آیت اللہ علی خامنائی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ فلم یہودیوں کو فلسطین میں دوبارہ آباد کروانے والے شیطانی ذہنوں اور امریکہ نے بنوائی ہے۔

سکائی نیوز کا بھی کہنا ہے کہ یہ ویڈیو مسلم مخالف ہے اور جذبات کو بھڑکانے والی ہے۔

The New Republic کے مطابق فلم کا کوئی پہلو فنی لحاظ سے قابل اصلاح نہیں ہے بلکہ پورا سیٹ ظالمانہ، خبیث اور وحشیانہ، اداکاری تاثر سے عاری آنکھوں اور مصنوعی انداز میں اداکئے گئے مکالموں پر مشتمل ہے۔[1]

نیویارک ڈیلی نیوز کا کہنا ہے کہ یہ فلم، فلم سازی کے اعلیٰ معیار سے بہت دور ہے۔

مسلمان فلم ساز کامران پاشا کا کہنا ہے کہ ”میرے خیال میں فنکاری کے لحاظ سے یہ فلم ایک سوالیہ نشان ہے۔ اس کی پشت پناہی ایک مہلک متعصب گروپ کررہا ہے جس کا مقصد محمد ﷺ کے کردار کو داغ دار کر کے نفرت اور تشدد پر اکسانا ہے۔[2]

اس فلم میں آپ ﷺ کی تضحیک کا اتنا بھونڈا طریقہ اپنایا گیا تھا کہ شاتم رسول ﷺ سلمان رشدی سے بھی اس کی تردید کے بغیر نہ رہا گیا اس نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ”اس کا فلمساز فحش، ناگوار، بہروپیہ، اور اس کی پروڈکشن خباثت اور گندگی کا ڈھیر ہے۔[3]“

Counter Punch جو مشہور آن لائن رسالہ ہے، اس کے ۱۸ ستمبر ۲۰۱۲ء کے شمارے میں چیف سپیرو اپنے مضمون ”Islamophobia; Left and Right“ میں

1 Cameron Abadi (September 13, 2012). "The Incompetent Bigotry of 'The Innocence of Muslims'". The New Republic. http://www.tnr.com/blog/plank/107219/the-incompetent-bigotry-the-innocence-muslims#.

2 Kamran Pasha (September 13, 2012). "The Mercy of Prophet Muhammad". Huffington Post. http://www. huffingtonpost. com/kamran-pasha/the-mercy-of-prophet-muhammad_b_1879601.html.

3 "Salman Rushdie: the fatwa, Islamic fundamentalism and Joseph Anton". The Guardian. *September 17, 2012.*, http://www. guardian. co.uk/books/2012/sep/17/salman-rushdie-blackest-period-of-my-life.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتا ہے:

''لیکن خود فلم کے بارے میں کیا کہا جائے؟ غیر پیشہ وارانہ فلم کاری کا اتنا پھٹیچر نمونہ ایسا شعلہ جوالہ کیوں بن گیا؟ یہ فلم ایک ایسے وقت میں تیار کی گئی ہے جب کہ یورپ اور امریکہ میں دائیں بازو کے انتہا پسندوں نے ایک ایسا اسلام دشمن نظریہ اپنالیا ہے جو تقریباً بالکل ٹھیک روایتی 'یہود مخالف کلیدی طریقوں' کو دہراتا ہے۔''

مذکورہ بالا تفصیلات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پر بنائی جانے والی گستاخی پر مبنی فلم اسلام دشمن ابلاغی منصوبہ کا حصہ ہے۔ یہود کی سرپرستی اور امریکی حکومت کی اس فلم کے ذمہ داران کے بارے خاموشی بھی اُنہیں اس منصوبہ بندی میں شریک کر رہی ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے زبردست احتجاج اور ردعمل کے باوجود امریکی ذمہ داران کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ وہ مغربی اقوام جو بات بات پر 'سوری' کہنے کی عادی ہے، ان کی زبان سے اس فلم کے بارے میں معذرت کا کوئی لفظ برآمد نہیں ہو رہا تو اسے ان اقوام کے اسلام کے خلاف اجتماعی بغض اور ظالمانہ تائید کے علاوہ اور کیا سمجھا جائے؟ یہ فلم مسلسل یوٹیوب پر جاری ہے اور اسے تاحال ہٹایا نہیں گیا۔ اگرچہ اوباما حکومت اپنے آپ کو اس سے بری الذمہ قرار دیتی ہے لیکن عملی طور پر فلم کے ذمہ داران کے بارے مجرمانہ خاموشی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف جاری اس ابلاغی جنگ کا ہی حصہ قرار پاتی ہے جسے امریکہ کی قیادت میں عالم کفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ پوری دنیا کے کفر کو یہ بات شاید ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی کہ ایک ادنیٰ مسلمان بھی حرمتِ رسول ﷺ پر اپنی جان تک قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے، کیونکہ ایک مسلمان کے نزدیک اس کی زندگی اور ایمان کا کل اثاثہ توحید کے بعد یہی حب رسول ہے کہ جس کا ولولہ لیے وہ دنیا میں جی رہا ہوتا ہے۔

تاریخی طور پر یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ماضی میں نبی رحمت ﷺ کی ذات پر کفار کی طرف سے کیے گئے رکیک حملے صیہونی اور عیسائی طاقتوں کے ایما پر ہی تھے۔ سلمان رشدی کی ہفوات سے لے کر توہین آمیز کارٹون کی اشاعت تک کا سلسلہ مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ اور ان کی روحوں کو تڑپا دینے والا اقدام تھا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان ممالک ناموسِ رسالت کے دفاع میں کم از کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتحاد کا مظاہرہ کریں اور غیرتِ دینی کا ثبوت دیتے ہوئے عالمی سطح پر پریشر گروپ منظم کیا جائے۔ اگر پوری دنیا کے مسلمان کسی ایک وقت یا ایک دن میں اس حوالے سے منظم و پرامن احتجاج کا کوئی طریقہ اختیار کریں تو اس سے بھی دنیا بھر کو اہل اسلام کی یک جہتی کا واضح پیغام مل سکتا ہے، لیکن افسوس مسلمانوں میں کوئی ایک پلیٹ فارم موجود نہیں جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو کسی ایک نکتہ پر جمع کر سکے۔ یہی وہ مرکزِ خلافت کی اہمیت ہے جس کے تقدس اور اہمیت کو جان کر اس کو ختم کر دیا گیا اور مسلمان اس عظیم سانحہ پر مطمئن بیٹھے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ماضی اور حالیہ گستاخانہ اقدامات کی پوری تحقیق کر کے ان کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے عالمی جدوجہد کی جائے اور اہل کفر کو انتباہ کر دیا جائے کہ دنیا میں جہاں بھی مسلمان بستے ہوں، وہ اپنے رسول ﷺ کے خلاف گستاخی کے خلاف بھرپور مزاحمت کریں گے۔

مسلم ممالک کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک نعمت تیل ہے، اسے بطورِ ہتھیار استعمال میں لائیں اور جو ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں ملوث ہیں، تیل کا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے اُنہیں تیل کی سپلائی روک دی جائے۔

مسلم ممالک پر قائم امریکی فوجی اڈوں کا خاتمہ بہت ضروری ہے، موجودہ صورتِ حال دراصل مسلم حکمرانوں کا امتحان ہے کہ وہ کس طرح ناموس رسالت اور اسلام کی سربلندی کے لئے متحد ہو کر موٴثر اور اجتماعی احتجاج کرتے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ حکمران مسلم اُمہ کو ایک پلیٹ فارم پہ لا کر اسلام دشمنوں کے خلاف مشترکہ حکمتِ عملی طے کر لیں۔

مسلم ممالک کو کفر کی عالمی برادری پر واضح کر دینا چاہیے کہ اوباما اگر نام نہاد آزادیٔ اظہار کے لیے موجود قوانین کی موجودگی میں اس فلم پر پابندی نہیں لگا سکتا تو ہم گستاخِ رسول کی سزا اسلامی قوانین میں موجود پاتے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو کیسے آزاد چھوڑ سکتے ہیں۔ وہ لوگ فکری آزادی کے نام پر اپنے جیسے افراد کے بنائے قوانین کی ایسے پاسداری کریں تو ہم اللہ کے بنائے ہوئے دائمی اور منصفانہ قوانین کو کیسے غیر اہم کر دیں۔ یہ سمجھوتہ غیرتِ دینی کے خلاف ہے!!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار عباسی

اسلام دشمن فلم پر میڈیا خاموش کیوں؟؟

لیبیا میں اسلام مخالف فلم کے خلاف احتجاج کرنے والوں کے ہاتھوں امریکی سفیر کی ہلاکت پر اقوام متحدہ اور غیر مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک بشمول پاکستان نے فوری مذمت بیانات جاری کئے مگر کسی ایک اسلامی ملک نے بھی امریکہ کی مذمت کرنے کی جرأت نہ کی کہ اس نے ایک ایسی فلم کو میڈیا میں کیوں آنے دیا جو اسلام دشمن ذہن کی خباثت، کمینگی اور ذلالت کی تمام حدود کو پار کرتی ہے؟

۵۷ مسلمان ممالک میں سے کسی ایک ملک نے بھی امریکا سے باقاعدہ سفارتی احتجاج ریکارڈ نہیں کرایا۔ اُلٹا امریکا سے ہمدردیاں کی جارہی ہیں کہ اُس کا لیبیا میں سفارت کار مارا گیا... !! شکر ہے کہ اس کو 'شہادت' کا درجہ نہیں دیا گیا۔ عراق، افغانستان، پاکستان اور دوسرے ممالک میں لاکھوں مسلمانوں کے مارے جانے پر تو پتا بھی نہیں ہلتا، لیبیا کے لوگوں کے ہاتھوں کرنل قذافی کے قتل پر کوئی مذمتی بیان جاری نہیں ہوتے۔ اُس وقت کے پاکستان میں افغانستان کے سفیر ملا ضعیف کو تمام سفارتی آداب کی خلاف ورزی کرتے ہوئے امریکا کے حوالے کر دیا جاتا ہے، اس پر بھی پوری اقوام عالم خاموش رہتی ہے مگر دنیا بھر میں بسنے والے تقریبا ۲؍ارب مسلمانوں کے پیارے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی غرض سے امریکا میں بنائی جانے والی فلم کو آزادی اظہار کے بہانے دُنیا بھر میں پھیلانے کی اجازت دینے والے امریکا کا سفیر اگر مارا جاتا ہے تو سب 'غم زدہ' ہو جاتے ہیں۔ ہمارا دین یقیناً کسی معصوم کی جان لینے سے روکتا ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امریکا و یورپ آزادی رائے کے نام پر مسلمانوں کی مقدس ترین ہستیوں کا مذاق اُڑاتے رہیں اور اس کے جواب میں کسی قسم کا رد عمل نہ ہو۔ یہاں تو کوئی شخص اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ کے خلاف گالی برداشت نہیں کرتا، سرور دوجہاں حضرت محمد ﷺ اور دوسرے انبیاے کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے لئے کیسے قابل برداشت ہو سکتی ہے...؟ لیبیا میں امریکی سفیر کی ہلاکت سے امریکا و یورپ کو سبق سیکھنا چاہیے مگر جب مسلمان ممالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حکمران اُن سے احتجاج کی بجائے ہمدردی کر رہے ہوں تو وہ اپنے جرم کو جرم کیسے سمجھیں گے ؟ ہم مسلمانوں کا اَلمیہ یہ ہے کہ ہمارے حکمران امریکا کے پٹھو ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی نمائندہ بین الاقوامی تنظیم او آئی سی (OIC) بھی امریکا کے اِشاروں پر ناچتی ہے۔ جب مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والے امریکا کے پٹھو ہوں گے تو عام مسلمان کے پاس احتجاج اور توڑ پھوڑ کے علاوہ کیا رستہ رہ جاتا ہے؟ اگر اُن کے نمائندے اُن کے اِحساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے گستاخِ رسول اور اسلام دشمنوں کی سازشوں کے خلاف شدید ردِّ عمل کا اظہار کریں گے تو اس سے عام مسلمان کا بھی غصہ ٹھنڈا ہو گا ورنہ احتجاج کرنے والے پر تشدّد ہو سکتے ہیں۔

ہمارے صدر یا وزیر اعظم کو امریکی صدر سے بات کر کے مسلمانوں کے احساسات کی نمائندگی کرتے ہوئے سخت احتجاج ریکارڈ کرانا چاہیئے تھا۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کو چاہیے تھا کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اسلام مخالف فلم پر پاکستان کی طرف سے باقاعدہ مذمت کرتے مگر ہمارے صدر، وزیر اعظم حتیٰ کہ وزیر خارجہ حنا ربانی کھر سب اس واقعہ پر خاموش ہیں جبکہ دفتر خارجہ نے ۱۲/ ستمبر کے روز (جب لیبیا میں امریکی سفیر کو ہلاک کیا گیا) دو پریس ریلیز جاری کی گئیں۔ پہلی پریس ریلیز میں اسلام مخالف فلم کے بننے پر مذمتی بیان جاری کیا گیا مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ امریکی حکومت کا اس بیان میں کوئی ذکر نہ آئے۔ اُس کے ساتھ ہی ایک اور بیان جاری ہوا جس میں لیبیا میں امریکی سفیر کی ہلاکت پر مذمت کا اظہار کرتے ہوئے مارے جانے والے سفیر کے خاندان کے لیے دُعا کی گئی۔

ہماری حکومت کی طرح ہمارے میڈیا کا بھی اس واقعہ پر ردِّ عمل انتہائی پھسپھسا رہا۔ سوات میں ایک خاتون کو کوڑے مارنے سے متعلق جعلی فلم پر تو بغیر تحقیق کیے ہمارے میڈیا نے ہفتوں آسمان سر پر اُٹھائے رکھا، ملالہ یوسف زئی کے معاملے پر تو میڈیا نے طوفان بلاخیز مچائے رکھا، مگر امریکیوں کی طرف سے اسلام مخالف فلم بنانے پر اکثر و بیشتر اینکر پرسن خاموش رہے۔ آسیہ مسیح، رمشا کیس، ہندوؤں کو سندھ سے بے دخل کئے جانے والی جھوٹی خبروں پر ہمارے کئی اینکر پرسنز تڑپ اٹھے، غصہ میں ان کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی مگر امریکا کی اس تازہ غلاظت پر وہ خاموش بیٹھے ہیں۔ کچھ یہی حال ہماری نام نہاد انسانی حقوق، این جی اوز اور سول سوسائٹی کے 'بڑے بڑے' علم برداروں کا ہے۔ جہاں اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی بات ہو، میڈیا، سول سوسائٹی اور انسانی حقوق کے علم برداروں کا ایک طبقہ برساتی مینڈکوں کی طرح ٹریں ٹریں کرنے لگتا ہے مگر اس شرمناک واقعہ پر تمام برساتی مینڈک خاموش بیٹھے ہیں!!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد منیر قمر، سعودی عرب

شرعِ اسلامی میں توہین رسالت کی سزا

گستاخانِ رسول ﷺ اور ناموسِ رسالت پر کیچڑ اُچھالنے والوں کو قرآنِ کریم، سنتِ رسول ﷺ، اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم، اجماعِ اُمت اور قیاسِ صحیح کی رو سے کافر قرار دیا گیا ہے اور نبی ﷺ کو اذیت پہنچانے، آپ ﷺ کا مذاق اُڑانے اور استہزا کرنے والوں کی سزا قتل طے پائی ہے۔ آیئے ان تمام دلائل پر باری باری سرسری نظر ڈالیں کیونکہ دورِ حاضر کے بعض بزعم خود 'روشن خیال' و 'اعتدال پسند' لوگ شاتم و گستاخِ رسول ﷺ کی اس سزا کو غلو و تشدد باور کروانے پر تلے ہوئے ہیں لہٰذا جب شریعت اسلامیہ کے واضح دلائل آپ کے سامنے آجائیں گے تو ان لوگوں کی باتوں کا وزن آپ خود بھی کر سکیں گے۔

شاتم و گستاخِ رسول ﷺ کا کفر: قرآنِ کریم کی نظر میں

قرآنِ کریم کے متعدد مقامات شاتم و گستاخِ رسول ﷺ کے کفر و ارتداد پر دلالت کرتے ہیں جن میں سے چند مقامات درجِ ذیل ہیں:

① توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے کے کافر و مرتد ہونے کی پہلی دلیل سورۃ التوبۃ کی یہ آیات ہیں جن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَ هُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ ﴾

"اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تمہیں میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں اصل یہ ہے کہ یہ بزدل لوگ ہیں۔ اگر ان کو کوئی بچاؤ کی جگہ (جیسے قلعہ) یا غار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا (زمین کے اندر) گھسنے کی جگہ مل جائے تو اسی طرح رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ جائیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ (تقسیم) صدقات میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں اگر ان کو اس میں سے (خاطر خواہ حصہ) مل جائے تو خوش رہیں اور اگر (اس قدر) نہ ملے تو جھٹ خفا ہو جائیں۔"

یہاں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی تقسیم غنائم و صدقات میں 'لمز و طعن' اور عیب جوئی و نکتہ چینی کرنے اور نبی ﷺ کو غیر منصف باور کروانے والے شخص کو بھی مسلمانوں کی جماعت سے خارج قرار دیا ہے جیسے کہ پہلے قسمیں کھانے والے منافقین کو نبی ﷺ کی جماعت کے لوگوں سے خارج قرار دیا ہے۔ لمز و طعن والی یہ آیت اگرچہ بعض خاص لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ بنی تمیم کے ایک شخص ذوالخویصرۃ نے کہا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ! اِعْدِلْ

"اے اللہ کے رسول ﷺ! عدل و انصاف کریں۔" اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

«وَيْلَكَ، وَ مَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتُ وَ خَسِرْتُ اِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ»[1]

"افسوس ہے تجھ پر، اگر میں نے بھی انصاف نہ کیا تو پھر اور کون کرے گا؟ اگر میں نے انصاف نہ کیا تو میں خائب و خاسر اور نقصان اُٹھانے والا ہو گیا۔"

اسی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس گستاخ کی گردن اُڑا دوں۔" مگر نبی ﷺ نے فرمایا: "جانے دو۔" ساتھ ہی نبی ﷺ نے اس شخص کی جماعت کی نشانیاں بتائیں کہ اس کی نسل سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ

* تم اپنی نمازان کی نماز کے سامنے حقیر و معمولی سمجھو گے۔
* تم اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں حقیر و معمولی محسوس کرو گے۔

1 صحیح بخاری: ۳۶۰۹، ۴۳۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٭ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے مگر وہ ان کی ہنسلیوں (گلے) سے نیچے نہیں اُترے گا بس حلق تک ہی رہے گا۔ اور آخر میں فرمایا:

«يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»

''وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔''

اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدِ»[1]

''اگر میں نے ان کو پالیا تو میں انہیں قومِ ثمود کی طرح قتل کروں گا۔''

④ قرآنِ کریم کے ایک دوسرے مقام پر سورۃ التوبۃ ہی میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۱ ﴾

''اور ان میں بعض ایسے ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کان (کا کچا) ہے۔ (ان سے) کہہ دیں کہ (وہ) کان (کا کچا) ہے تو تمہاری بھلائی کے لئے، وہ اللہ کا اور مومنوں (کی بات) کا یقین رکھتا ہے اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں ان کے لئے رحمت ہے اور جو لوگ رسول اللہ کو رنج پہنچاتے ہیں۔ ان کے لئے عذابِ الیم تیار ہے۔''

اور اسی سورۃ التوبہ کی اگلی آیت میں ارشاد فرمایا:

﴿ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝۶۳ ﴾

''کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کیلئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا، یہ بڑی رسوائی ہے۔''

اس آیت میں وارد الفاظ ﴿ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﴾ ''جو شخص اللہ اور اس کے

1 صحیح بخاری: ۴۳۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول سے مقابلہ کرتا ہے۔" بتا رہے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو اذیت پہنچانے والا اللہ و رسول ﷺ کا محادّ و دشمن ہے اور اللہ و رسول ﷺ کا محاد و محارب اور اذیت رساں کافر ہوتا ہے، کیونکہ یہاں اس کے لئے یہ سزا طے پائی ہے:

﴿ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴾

"اس کیلئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا یہ بڑی رسوائی ہے۔"

③ شاتمِ رسول اور گستاخِ مصطفیٰ ﷺ کے کفر کی تیسری دلیل سورۃ التوبۃ ہی میں ہے جن میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ ﴾

"منافق ڈرتے رہتے ہیں کہ ان (کے پیغمبر) پر کہیں کوئی ایسی سورت (نہ) اتر آئے کہ ان کے دل کی باتوں کو ان (مسلمانوں) پر ظاہر کر دے۔ کہہ دیں کہ مذاق کئے جاؤ جس بات سے تم ڈرتے ہو اللہ اس کو ضرور ظاہر کر دے گا۔ اور اگر آپ ان سے (اس بارے میں) دریافت کریں تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے۔ کہیں: کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو، اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے، کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔"

یہ اس بات پر صریح نصّ ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول ﷺ کا اِستہزا و مذاق اُڑانا کفر ہے اور سبّ و شتم تو مذاق اُڑانے سے بھی بدترین فعل ہے لہٰذا سنجیدگی سے ہو یا ازراہِ مزاح، نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور ناموسِ رسالت پر اُنگلی اٹھانے والا کافر ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض یہ آیت نازل تو بعض خاص لوگوں کے بارے میں ہوئی ہے، لیکن اس کا حکم عام ہے کہ جو بھی نبی ﷺ پر طعن اور شانِ رسالت میں گستاخی کرے گا، وہی اس آیت کا مصداق ٹھہرے گا، جیسا کہ اہلِ علم نے کہا ہے۔[1]

④ سبّ و شتم اور استہزا و مذاق یا کسی بھی انداز سے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں، مقامِ نبوت پر اُنگلی اٹھانے والوں اور توہینِ رسالت کا ارتکاب کرنے والوں کے کفر کی چوتھی دلیل سورۃ الاحزاب کی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝ ﴾

"جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں، اُن پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اُس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو اُنہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو اُنہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔"

اللہ تعالیٰ نے اطاعتِ رسول ﷺ کو اپنی اطاعت سے اور اذیّتِ رسول ﷺ کو اپنی اذیت سے ملا کر بیان فرمایا ہے اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کو اذیت دے، اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی وہ کافر حلال الدم ہے۔

دوسرے یہ کہ ناموسِ رسالت پر حرف گیری کرنے والے کے لئے دنیا و آخرت کی لعنت اور ذلّت ناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے جو ایسے شخص کے کفر کی واضح دلیل ہے، کیونکہ ذلت ناک عذاب قرآنِ کریم میں صرف کفار کے لئے ہی آیا ہے۔[2]

یہی سزا ان لوگوں کے لئے بھی ذکر کی گئی ہے جو واقعۂ افک کے بعد بھی نبی

1 الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ از شیخ الاسلام ابن تیمیہ: ص ۳۳،۳۴

2 الصارم المسلول: ص ۴۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ اور خصوصاً اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ پر تہمت لگائیں کیونکہ یہ بھی نبی ﷺ کے لئے طعن و عیب اور اذیّت کا باعث ہے۔ چنانچہ سورۃ النور میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴾

"جو لوگ پرہیز گار اور بُرے کاموں سے بے خبر اور ایمان دار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کو سخت عذاب ہو گا۔"

البتہ عام مؤمن عورتوں پر تہمت اور وعید و سزا کا ذکر سورۃ النور کی ہی آیت میں ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾

"اور جو لوگ پرہیز گار عورتوں کو بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسّی دُرّے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی بدکردار ہیں۔ ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی حالت) سنوار لیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اُمّہات المؤمنین ؓ پر تہمت لگانے والے کے لئے توبہ کا ذکر نہیں ہے جبکہ عام مؤمنات پر بہتان تراشی کرنے والے کے لئے توبہ کا ذکر آیا ہے اور یہ تفسیر حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے۔[1]

⑤ نبی اکرم ﷺ کی شان میں بے ادبی و گستاخی، ناموسِ رسالت پر کیچڑ اُچھالنے اور کوئی اہانت آمیز انداز اختیار کرنے والے کے کفر وارتداد کی پانچویں دلیل سورۃ النور میں ہے جس میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

1 الصارم المسلول: ص ۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾

" مؤمنو! پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ بے شک اللہ کو وہ لوگ معلوم ہیں جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں تو جو لوگ ان (پیغمبر) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔"

اس آیت میں وارد لفظ فِتْنَة کی تفسیر کفر وارتداد سے بھی کی گئی ہے۔[1]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے قرآنِ کریم کے ان پانچ مقامات کے علاوہ بھی تین مقامات و آیات جملہ آٹھ مقامات سے توہینِ رسالت کا ارتکاب کرنے والے کے کفر پر استدلال اور وجہ و طریقہ استدلال ذکر کیا ہے، تفصیل کے لئے اُن کی معروف کتاب 'الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ' (صفحہ ۲۱ تا ۶۰) ملاحظہ کریں۔

توہینِ رسالت کے مرتکب کا قتل؛ احادیثِ شریفہ کی روشنی میں

تحفظِ ناموسِ رسالت کے لئے جس طرح قرآنِ کریم کی متعدد آیات اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ توہینِ رسالت کا ارتکاب کرنے والے آدمی کو قتل کر دینا ضروری ہے، اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرنے، نبی ﷺ کا مذاق اُڑانے اور آپ ﷺ سے استہزا کرنے والوں کے واجب القتل ہونے اور ان کے خون کے رائیگاں جانے کا پتہ بکثرت احادیثِ رسول ﷺ سے بھی چلتا ہے۔

① پہلی حدیث تو سنن ابو داود میں اس نابینا شخص والی ہے جس نے نبی ﷺ کو گالیاں دینے والی ایک یہودی عورت کو گلا دبا کر قتل کر دیا تھا اور صبح جب معاملہ نبی ﷺ کے سامنے آیا تو آپ ﷺ نے اُس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔[2]

۱ الصارم المسلول: ص ۵۶

۲ سنن ابو داؤد: ۴۳۶۲؛ الصارم المسلول، ص: ۶۱ ... قال ابن تیمیہ: ہذا الحدیث جید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ ﷫ نے یہ حدیث ذکر کرکے لکھا ہے کہ یہ اس عورت کے قتل میں نص ہے کیونکہ وہ نبی ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ اور یہ حدیث کسی ایسے مسلمان مرد وزن یا ذمّی کے واجب القتل ہونے کی بھی بالاولیٰ دلیل ہے جو نبی ﷺ کو سبّ و شتم کرے، کیونکہ وہ یہودی عورت اہلِ ذمہ و معاہدین میں سے تھی۔ [1]

④ نبی ﷺ کو دشنام طرازی کرنے والے گستاخ کے واجب القتل ہونے کی دوسری دلیل حضرت ابن عباس ﷠ سے مروی ابو داؤد اور نسائی کی وہ حدیث ہے جس میں ایک صحابی نے اپنے دو لعل و جواہر جیسے خوبصورت بچوں کی ماں (کنیز / امّ ولد) کو اس کے نبی ﷺ کو گالیاں دینے کی وجہ سے قتل کر دیا تھا، اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا:

«أَلَا اشْهَدُوْا أَنَّ دَمَهَا هَدَر» [2]

''خبردار ہو جاؤ اور گواہ بن جاؤ کہ اس کا خون ضائع ورائیگاں گیا ہے۔'' [3]

③ نبی ﷺ کو کسی بھی طرح اذیت پہنچانے والے کے لئے سزائے موت و قتل کی تیسری دلیل بخاری و مسلم میں وارد کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا مشہور واقعہ ہے۔ [4]

یہ مدینہ منورہ میں رہتا تھا اور ذمّی و معاہد تھا۔ نبی ﷺ کی ہجو اور مسلمان عورتوں کے بارے میں بد تمیزیاں کرکے نبی ﷺ اور مسلمانوں کو اذیت پہنچایا کرتا تھا۔ اس کے اس جرم کی بنا پر نبی ﷺ نے اس کے قتل کا باقاعدہ حکم فرمایا تھا۔

④ نبی ﷺ کی توہین کرنے، آپ ﷺ کو سبّ و شتم کرنے اور غیظ و غضب دلانے والے شخص کے واجب القتل ہونے کی چوتھی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن ابی داؤد میں صحیح سند کے ساتھ اور اس کے علاوہ سنن نسائی وغیرہ میں بھی ہے جس میں حضرت ابو برزہ ﷛ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر صدیق ﷛ کو برا بھلا کہا اور

۱ الصارم المسلول: ص ۶۲
۲ سنن ابو داؤد: ۴۳۶۱؛ سنن نسائی: ۴۰۷۵
۳ الصارم المسلول، ص: ۶۷، ۶۸
۴ صحیح بخاری: ۴۰۳۷؛ صحیح مسلم: ۱۸۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی غضبناک کر دیا تو میں نے عرض کیا:

اِئْذَنْ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ! أَضْرِبُ عُنُقَه

"اے خلیفۂ رسول ﷺ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔"

میری یہ بات سن کر اُن کا غصہ کافور ہو گیا۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھے اور اندر چلے گئے۔ پھر ایک آدمی بھیج کر مجھے بلایا اور فرمایا:

"ابھی ابھی تم نے کیا کہا؟" میں نے عرض کیا: "مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔" انہوں نے پوچھا: "اگر میں حکم دے دیتا تو کیا تم ایسا کر گزرتے؟" میں نے عرض کیا: "جی ہاں!" تب اُنہوں نے فرمایا:

لَا وَ اللهِ! مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ [1]

"نہیں، اللہ کی قسم! نبی ﷺ کے بعد یہ مقام دوسرے کے لئے نہیں ہے۔"

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ امام ابو داؤد، اسماعیل القاضی اور قاضی ابو یعلیٰ رحمہم اللہ وغیرہ علما کی ایک جماعت نے اس حدیث سے نبی ﷺ کو گالیاں دینے والے مسلم و کافر ہر شخص کے قتل کے جواز کی دلیل اخذ کی ہے جو کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے الفاظ سے واضح طور پر سمجھ میں آرہی ہے اور لکھا ہے کہ نبی ﷺ کو گالیاں دینے والے کے قتل کا حکم آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی باقی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ تاکید ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی ناموس و حرمت وفات کے بعد تو زندگی سے بھی بڑھ کر ہے۔[2]

⑤ اہل علم نے شاتم و گستاخِ رسول ﷺ اور ناموسِ رسالت کے درپے ہونے والے بدنصیب کی سزائے قتل کی پانچویں دلیل کے طور پر وہ حدیث ذکر کی ہے جو کہ سنن ابی داؤد میں صحیح سند کے ساتھ، اسی طرح سنن نسائی وغیرہ میں وارد ہوئی ہے کہ فتح مکہ کے دن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چھپ گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا:

۱ سنن ابو داؤد: ۴۳۶۳؛ سنن نسائی: ۴۰۷۳؛ الصارم المسلول: ص ۹۳

۲ الصارم المسلول: ص ۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ کے رسول ﷺ! عبد اللہ سے بیعت لے لیں۔"

نبی ﷺ نے تین مرتبہ نگاہیں اُٹھا کر اُسے دیکھا اور بیعت کرنے سے انکار ظاہر فرمایا۔ اور پھر تیسری مرتبہ کے بعد اس سے بیعت لے لی۔ اور اس کے چلے جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

«أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ» يَقُولُ إِلَى هٰذَا «حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ؟»[1]

"تم میں سے کوئی بھی اتنا صاحبِ عقل و دانش نہ ہوا کہ جب وہ دیکھتا کہ میں نے اس شخص سے بیعت لینے سے اپنے ہاتھ کو روک لیا ہے تو وہ اٹھتا اور اسے قتل کر دیتا؟"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ کے دل میں کیا ہے؟ آپ ﷺ ہی نے ہمیں اشارہ کر دیا ہوتا۔"

یہ بات کہنے والا کون تھا؟ اس سلسلہ میں تین نام ملتے ہیں:

☆ حضرت عبّاد بن بشر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ، حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ[2]

اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ»[3]

"کسی نبی کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ چور نگاہوں یا انکھیوں سے دیکھے۔"

جبکہ ابوداؤد و مسند احمد میں ہے:

إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ أَنْ يُومِضَ[4]

"کسی نبی کے لئے روا نہیں کہ وہ مخفی اشارے کرے۔"

سنن ابو داؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ ابن ابی سرح نبی اکرم ﷺ کے لئے وحی کی کتابت کیا کرتا تھا اور شیطان کے بہکاوے میں آکر مرتد ہو گیا

1 سنن ابوداود: ۲۳۳۴؛ سنن نسائی: ۳۹۹۹

2 الصارم المسلول: ص ۱۱۵

3 سنن ابوداؤد و صحیح الجامع ۲۴۲۶، ۲۴۱۲، الصحیحۃ: ۱۷۲۳، و قال ابن تیمیہ: باسناد صحیح، الصارم المسلول: ص ۱۰۹

4 صحیح الجامع: ۲۴۱۲، السلسلۃ الصحیحۃ: ۱۷۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کفار سے جا ملا تھا۔ امام سیرت ابن اسحٰق کی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ ابن ابی سرح مسلمان ہوا اور کاتبِ وحی بن گیا اور پھر مرتد ہوا اور مکہ جا نکلا اور اس نے یہ گستاخیاں شروع کر دیں کہ

میں جدھر اور جیسا چاہتا تھا، اُنہیں (نبی ﷺ کو) پھیر لیتا، وہ مجھے کچھ لکھنے کو کہتے اور میں کہتا کہ یا ایسے ایسے لکھوں تو وہ اُسی پر موافقت کر دیتے۔ آپ ﷺ علیم حلیم لکھواتے اور میں کہتا کہ عزیز حکیم لکھ لوں تو آپ ﷺ فرمادیتے کہ دونوں طرح سے ایک ہی بات ہے اور اہل مکہ کو یہ تک کہہ دیا کہ اللہ کی قسم! میں چاہوں تو میں بھی ایسی باتیں کہہ سکتا ہوں جیسی محمد کہتا ہے، میں بھی ویسی ہی وحی پیش کر سکتا ہوں جیسی وہ پیش کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ اس پر بھی وحی نازل ہوتی ہے اور وحی میں جو کمی بیشی ہوتی ہے، اسے میں ہی پورا اور صحیح کرتا ہوں۔

ابن اسحٰق نے شرجیل بن سعد کے حوالے سے لکھا ہے کہ سورۃ الانعام کی یہ آیت اسی ابن ابی سرح کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے جس میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٩٣﴾ ﴾

"اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو اور جو یہ کہے کہ جس طرح کی کتاب اللہ نے نازل کی ہے اس طرح کی میں بھی بنا لیتا ہوں۔ اور کاش تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھو جب موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں اور فرشتے (ان کی طرف عذاب کے لئے) ہاتھ بڑھا رہے ہوں کہ نکالو اپنی جانیں، آج تمہیں ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لیے کہ تم اللہ پر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔"

اس کی ایسی ہی مذکورہ گستاخیوں کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

”ہمیں اہل علم و فقہ اور اہلِ تجربہ نے اپنے مجرب و آپ بیتے واقعات بتائے ہیں کہ ہم نے شام کے ساحلی شہروں اور قلعوں کا محاصرہ کیا اور اندر رومی قلعہ بند تھے۔ کبھی کبھی ہم کسی شہر یا قلعہ کا مہینہ بھر یا اس سے بھی زیادہ عرصہ محاصرہ کیے رکھتے مگر کامیابی نہ ہوتی حتیٰ کہ ہم مایوس ہونے لگتے۔ اسی اثنا میں قلعہ میں محصور لوگوں کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی خبر ملتی کہ وہ ناموسِ رسالت کے درپے ہوئے ہیں تو ہمیں اس کے بعد دو ایک دن میں جلد ہی اور آسانی سے فتح حاصل ہو جاتی بلکہ ہم جب محصور لوگوں کی طرف سے شانِ رسالت میں گستاخیوں کی خبر سنتے تو اسے فتح کے لئے پیشگی خوشخبری شمار کرتے تھے۔ اگرچہ اس سے ہمارے دل ان کے خلاف غیظ و غضب سے بھی بھر جاتے تھے۔ اسی طرح ہمارے بعض ثقہ احباب نے ہمیں بتایا ہے کہ اہلِ مغرب مسلمانوں کے ساتھ بھی نصاریٰ کے مقابلے میں ایسی ہی صورتِ حال رونما ہوتی ہے اور یہ قانونِ قدرت ہے کہ وہ کبھی تو اپنے دشمنوں کو خود ہی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے اور کبھی اپنے مؤمن بندوں کے ہاتھوں اُنہیں سزا دلواتا ہے۔“[1]

اہلِ سیرت و سوانح کے یہاں معروف و مشہور واقعہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن خطل کی دو گویا کنیزوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا تھا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں لکھے ہوئے ابن خطل کے شعر گایا کرتی تھیں، ان میں سے ایک کا نام فرتنیٰ اور دوسری کا نام قرینہ یا ارنب تھا۔ اور ان میں سے ایک کو قتل کر دیا گیا جبکہ فرتنیٰ ایمان لے آئی اور اسے امان دے دی گئی اور وہ عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک زندہ رہی۔[2]

ان دو کنیزوں کے قتل کے حکم میں اس بات کی واضح دلیل موجود ہے کہ اُنہیں ان کے جرمِ توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے قتل کرنے کا حکم فرمایا گیا تھا۔

١ الصارم المسلول: ص ١١٧

٢ طبقات ابن سعد، ذکر فرتنیٰ فقط، الصارم المسلول: ص ١١٠، ١٢٦ تا ١٢٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہینِ رسالت کا ارتکاب کرنے والے کی سزا قتل ہونے کی ایک دلیل عبد اللہ بن خطل کا واقعہ بھی ہے جو کہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ کے حوالے سے ذکر ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے جبکہ آپ ﷺ نے سر اقدس پر لوہے کا خود پہنا ہوا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا، البتہ چند لوگوں کے نام لے لے کر فرمایا:

«أُقْتُلُوْهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ تَحْتَ أَسْتَارِ الْكَعْبَةِ»[1]

''اِنہیں قتل کردو... چاہے تم انہیں غلافِ کعبہ سے چمٹے ہوئے ہی کیوں نہ پاؤ۔''

اور اُنہی میں سے ایک یہ ابن خطل بھی تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں یہ خبر پہنچائی کہ ابن خطل غلافِ کعبہ سے چمٹا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے وہیں قتل کردو۔ چنانچہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ گئے اور اُنہوں نے اس کا پیٹ چاک کردیا۔ اس ابن خطل کے کئی جرائم تھے:

* نبی ﷺ نے اسے صدقہ کے مال کا انچارج بنایا اور خدمت کے لئے ایک ساتھی بھی مہیا کیا۔ یہ اپنے اس خادم ساتھی پر ناراض ہوا اور اسے قتل کردیا۔
* اب اسے اپنے اس جرم قتل کی پاداش میں پکڑے اور قتل کیے جانے کا خوف لاحق ہوا لہٰذا مرتد ہوگیا۔
* جاتے ہوئے صدقے کے اونٹ ہانک کرلے گیا۔
* یہ شاعر تھا اور اپنے اشعار میں نبی ﷺ کی ہجو اور توہینِ رسالت کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔
* یہ اپنی کنیزوں سے کہا کرتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی ہجو پر مبنی میرے ان اشعار کو لوگوں کے سامنے گاکر سنایا کرو۔

اس کے ان جرائم میں سے قتل، ارتداد اور نبی ﷺ کی توہین و ہجو تینوں ہی اسے واجب القتل بناتے تھے، لیکن اسے خصوصاً صرف توہینِ رسالت کی وجہ سے قتل کردیا گیا تھا، کیونکہ

1 سنن نسائی: ۳۹۹۹ و دیگر کتب سنن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل میں وارث معاف بھی کر سکتے ہیں اور ارتداد کی توبہ بھی ہے مگر اس کے قتل کا یہ سخت حکم اس کے جرم توہین رسالت اور گستاخیٔ رسول ﷺ کی وجہ سے تھا کہ وہ اپنے شعروں میں نبی ﷺ کو سبّ وشتم کیا کرتا تھا۔[1]

⑦ جن لوگوں کو توہینِ رسالت کے جرم میں نبی ﷺ نے قتل کروایا تھا، انہی میں سے ابن الزِبَعرٰی بھی ہے جیسا کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی مرسل روایت میں آیا ہے اور ان کی مراسیل کے انتہائی جید ہونے پر اہل علم کو کوئی کلام نہیں۔

اسی طرح امام سیرت و مغازی ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے تمام توہین و ہجو کرنے والوں اور ناموسِ رسالت کے درپے ہو کر نبی ﷺ کو اذیت پہنچانے والوں کو قتل کروادیا تھا۔ تاہم یہ ابن الزِبعریٰ اور ہبیرہ بن ابی وہب نجران کی طرف بھاگ نکلے تھے اور بالآخر یہ توبہ تائب ہوا اور مسلمان ہو کر لوٹا مگر نبی ﷺ نے اس کے جرم توہین رسالت کی وجہ سے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا اور ابن ہبیرہ نجران میں حالتِ کفر وشرک میں ہی مر گیا۔[2]

عدمِ استطاعت پر

گستاخانِ رسول ﷺ میں سے کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں ایک ایک کر کے قتل کروادیا گیا تھا اور یہ بھی قانونِ قدرت ہے کہ جسے اہلِ ایمان اس کی اہانت و گستاخی کی سزا نہ دے سکیں تو اُس سے خود اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کا انتقام لیتا ہے اور وہ ہی کافی ہو جاتا ہے جیسا کہ کسریٰ ایران نے نبی اکرم ﷺ کے مکتوبِ گرامی کو چاک کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے پورے خاندان کو ملیامیٹ کر دیا اور اس کی حکومت تو کیا رہتی، اچھائی سے نام لیوا بھی کوئی نہ بچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ﴿ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ﴾ کی بشارت کو ہر جگہ سچ کر دکھایا اور اپنے وعدے ﴿ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝ ﴾ کو بھی پورا کیا۔

۱ الصارم المسلول: ص ۱۳۵، ۱۳۶

۲ ایضاً: ص ۱۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ علیہم

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے الصارم المسلول میں لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاتم و گستاخ اور دریدہ دہن کی سزا قتل ہے اور اس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع و اتفاق ہے اور پھر متعدد واقعات سے اس اجماع کو ثابت بھی کیا ہے اور لکھا ہے کہ کسی مسئلہ میں اس سے زیادہ بلیغ اجماع کا دعویٰ ممکن ہی نہیں اور اس مسئلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے اس اجماع کے خلاف کسی ایک بھی صحابی یا تابعی کا کوئی اختلاف قطعاً ثابت نہیں ہے۔[1] صحابہ کا اجماع اس مسئلے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے، اور اس کی صراحت قاضی عیاض، امام ابن تیمیہ اور علامہ ابن عابدین شامی نے بھی کی ہے۔ قاضی عیاض لکھتے ہیں:

وهذا كله إجماع من الصحابة وأئمة الفتوى من لدن الصحابة رضوان الله عليهم إلى هلمّ جرًا.... ولا نعلم خلافاً في استباحة دمه - يعني ساب الرسول ﷺ - بين علماء الأمصار وسلف الأمة، وقد ذكر غير واحد الإجماع على قتله وتكفيره[2]

”جملہ صحابہ اور فتویٰ کے ائمہ کا اِن کے کفر اور قتل پر آج تک اجماع چلا آرہا ہے۔ شاتم رسول کے خون حلال ہونے میں دورِ حاضر کے علما اور اسلافِ اُمت میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا اور ایک سے زائد ائمہ نے اس شاتم کے قتل اور کافر ہو جانے پر اجماع کا تذکرہ کیا ہے۔“

مزید تفصیل کے لئے ماہنامہ محدث کا شمارہ اگست ۲۰۱۱ء ملاحظہ کریں۔

اجماعِ اُمت

① شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الصارم المسلول کے شروع میں ہی المسئلة الأولىٰ کے آغاز میں لکھا ہے:

1 الصارم المسلول: ص ۲۰۰ تا ۲۰۶

2 الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ للقاضي عياض: ۹۳۲/۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ سَبَّ النَّبِي ﷺ مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ فَإِنَّه يَجِبُ قَتْلُه، هٰذَا مَذْهَبُ أَهْلِ الْعِلْمِ"[1]

"عام اہلِ علم کا مذہب یہی ہے کہ جو شخص بھی نبی اکرم ﷺ کو گالی دے، اسے قتل کرنا واجب ہے وہ چاہے مسلمان ہو یا کافر۔"

اور آگے چل کر انہوں نے مختلف ائمہ کے اقوال بھی نقل کیے ہیں مثلاً:

② امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ عَوَامُّ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ حَدَّ مَنْ سَبَّ النَّبِي ﷺ الْقَتْلُ، وَ مِمَّنْ قَالَه مَالِكٌ وَ اللَّيْثُ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ وَهُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ

"عام اہلِ علم کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ جو نبی ﷺ کو گالی دے، اس کی حد و سزا قتل ہے۔ یہ امام مالک، لیث، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے۔"

③ امام ابو بکر الفارس جو کہ امام شافعی کے اصحاب میں سے ہیں، کہتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى أَنَّ حَدَّ مَنْ سَبَّ النَّبِي الْقَتْلُ

"تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی ﷺ کو گالی دینے والے کی حد و سزا قتل ہے۔"

اور اُنہوں نے جس اجماع کا ذکر کیا ہے، اس سے مراد صدر الاسلام کے مسلمانوں یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا اجماع ہے یا پھر ان کے اس قول سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والے مسلمان کے واجب القتل ہونے پر سب کا اجماع ہے اور قاضی عیاض نے یہی قید لگائی ہے۔

④ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى قَتْلِ مُتَنَقِّصِه مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ سَابِّه وَ كَذٰلِكَ حُكِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ الْإِجْمَاعُ عَلَى قَتْلِه وَ تَكْفِيْرِه

"ساری اُمت اس بات پر متفق ہے کہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی اور تحقیر

1 الصارم المسلول: ص ۳... المسئلة الاولى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتنقیص کرنے والے اور آپ ﷺ کو گالی دینے والے مسلمان کو قتل کیا جائے اور اس کے کفر اور قتل پر متعدد اہل علم کی طرف سے اجماع نقل کیا گیا ہے۔"

⑤ امام اسحاق بن راہویہ جو کہ کبار ائمہ میں سے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَّ اللهَ أَوْ سَبَّ رَسُوْلَهُ ﷺ أَوْ دَفَعَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَوْ قَتَلَ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: أَنَّهُ كَافِرٌ بِذٰلِكَ وَ إِنْ كَانَ مُقِرًّا بِكُلِّ مَا أَنْزَلَ اللهُ

"تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی یا اس کے رسول ﷺ کو گالی دی یا اللہ کی نازل کردہ کسی بھی چیز و حکم کا انکار کیا یا اللہ عزوجل کے انبیا علیہم السلام میں سے کسی کو قتل کیا وہ اس سے کافر ہو گیا اگرچہ وہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہر چیز کا اقرار کرنے والا ہو۔"

⑥ امام محمد بن سحنون فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ وَ الْمُتَنَقِّصِ لَهُ كَافِرٌ، وَ الْوَعِيْدُ جَاءَ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ لَهُ وَ حُكْمُهُ عِنْدَ الْأُمَّةِ الْقَتْلُ، وَ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ كُفْرٌ

"علما کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ ﷺ کی تحقیر و تنقیص کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ کے عذاب کی وعید آئی ہے اور پوری اُمت کے نزدیک اس کا حکم و سزا قتل ہے۔ اور جس نے اس کے کفر اور عذاب و سزا میں شک کیا، وہ بھی کافر قرار دیا جائے گا۔"

⑦ امام خطابی کہتے ہیں:

"لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِخْتَلَفَ فِيْ وُجُوْبِ قَتْلِهِ. وَ لٰكِنْ إِذَا كَانَ السَّابُّ ذِمِّيًّا فَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: مَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى قُتِلَ إِلَّا أَنْ يُسْلِمَ وَ كَذٰلِكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ: يُقْتَلُ الذِّمِّيُّ إِذَا سَبَّ النَّبِيَّ وَ تَبْرَأُ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِخَبَرِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ وَ حُكِيَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُقْتَلُ الذِّمِّيُّ بِشَتْمِ النَّبِيِّ مَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الشِّرْكِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعْظَمُ"

"میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا جس نے ایسے آدمی کے قتل کیے جانے میں اختلاف کیا ہو، لیکن اگر گالی دینے والا کافر و ذمّی ہو تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔"

⑧ امام مالک بن انس فرماتے ہیں:

"یہود و نصاریٰ میں سے جو شخص نبی ﷺ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے گا، سوائے اس کے کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ اسی طرح ہی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے، جبکہ امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر کوئی ذمّی نبی ﷺ کو گالی دے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اُنہوں نے دلیل کے طور پر کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا واقعہ ذکر کیا ہے۔"

ان ائمہ کے اقوال نقل کرنے کے بعد خود امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَتَحْرِيْرُ الْقَوْلِ فِيْهِ: أَنَّ السَّابَّ إِنْ كَانَ مُسْلِماً فَإِنَّه يُكَفَّرُ وَ يُقْتَلُ بِغَيْرِ خِلَافٍ وَهُوَ قَوْلُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَ غَيْرِهِمْ وَ قَدْ تَقَدَّمَ مِمَّنْ حَكَى الْإِجْمَاعَ عَلَى ذٰلِكَ إِسْحَاقُ ابْنُ رَاهْوِيَهْ وَ غَيْرُه، وَ إِنْ كَانَ ذِمِّيّاً فَإِنَّه يُقْتَلُ أَيْضاً فِي مَذْهَبِ مَالِكٍ وَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ هُوَ مَذْهَبُ أَحْمَدَ وَ فُقَهَاءِ الْحَدِيْثِ"

"اس مسئلہ میں فیصلہ کن اور طے شدہ بات یہ ہے کہ نبی ﷺ کو گالی دینے والا اگر مسلمان ہو تو اسے کافر قرار دیتے ہوئے بلا اختلاف قتل کیا جائے گا۔ یہ ائمہ اربعہ و غیرہ کا قول ہے اور یہ بات گزر چکی ہے کہ امام اسحاق بن راہویہ وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ اور اگر گالی دینے والا ذمّی ہو تو وہ بھی امام مالک اور اہل مدینہ کے مذہب میں قتل کیا جائے گا اور امام احمد و فقہاے حدیث کا بھی یہی مذہب ہے۔"[1]

1 الصارم المسلول: ص ۳،۴،۲۵۳،۲۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیاس

اسی طرح علامہ موصوف نے شاتمِ رسول ﷺ کے واجب القتل ہونے کے دلائل میں سے قرآن و سنت کی نصوص، اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماعِ تابعین رحمہم اللہ کے تذکرہ کے علاوہ اجماعِ امت کے سلسلہ میں ائمہ کی عبارات بھی پیش کی ہیں اور آخر میں نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے شخص کے واجب القتل ہونے پر اعتبار و قیاس سے بھی استدلال کیا ہے اور لکھا ہے کہ کئی قیاسی وجوہات بھی ناموسِ رسالت پر حرف گیری کرنے والے شخص کے قتل کی متقاضی ہیں اور پھر اُنہوں نے دس وجوہات ذکر کی ہیں اور آخر میں متعلقہ تمام شکوک و شبہات کا اِزالہ بھی فرمایا ہے اور یہ موضوع تقریباً پچاس صفحات پر مشتمل ہے۔[1]

فقہی مکاتبِ فکر

زیرِ بحث مسئلہ میں چاروں معروف فقہی مکاتبِ فکر کے ائمہ و اصحاب کی آرا و افکار کا کھوج لگائیں تو پتہ چلتا ہے کہ مسلمان شاتم رسول کے واجب القتل ہونے کے بارے میں تو حنفیہ سمیت، تمام فقہاے کرام کا اتفاق پایا جاتا ہے، تاہم بعض فقہا احناف عام ائمہ و فقہا کی طرح ذمی شاتم رسول ﷺ کے قتل کی رائے نہیں رکھتے لیکن ان کے نزدیک بھی جس طرح کسی تعزیر والے گناہ (مثلاً جماع فی غیر القبل) کا بار بار ارتکاب کرنے والے شخص کو امام و قاضی مصلحتاً قتل کرواسکتا ہے اور اِسے شرعی حد کے طور پر قتل کروانا نہیں بلکہ سیاسۃً قتل کروانا کہا جاتا ہے، اسی طرح اگر کوئی غیر مسلم ذمی نبی اکرم ﷺ کو بار بار گالی گلوچ کرے تو اسے بھی سیاسۃً قتل کروایا جا سکتا ہے۔[2] اس مسئلہ میں حنفی فقہا کے کامل موقف کے لئے بھی محدث، اگست ۲۰۱۲ء میں شائع ہونے والے تحقیقی مقالے کی طرف رجوع مفید

۱ الصارم المسلول: ص ۲۰۶ تا ۲۵۳
۲ ایضاً: ص ۱۰، ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گا۔ جہاں تک مسلمان شاتم کا تعلق ہے تو حنفی مذہب کے عالم امام ابو بکر جصاص نے مسلمان شاتم رسول ﷺ کے بارے میں لکھا ہے:

وَ لَا اِخْتِلَافَ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ أَنَّ مَنْ قَصَدَ النَّبِيَّ ﷺ بِذٰلِكَ فَهُوَ مِمَّنْ یَنْتَحِلُ الْاِسْلَامَ وَ أَنَّه مُرْتَدٌ یَسْتَحِقُّ الْقَتْلَ[1]

"مسلمانوں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے نبی ﷺ کو قصداً گالی دی وہ اسلام کا محض لبادہ اوڑھے ہوئے ہے اور وہ مرتد ہے اور قتل کا سزاوار و مستحق ہے۔"

فقہ حنفی کی معتبر کتاب 'رد المختار شرح در المختار' المعروف فتاویٰ شامی میں لکھا ہے:

وَ فِي الْأَشْبَاهِ: لَا تَصِحُّ رِدَّةُ السَّكْرَانِ اِلَّا الرِّدَّةَ بِسَبِّ النَّبِيِّ فَإِنَّه یُقْتَلُ وَ لَا یُعْفٰی عَنْهُ[2]

"اور الاشباہ میں ہے کہ نشے میں مست آدمی کے ارتداد کا اعتبار صحیح نہیں البتہ اگر کوئی آدمی نبی ﷺ کو گالی دینے کی وجہ سے مرتد ہو جاتا ہے تو اس کو (مرتد شمار کر کے) قتل کر دیا جائے گا اور اس گناہ کو معاف نہیں کیا جائے گا۔"

❊ ائمہ وفقہا سے احناف کے بعد جہاں تک مالکیہ کا تعلق ہے تو خود امام مالک اور تمام اہل مدینہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم ذمّی نبی اکرم ﷺ کو سبّ و شتم کرے اور توہینِ رسالت کا مرتکب ہو تو اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

وَ إِنَّ السَّابَّ وَ اِنْ كَانَ ذِمِّیًّا فَإِنَّه یُقْتَلُ أَیْضاً فِي مَذْهَبِ مَالِكٍ وَ أَهْلِ الْمَدِیْنَةِ[3]

"اگر گالی دینے والا ذمّی ہو تو اسے بھی امام مالک اور اہلِ مدینہ کے مذہب میں قتل کیا جائے گا۔"

❊ جہاں تک شافعی مکتبِ فکر کے ائمہ و فقہا کی شاتم رسول ﷺ ذمّی کے بارے میں

١ احکام القرآن للجصاص: ۳/ ۸۶

٢ فتاویٰ شامی: ۴/ ۲۲۴

٣ الصارم المسلول: ص ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے کی بات ہے تو خود امام شافعی کے بارے میں امام ابن منذر اور امام خطابی نے لکھا ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا، چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ فَالْمَنْصُوصُ عَنْهُ نَفْسُه أَنَّ عَهْدَه يَنْتَقِضُ بِسَبِّ النَّبِي وَ أَنَّه يُقْتَلُ هٰكَذَا حَكَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَ الْخَطَّابِ وَ غَيْرُهُمَا [1]

"خود امام شافعی رحمہ اللہ سے بالنص ثابت ہے کہ نبی ﷺ کو گالی دینے سے ذمّی کا عہد وذمہ ختم ہو جائے گا اور اسے قتل کیا جائے گا۔ امام ابن منذر اور خطابی وغیرہ نے ان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔"

جہاں تک عام شافعی ائمہ وفقہا کی رائے ہے تو اُن کے بارے میں تفصیلات ذکر کرنے کے بعد امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَالَّذِيْ نَصَرُوْهُ فِيْ كُتُبِ الْخِلَافِ أَنَّ سَبَّ النَّبِيِّ ﷺ يُنْقِضُ الْعَهْدَ وَ يُوْجِبُ الْقَتْلَ كَمَا ذَكَرْنَا عَنِ الشَّافِعِ نَفْسُه" [2]

"مسائل اختلافیہ پر مشتمل کتب میں جس رائے کی تائید ونصرت کی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کو گالی دینا عہد و معاہدہ کو توڑ دیتا ہے اور یہ فعل اس کے قتل کو واجب کر دیتا ہے جیسا کہ ہم نے خود امام شافعی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے۔"

اسی طرح امام شوکانی رحمہ اللہ نے شاتم رسول ﷺ کے بارے میں ائمہ وفقہائے شافعیہ کی رائے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

وَنَقَلَ أَبُوْبَكْرٍ الْفَارِسُ أَحَدُ أَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ فِيْ كِتَابِ الْإِجْمَاعِ أَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا أَقْذَفَ صَرِيْحٍ كُفْرٌ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ فَلَوْ تَابَ لَمْ يَسْقُطْ عَنْهُ الْقَتْلُ لِأَنَّ حَدَّ قَذْفِهِ الْقَتْلُ وَحَدَّ الْقَذْفِ لَايَسْقُطُ بِالتَّوْبَةِ [3]

"ائمہ شافعیہ میں سے ابو بکر فارسی نے کتاب الاجماع میں نقل کیا ہے کہ جس نے

1 الصارم المسلول: ص ۸

2 ایضاً: ص ۱۰

3 نیل الأوطار: ۷/۲۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کو گالی دی اور صریحاً قذف و تہمت لگائی وہ تمام علما کے اتفاق سے کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ توبہ کرلے تو اس سے سزائے قتل زائل نہیں ہوگی، کیونکہ اس کے نبی ﷺ پر تہمت لگانے کی سزا قتل ہے اور تہمت کی سزا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۱۲ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

طَعَنُوْا... أَعَابُوهُ وَ انْتَقَصُوْهُ وَ مِنْهُنَا أُخِذَ قَتْلُ مَنْ سَبَّ الرَّسُوْلَ صَلَوَاتُ اللهِ وَ سَلَامُه عَلَيْهِ أَوْ مَنْ طَعَنَ فِيْ دِيْنِ الْإِسْلَامِ أَوْ ذَكَرَه بِنَقْصٍ[1]

''یہاں نبی ﷺ پر طعن کرنے کا معنیٰ یہ ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ پر عیب لگایا اور تنقیص و تحقیر کی اور اسی سے نبی ﷺ کو گالی دینے والے کے قتل کی سزا اخذ کی گئی ہے۔ اسی طرح جس نے دین اسلام میں طعن کیا اور اسے تحقیر و تنقیص کے ساتھ ذکر کیا اس کی سزا بھی قتل ہے۔''

* اب رہے ائمہ وفقہا حنابلہ، تو خود امام احمد بن حنبل شاتمِ رسول ﷺ کی حد و سزائے قتل کے قائل تھے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ذمی چنانچہ حنبل کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ (احمد بن حنبل) سے سنا ہے:

"كُلُّ مَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ تَنَقَّصَه، مُسْلِماً كَانَ أَوْ كَافِراً. فَعَلَيْهِ الْقَتْلَ، وَ أَرَىٰ أَنْ يُقْتَلَ وَ لَا يُسْتَتَابُ"

''ہر وہ شخص جو نبی ﷺ کو گالی دے یا آپ ﷺ کی شان میں تنقیص و تحقیر کرے اس کی سزا قتل ہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔ اور میری رائے یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، توبہ نہ کروائی جائے۔''

وہ مزید فرماتے ہیں:

''جو کافر ذمی عہد شکنی کرے یا اسلام میں اس طرح کی کوئی چیز ایجاد کرے تو میں

۱ تفسیر ابن کثیر: ۲/ ۴۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتا ہوں کہ اسے قتل ہی کرنا چاہیے۔ اُنہیں عہد و ذمہ امان اس لیے تو نہیں دیا گیا تھا کہ وہ جو جی چاہے کرتے پھریں۔ اور شاتم و گستاخِ رسول ﷺ کے قتل کی دلیل کے طور پر اُنہوں نے عہدِ نبوی ﷺ و عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعدد واقعات پیش کیے ہیں۔"[1]

نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے اور توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والا شخص کافر اور واجب القتل ہے اور اس کی توبہ و معافی کے باوجود اس پر سزائے موت کی شرعی حد نافذ کی جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے لوگوں کو حتی کہ حرم شریف میں پائے جانے کی شکل میں بھی قتل کر دینے کے احکام جاری فرمائے تھے۔ اور ابن خطل کو غلافِ کعبہ سے چمٹنا بھی قتل سے نہ بچا سکا تھا جیسا کہ کتبِ تاریخ و سیرت اس پر شاہد ہیں۔

اب رہا معاملہ اس کی توبہ و معافی کا تو یہ اس کے اور اس کے ربّ کے مابین ہے۔ ہاں! اگر نبی اکرم ﷺ خود زندہ ہوتے تو آپ ﷺ کسی کو معاف کر سکتے تھے بقول امام ابن تیمیہ:

أَنَّ النبي كَانَ لَه أَنْ يَعْفُوَ عَمَّنْ شَتَمَه وَ سَبَّه فِي حَيَاتِه وَ لَيْسَ لِأُمَّتِه أَنْ يَعْفُوَ عَنْ ذٰلِكَ

"یہ حق خود نبی اکرم ﷺ کا ہے کہ اپنی زندگی میں سب و شتم کرنے والے جس شخص کو چاہیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ کی اُمت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے خلاف بدزبانی کرنے والے کسی شخص کو معاف کرے۔"

اور آپ ﷺ نے واقعی بعض لوگوں کی توبہ و معافی کو قبول بھی فرمایا۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کسی دوسرے کے لئے یہ روا نہیں ہے، کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کا حق اور آپ ﷺ کے تخصصات میں سے ہے اور آپ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا یہ حق آپ ﷺ کی حیات سے بھی زیادہ واجب ہو گیا ہے لہٰذا توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے گستاخِ رسول ﷺ پر قابو پانے کی شکل میں اس پر مقدمہ چلایا جائے اور اس پر توہین

۱ الصارم المسلول: ص ۴۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالت کی حد ثابت ہونے پر اسے قتل کیا جائے۔ قرآن و سنت، اجماعِ صحابہ اور علماے اُمت سب اس پر متفق ہیں۔

اب رہے بعض لادین عناصر یا لبرل کہلوانے والے تو وہ اسے ایک جذباتی مسئلہ سمجھتے اور گستاخِ رسول ﷺ کے قتل کی سزا کو شدت پسندی قرار دیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شاتم و گستاخِ رسول ﷺ کو قتل کرنے کا مسئلہ جذباتی نہیں بلکہ خالص شرعی و علمی مسئلہ ہے، کیونکہ اسلام کا تو مزاج ہی معتدل و متوازن ہے حتیٰ کہ اسلام تو اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ اہلِ باطل کے معبودانِ باطلہ کو بھی گالی نہ دو تاکہ وہ عناد و ضد میں آکر تمہارے حقیقی معبودِ برحق کو نہ گالی دینے لگیں۔ چنانچہ سورۃ الانعام کی آیت:۱۰۸ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

”اور جن لوگوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں اُن کو بُرا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے ادبی سے بغیر سمجھے بُرا (نہ) کہہ بیٹھیں۔ اس طرح ہم نے ہر ایک فرقے کے اعمال (اُن کی نظروں میں) اچھے کر دکھائے ہیں پھر ان کو اپنے ربّ کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب وہ اُن کو بتائے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے۔“

اب جو دین اپنا یہ مزاج پیش کرتا ہے اور اپنے پیروکاروں کی اس انداز سے تربیت کرتا ہے کہ دوسروں کے باطل معبودان کو بھی گالی نہ دو تو وہ اس بات کو کیسے پسند کرے گا کہ کوئی نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مذاق اُڑائے، استہزا کرے، سبّ و شتم کا رویہ اپنائے یا گستاخی اور توہین و تنقیص رسالت کا ارتکاب کرے؟ اگر کوئی مسلمان اس فعل کا ارتکاب کرے تو وہ کافر و مرتد اور زندیق ہو جائے گا اور اگر کوئی کافر ایسا کرتا ہے تو وہ بھی اس جرمِ توہین و تنقیص کا مرتکب قرار پائے گا اور اسلامی حکومت پر واجب ہے کہ ایسے شخص کو سزائے موت دے۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ فَإِنَّهُ يَجِبُ قَتْلُهُ هٰذَا مَذْهَبُ عَلَيْهِ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ[1]

"جس نے نبی ﷺ کو گالی دی وہ مسلمان ہو یا کافر اس کا قتل واجب ہے اور اکثر و بیشتر علما کا یہی مسلک ہے۔"

اس کا غیر مسلم ذمی ہونا اس کی جان بخشی نہیں کروا سکتا۔ کیونکہ اپنے اس کرتوت سے وہ تحفظ کی ضمانت و ذمہ کھو بیٹھا ہے جیسا کہ سنن نسائی کے حاشیہ پر امام سندھی لکھتے ہیں :

إِنَّ الذمي إِذَا لَمْ يَكُفَّ لِسَانَهُ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ فَيَحِلُّ قَتْلُهُ[2]

"کوئی ذمی شخص جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف زبان درازی سے باز نہ آئے تو اس کا معاہدہ و ذمہ ختم اور اس کا قتل حلال و جائز ہو جاتا ہے۔"

انہی خیالات کا اظہار امام خطابی نے اپنی کتاب معالم السنن میں کیا ہے اور اسے ہی امام مالک و شافعی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا قول بتایا ہے۔ اور یہ بھی ذمی کے سلسلہ میں ہے جبکہ مسلمان کے قتل پر تو انہوں نے اجماع نقل کیا ہے۔

غرض گستاخِ رسول ﷺ کی دنیوی عقوبت و سزا کے بارے میں بعض 'روشن خیال' لوگ جو یہ دعویٰ کرتے پھر رہے ہیں کہ اس کی سزا قتل نہیں، کیونکہ اس کا آغاز ہی عباسی دور میں ہوا تھا، اور یہ کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، یہ آزادئ صحافت کے بھی منافی ہے۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ تو بڑے رحم دل بلکہ رحمۃ للعالمین تھے، اپنے خون کے پیاسوں کو بھی معاف فرمادیا کرتے تھے آپ ﷺ کسی کو قتل کرنے کا کیسے حکم فرما سکتے ہیں؟ یہ اور اسی قسم کے تمام اعتراضات و اشکالات پیچھے ذکر کیے گئے دلائل قرآن و سنت سے رفع ہو گئے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَهُ الْمِنَّةُ

١ الصارم المسلول، ص:٣٠ ... المسئلة الأولى
٢ حاشية السندي على سنن النسائي:١٠٩/٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف: شیخ محمد صالح العثیمین

مترجم: حافظ عبد الحنان کیلانی

عصر حاضر کے نوجوانوں کے مسائل اور اُن کا حل

موجودہ دور مغربی فکر و فلسفہ اور مادی نظاموں کے غلبے کا دور ہے۔ مغرب کی موجودہ فکر نے اِنسانیت پر صرف اپنے گہرے اَثرات ہی نہیں مرتب کیے بلکہ حیاتِ انسانی کو اپنے مطلوبہ سانچوں کے مطابق ڈھالا بھی ہے جس کی وجہ سے اَقدار و روایات کا مضبوط نظام تہہ وبالا ہو کر رہ گیا ہے۔ اِنسانیت بڑی سخت معنوی تبدیلیوں سے گزر رہی ہے۔ ان کٹھن اور تلخ حالات نے سب سے زیادہ مسائل ہمارے مسلم نوجوانوں کے لئے پیدا کئے ہیں جو ایک ایسے دین کے پیروکار ہیں جو اپنے دائمی اور عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، جو اپنی تعبیر میں لا محدود وسعتوں کا قائل ہے، ایسے دین کی اِتباع میں اس سے غیر متعلقہ پیوندکاری کی کیسے گنجائش نکل سکتی ہے؟

دوسری طرف سے یہ پریشانی ہے کہ پُر فتن حالات میں بھی علماے اسلام کی طرف سے ایسا حل پیش نہیں کیا جارہا جو پیش آمدہ مسائل کو بطریق اَحسن کامل طور پر حل کرنے کا ضامن ہو۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر اَلمیہ یہ ہے کہ وہ اپنے ماحول اور معاشرے میں اپنی دینی ثقافت کا رنگ بھی نہیں پاتا۔ اس کے پاس اَسلاف سے رشتہ وناطہ جوڑنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے یعنی وہ لٹریچر جو اَسلاف نے اپنے دور کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر تیار کیا تھا۔ بالعموم ہمارے مسلم نوجوان ان مسائل کا شکار ہیں، کیونکہ بوڑھوں کی زندگی جن سانچوں میں ڈھلی ہوئی تھی، وہ اپنے دور کے فکری تقاضوں کے بقدر ہم آہنگ تھے۔ وہ انہیں پہ کار بند ہیں اور انہی کے مطابق رہنا چاہتے ہیں۔ چاہے حالات کا طوفان جس طرف بھی بہہ جائے جبکہ نوجوان ہر آنے والی تبدیلی کا بری طرح شکار ہوتے ہیں۔

ہماری نظر میں نوجوانوں کے ان مسائل کا حل دو چیزوں میں پنہاں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① دین سے گہرا رابطہ ورشتہ ② اخلاق

یہی دونوں چیزیں معاشرے کے ستون ہیں، انہی سے دنیا اور آخرت کی اِصلاح ہوسکتی ہے اور انہی کے ذریعے خیرات وبرکات کو حاصل کیا جاسکتا اور شرور وآفات ختم ہوسکتی ہیں۔

یہ بات تو بلاشبہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح مکان صرف اپنے مکینوں سے ہی آباد ہوتا ہے ایسے ہی دین، دینداروں سے ہی قائم ہوتا ہے۔ جب وہ دین کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لیں گے تو پھر ان کا دشمن چاہے کوئی بھی ہو تو اللہ ان کی مدد کریں گے۔

قرآن میں ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تَنصُرُواْ ٱللَّهَ يَنصُرۡكُمۡ وَيُثَبِّتۡ أَقۡدَامَكُمۡ ۝ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَتَعۡسٗا لَّهُمۡ وَأَضَلَّ أَعۡمَٰلَهُمۡ ۝ ﴾[1]

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوطی سے جمادے گا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تو ان کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے۔"

جب حقیقت یہ ہے کہ دین صرف دینداروں کے ذریعے ہی قائم ہوتا ہے تو ہم اہل اسلام اور اس کا علم اٹھانے والوں پر لازم ہے کہ سب سے پہلے بذاتِ خود اس پر عمل پیرا ہوں۔ تاکہ ہم دنیا کے لیے قیادت وہدایت کا فریضہ سر انجام دے سکیں اور توفیق واصلاح کا محور بن سکیں۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت سیکھیں جو ہمیں قول وعمل اور راہنمائی ودعوت کا اہل بنادے تاکہ ہم ہر اس شخص کے لیے جو حق وباطل کی تلاش اور اس میں امتیاز کا اِرادہ رکھتا ہے، اَسلاف کی روایات کے امین اور روشن چراغ کے متحمل بن سکیں۔

پھر ہم پر یہ بھی لازم ہے کہ جو کچھ ہم نے سیکھا ہے، اسے اپنی عملی زندگی میں ایسی تطبیق کریں جس کا چشمہ ایمان ویقین اور اخلاص واتباع سے پھوٹے۔ صرف باتیں اور دعوے ہی کرنا اہل اِسلام کے شایان شان اور لائق نہیں، کیونکہ جب عمل بات کی تصدیق نہ کرے تو

1 سورۃ محمد: ۸،۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائل کی بات کوئی مثبت اثر نہیں رکھتی بلکہ اس کی دعوت کے اثرات برعکس ہو سکتے ہیں۔
اِرشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ ﴾[1]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو وہ بات جو کرتے نہیں۔"

ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہو گا کہ ابتداءً ہم اپنی بحث کا آغاز اس طریقے سے کریں کہ نوجوانوں کے اَفکار و اعمال کے بارے میں غور کریں تاکہ جو اعمال صالح ہوں ان کی حوصلہ اَفزائی کر سکیں اور جو فاسد ہیں ان کی اصلاح کی جا سکے، کیونکہ آج کے نوجوان کل کے ذمہ دار شہری ہیں اور نوجوان ہی وہ اَساس ہیں جن پر اُمت کے مستقبل کی بنیاد ہے۔ اسی وجہ سے نصوصِ شرعیہ میں اُن کے ساتھ اچھا سلوک اور اس چیز کی طرف رہنمائی کرنے پر اُبھارا گیا ہے جس میں اِصلاح اور خیر ہو اور جب نوجوانوں کی اصلاح ہو جائے گی تو عنقریب اُمت کا مستقبل روشن ہو جائے گا پھر ہمارے بزرگ نسل کے جانشین نیک اور صالح لوگ ہوں گے۔
نوجوان ہی اُمت کی وہ اَساس ہیں جن پر اُمت کے مستقبل کا دارومدار ہے اور ان کی اصلاح دو مضبوط معاشرتی ستونوں یعنی دین و اخلاق پر مبنی ہے۔

نوجوانوں کے رجحانات

جب ہم ایک تحقیقی نظر سے عصر حاضر کے نوجوانوں کے بارے میں غور و خوض کرتے ہیں تو ہمیں تین طرح کے لوگ نظر آتے ہیں:

① وہ نوجوان جو صراطِ مستقیم پر گامزن ہیں۔
② وہ نوجوان جو الحاد و دہریت کی راہ اختیار کر چکے ہیں۔
③ وہ نوجوان جو دونوں رجحانات کے مابین ابھی تک حیران و پریشان ہیں۔

1 سورۃ الصف: ۲،۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صراطِ مستقیم پر گامزن نوجوانوں کے اَوصاف

وہ نوجوان جو صراطِ مستقیم پر چلنے والے ہیں وہ درج ذیل اَوصاف کے حامل ہوتے ہیں:

① ایسا نوجوان جو اسلام کے تمام تقاضوں کو کماحقہ تسلیم کرتا ہے، وہ اپنے دین پر محبت کے ساتھ ایمان لاتا ہے۔ اس کے تمام فرائض کی بجا آوری اور اس پر فخر کرتا ہے اس کے ساتھ کامیابی کو غنیمت اور اس سے محرومی کو سراسر خسارہ سمجھتا ہے۔

② ایسا نوجوان جو اللہ کے دین کے لیے مخلص ہو کر اُس اکیلے کی بلا شرکت غیرے عبادت کرتا ہے۔

③ ایسا نوجوان جو اپنے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کے قول و عمل اور اَوامر و نواہی میں اِتباع کرتا ہے، کیونکہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لایا ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول اور میرے پیشوا و مطاع ہیں۔

④ ایسا نوجوان جو اپنی اِستطاعت کے مطابق بہترین طریقے سے نماز اَدا کرتا ہے اور نماز پڑھنے سے جو اِنفرادی، اجتماعی، دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں، ان پر وہ ایمان رکھتا ہے۔

⑤ ایسا نوجوان جو زکوٰۃ کو مکمل صورت میں اس وجہ سے ادا کرتا ہے کہ اس سے اسلام اور مسلمانوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں نیز یہ کہ اس کی اَدائیگی سے اسلام کے پانچ اَرکان میں سے ایک رکن کا تقاضا پورا ہو جاتا ہے۔

⑥ ایسا نوجوان جو خواہ گرمی ہو یا سردی رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اپنی خواہشات و لذّات سے خود کو باز رکھتا ہے۔ اس لیے کہ وہ اپنے ربّ کی رضا پر ایمان رکھتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو اس چیز سے جوڑے رکھتا ہے جسے اس کے رب نے اس کے لیے پسند کیا ہے۔

⑦ ایسا نوجوان جو اس لیے بیت اللہ میں حج کا فریضہ اَدا کرتا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے گھر سے محبت کرتا ہے اور اس کی رحمت و مغفرت کے شہروں کی طرف سفر کرنا پسند کرتا ہے نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائی جو اُن شہروں کی طرف جا رہے ہیں، اُن کے ساتھ شریک ہونا اسے اچھا لگتا ہے۔

⑧ ایسا نوجوان جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے کہ اس نے اسے پیدا کیا ہے اور زمین و آسمان کو بھی پیدا کیا ہے، کیونکہ وہ اللہ کی ایسی نشانیاں دیکھتا ہے جو اس کے وجود پر اتنی واضح دلالت کرتی ہیں کہ اس کے وجود میں کسی قسم کے شک وتردّد کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔ چنانچہ یہ کائنات جو اپنی شکل اور نظام میں ایک بالکل نئی اور وسیع و عریض ایجاد ہے، وہ اسے دیکھتا ہے تو یہ اپنے مُبدع و موجد کے وجود، اس کے کمالِ قدرت اور اس کی بالغ حکمت پر قطعی طور پر دلالت کرتی دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ یہ کائنات خود بخود وجود میں آ ہی نہیں سکتی اور یہ بھی ممکن نہیں کہ اچانک وجود میں آجائے۔ چنانچہ یہ اپنے وجود سے پہلے معدوم تھی اور معدوم تو وجود نہیں رکھتا، کیونکہ وہ غیر موجود ہے۔ ایسے ہی یہ بھی ممکن نہیں کہ یہ کائنات خود بخود معرضِ وجود میں آ جائے۔ کیونکہ اس کا ایک نظام ہے جو جدید اور متناسب و مسلسل ہے جو اپنے طے شدہ قانون سے متغیر اور مختلف نہیں ہوتا، وہ قانون جسے اللہ نے اس کے لیے مقرر کیا کہ یہ اس پر چلے۔ قرآن میں ہے:

﴿فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا﴾ [1]

”تم اللہ کے طریقہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے اور تم کبھی نہ دیکھو گے کہ اللہ کی سنّت کو اس کے مقررہ راستے سے کوئی طاقت پھیر سکتی ہے۔“

نیز فرمایا: ﴿مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ ۝﴾ [2]

” تم رحمٰن کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے پھر پلٹ کر دیکھو، کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نگاہ دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ

۱ سورۃ فاطر: ۴۳
۲ سورۃ الملک: ۳، ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گی۔"

لہٰذا جب یہ کائنات ایک بدیع اور متناسب وہموار نظام پر چل رہی ہے تو یہ بات ناممکن ہے کہ یہ اَچانک یا اتفاقیہ طور پر معرضِ وجود میں آجائے۔ کیونکہ اگر یہ خود اتفاقیہ طور پر معرضِ وجود میں آئی ہوگی تو پھر لا محالہ اس کا انتظام بھی اتفاقیہ ہوگا جو کسی بھی لمحہ تبدیل یا مضطرب ہو سکتا ہے۔

⑨ ایسا نوجوان جو فرشتوں پر ایمان رکھتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور اس کے رسول نے ان کے بارے میں سنّت میں خبر دی ہے۔ مزید یہ کہ کتاب و سنت میں ان کے وہ اَوصاف، عبادات اور اعمال بھی موجود ہیں جن سے وہ متصف ہیں اور وہ مخلوق کی مصلحت کے لیے ہیں۔ یہ تمام خبریں ان کے وجود کی حقیقت پر قطعی دلیل ہیں۔

⑩ ایسا نوجوان جو اللہ کی ان کتابوں پر ایمان رکھتا ہے جو اس نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائی ہیں اور صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی بھی کرتی ہیں۔ کیونکہ عقل انسانی کے لیے یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ عبادات و معاملات کی مصلحتوں کا تفصیلاً اِدراک کر سکتی۔

⑪ ایسا نوجوان جو اللہ کے نبیوں اور اس کے اُن رسولوں پر ایمان لاتا ہے جنہیں اللہ نے مخلوق کی طرف مبعوث کیا تھا جنہوں نے اس کی مخلوق کو نیکی کی طرف دعوت دی، نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے روکا تاکہ رسولوں کے بعد ان پر کوئی حجت نہ رہے اور سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام تھے اور سب سے آخری پیامبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ایسا نوجوان جو یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُن کی موت کے بعد اس لیے اُٹھائے گا تاکہ وہ اُنہیں ان کے اعمال کی جزا دے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝﴾ [1]

"پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی

[1] سورۃ الزلزال: ۷،۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا۔"

یہ اسی وجہ سے ہے کہ آخرت، دنیا کا حاصل اور کھیتی ہے۔ چنانچہ دنیا کی زندگی کا کوئی فائدہ اور حکمت و مقصد ہی نظر نہیں آتا جب تک مخلوق کے لیے ایک ایسا دن نہ ہو جس میں نیک کو اپنی نیکی کا اور بُرے کو اپنی بُرائی کا جزا و صلہ نہ ملے۔

⑫ ایسا نوجوان جو تقدیر کے اچھے بُرے ہونے پر ایمان رکھتا ہے یعنی وہ ایمان لاتا ہے کہ ہر چیز اللہ کے قضا اور اس کی قدر کے ساتھ ہے۔ مزید یہ کہ اَسباب اور ان کے اثرات و نتائج پر ایمان لاتا ہے۔ وہ مانتا ہے کہ خوش بختی اور بد بختی کے بھی اَسباب ہیں۔

⑬ ایسا نوجوان جو دین اسلام کو اللہ، اس کے رسول ﷺ، مسلمان حکمران اور عام رعایا کے لیے بھلائی کے ساتھ اختیار کرتا ہے۔ لہٰذا وہ مسلمانوں کے ساتھ اس طرح واضح اور صراحت سے معاملات کو سر انجام دیتا ہے جیسے باقی مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے ساتھ معاملہ کریں یعنی اس معاملے نہ کوئی دھوکہ ہو، نہ مغالطہ، نہ ٹال مٹول اور نہ ہی کوئی بات چھپائی جائے۔

⑭ ایسا نوجوان جو اللہ کی طرف بصیرت کے ساتھ اس طریقے سے بلاتا ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ جیسے:

﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾[1] "اے نبی ﷺ، اپنے ربّ کے راستے کی طرف دعوت و حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔"

⑮ ایسا نوجوان جو نیکی کا حکم دیتا ہے اور بُرائی سے منع کرتا ہے۔ وہ اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اسی میں قوموں اور اُمت کی سعادت ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

1 سورۃ النحل: ۱۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾[1]

”تم ایک بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئی ہو نیکی کا حکم کرتے ہو اور منکر سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔“

⑯ ایسا نوجوان جو بُرائی کو اس طریقے سے بدلنے کی کوشش کرتا ہے جیسے بدلنے کا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: «من رأى منكم منكرًا فليغيّره بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه»[2]

”جو تم میں سے بُرائی دیکھے، وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر ہاتھ سے بدلنے کی اِستطاعت نہیں تو زبان سے بدل دے، اگر زبان سے بھی نہیں بدل سکتا تو اسے دل سے بُرا جانے۔“

⑰ ایسا نوجوان جو سچ بولتا ہے اور سچائی کو تلاش کرتا ہے، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنّت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ایک آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ہمیشہ سچائی کی تلاش میں رہتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں سچا لکھا جاتا ہے۔

ایسا نوجوان جو تمام مسلمانوں کے لیے بھلائی کو پسند کرتا ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: «لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه»[3]

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

⑱ ایسا نوجوان جو اللہ تعالیٰ اور اُمّت و وطن کے سامنے مسئولیت کا شعور رکھتا ہے وہ اپنی 'انا' سے بلند و بالا ہو کر ہمیشہ دین، اُمّت اور وطن کے لیے جدوجہد کرتا ہے۔ ذاتی اور اِنفرادی مصلحت پر اجتماعی مصلحتوں کو ترجیح دیتا ہے۔

⑲ ایسا نوجوان جو اللہ کے لیے، اتنے اِخلاص سے دین کی ترویج کی کوشش کرتا ہے کہ اس

۱ سورۃ آل عمران:۱۱۰
۲ صحیح مسلم:۴۹
۳ صحیح بخاری:۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسی قسم کی ریا یا شہرت کی طلب نہیں ہوتی۔ خود پسندی کا شکار ہوئے بغیر اور صرف اُسی ذات پر بھروسہ کر کے افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اسلام اور اہل اسلام کی خدمت کے لیے اپنی زبان، ہاتھ اور مال سے مجاہدہ وجہاد کرتا ہے۔

⑳ ایسا نوجوان جو صاحبِ خُلق اور صاحب دین ہوتا ہے یعنی وہ اچھے اخلاق کا حامل ہوتا ہے۔ دین میں راہِ راست پر چلنے والا ہوتا ہے۔ نرم گوشہ اور عالی ظرف ہوتا ہے۔ کریم النفس اور پاکیزہ دل، صابر و متحمل مزاج ہوتا ہے۔ لیکن پُر عزم اور اپنے فرصت کے لمحات کو ضائع نہیں کرتا۔ اس کی عقل و اصلاح کے پہلو پر نرمی اور سستی غالب نہیں آتے۔

㉑ ایسا نوجوان جو دانا اور سنجیدہ ہوتا ہے۔ کام کرتا ہے تو حکمت اور خاموشی، مشقت اور بھرپور یقین کے ساتھ۔ اپنی عمر کا ہر لمحہ ایسی مصروفیت میں گزارتا ہے جو اس کے لیے اور اس کی اُمّت کے لیے نفع بخش ہوتا ہے۔

㉒ یہ نوجوان اپنے دین و اَخلاق اور اپنے رویے کا محافظ ہوتا ہے۔ وہ ہر اس چیز سے دور رہتا ہے جو اس کی مؤمنانہ طرزِ زندگی کے مخالف ہوتی ہے۔ یعنی کہ ہر ایسی فکر، اِلحاد، فسق و عصیان، گھٹیا اَخلاق اور بُرے معاملات سے ہر طرح کی دوری اختیار کرتا ہے۔

پس اِس طرح کا نوجوان اُمّت کے لیے فخر کا باعث اور اُمت کی حیات، سعادت اور دین کی روح ہے۔ یہی وہ نوجوان ہے جس کے بارے میں ہم اللہ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے اسلام اور مسلمانوں کے خراب حالات کی اصلاح کرے گا اور سالکین اِلی اللہ کا راستہ روشن کرے گا۔ یہی وہ نوجوان ہے جو دنیا و آخرت کی سعادت کو پالیتا ہے۔

دوسری قسم: گمراہی کا شکار نوجوان

① دوسری قسم کا وہ نوجوان ہے جو اپنے عقیدے میں منحرف، رویے میں جلد باز، اپنی ذات میں متکبر اور رذائل میں ڈوبا ہوا، اس پر مستزاد یہ کہ حق قبول نہیں کرتا اور باطل سے خود کو روکتا نہیں۔ اپنے معاملات میں ایسی آزادانہ روش اختیار کرتا ہے گویا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ دنیا کے لیے اور دنیا صرف اس اکیلے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

② ایسا نوجوان جو حقوق اللہ اور حقوق العباد ضائع کرنے پر کسی قسم کی پروا نہیں کرتا۔

③ ایسا نوجوان جو لاقانونیت کا حامی اور انارکی مزاج رکھتا ہے، اپنے رویے اور تمام معاملات میں غیر معتدل ہوتا ہے۔ اپنی رائے کو ایسے پسند کرتا ہے گویا اسی کی زبان پر حق جاری ہوتا ہے اور دوسرے غلطیوں اور خطاؤں کا پتلا ہیں۔

④ ایسا نوجوان اپنے دین کے معاملے میں راہِ راست اور اپنے معاملات میں اجتماعی رسوم ورواج سے اَٹا ہوا ہوتا ہے، لیکن اس کا بُرا عمل اس کے لیے مزین ہوتا ہے چنانچہ وہ اسے اچھا ہی تصور کرتا ہے۔ در حقیقت اپنے اَعمال میں سب سے زیادہ ناکام ونامراد وہی لوگ ہیں جن کی دنیا کی زندگی میں ساری سعی وجہد راہِ راست سے بھٹکتے گزری اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔

⑤ یہ نوجوان اپنی ذات پر نحوست اور اپنے معاشرے پر مصیبت ہوتا ہے۔ وہ اُمت کو قعرِ مذلت میں گرا دیتا ہے۔

تیسری قسم

تیسری قسم کا وہ نوجوان ہے جو حیران و سرگرداں ہوتا ہے۔ وہ واضح شاہراہ کی بجائے چوراہوں پر ہی متردّد و متحیر ہوا رہتا ہے۔ حق کو پہچان جاتا ہے، اس پر مطمئن بھی ہو جاتا ہے اور معاشرے میں نیک بن کر زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ مگر اَچانک اس پر ہر طرف سے بُرائی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پھر اس کے عقیدے میں شک، رویے میں اِنحراف اور عمل میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

اس طرح کا نوجوان جو اپنی طرزِ زندگی میں منفی رویہ اختیار کرتا ہے۔ وہ ایک قوی سہارے کا محتاج ہوتا ہے جو اسے حق کی طرف لے جائے۔ ایسے نوجوان کو جب اللہ تعالیٰ خیر کا داعیہ عطا فرماتے ہیں تو اس پر بھلائی کا راستہ آسان ہو جاتا ہے بالخصوص جب وہ صاحبِ حکمت، صاحبِ علم اور نیت حسنہ کا حامل ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کے نوجوانوں نے پرورش تو ایک اسلامی معاشرے میں پائی ہوتی ہے، لیکن سائنسی علوم بہت زیادہ پڑھے ہوتے ہیں۔ ان سائنسی علوم کی تعبیر یا تو حقیقتاً شریعتِ اسلامیہ کے مخالف ہوتی ہے یا وہ نوجوان اپنی کج فہمی کی بنا پر اسے مخالف سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اس طرح کی اضطرابی حالت سے چھٹکارے کا راستہ یہ ہے کہ اِسلامی ثقافت کو دل جمعی سے اختیار کیا جائے اور اسے اس کے اَصلی سرچشمہ یعنی کتاب و سنت سے حاصل کیا جائے، وہ بھی مخلص ومتدین علما کے ہاتھوں۔

نوجوانوں کے انحراف کے اسباب اور اُن کا حل

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو نوجوانوں کی گمراہی و اِنحراف کے کئی اَسباب سامنے آتے ہیں کیونکہ نوجوانی کی عمر ہی ایک ایسی عمر ہے جس میں انسان پر جسمانی، فکری اور عقلی حیثیت سے بڑی تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو رہی ہوتی ہیں۔ اِنسانی جسم نشوونما اور ارتقا کی طرف گامزن ہوتا ہے۔ ہر لمحہ نئے تجربات اور تازہ احساسات عقل و فکر کے دریچے کھولتے جاتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ شعور واِدراک کی نت نئی منازل بھی طے ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کی بنا پر انسان سوچ و فکر کی نئی راہیں متعین کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسری طرف جذبات کی شدت فیصلوں میں عجلت پر مجبور کرتی ہے۔ ان اَحوال میں نوجوانوں کو ایسے مربیوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اعلیٰ اور لطیف حکمت و بصیرت کے ساتھ اِعتدال کا دامن اُن کے ہاتھ سے چھوٹنے نہ دیں۔ بڑے احتیاط اور صبر و تحمل کے ساتھ صراطِ مستقیم کی طرف لے چلیں۔ اب ہم ایک مربی کے لیے ہم ان پانچ اَہم ترین اَسباب کا ذکر کرتے ہیں جو آج کل کے نوجوانوں کے بگاڑ میں نمایاں کردار اَدا کرتے ہیں تاکہ بعد میں حسبِ حال اِصلاح ممکن ہو سکے۔

۱۔ فراغت

نوجوانوں کی تباہی وہلاکت کا اَہم ترین سبب فراغت ہے۔ جسم انسانی کو اللہ تعالیٰ نے اصلاً متحرک وفعال بنایا ہے۔ لہٰذا اس کی ساخت اور کیفیت تقاضا کرتی ہیں کہ یہ ہر دم حرکت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ حرکت کا تعطّل اس کے لیے فکری، عقلی بلکہ ظاہری اعتبار سے بھی زہر قاتل ہے۔ فکری پراگندگی و اِنتشار، ذہنی رذالت و سطحیت، مجاہدانہ اُلوالعزمی کی بجائے کم حوصلگی، خواہشاتِ نفسانی اور وساوس شیطانی فراغت کے ہی کرشمے ہیں، کیونکہ جسم نے تو اپنے تقاضے کے مطابق حرکت میں رہنا ہی ہے۔ اب وہ حرکت بالخصوص اس وقت جب اسے شدتِ جذبات کی پشتیبانی بھی حاصل ہو تو بجائے مثبت اور تعمیری کاموں پر لگنے کے وہ منفی اور تخریبی اُمور سرانجام دیتی ہے۔ جس سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور مسلّمہ اَقدار کی بے حرمتی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کو ذہنی یا عملی طور پر ان صلاحیت کے مطابق مصروف رکھا جائے۔ تعلیمی، فنی، تجارتی، انتظامی یا دیگر سرگرمیوں میں سے کسی کی طرف لگا دیا جائے۔

۲۔ بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان دوری

نوجوانوں کی بے راہ روی میں اس فاصلے اور بُعد کا بھی بڑا حصہ کار فرما ہے جو ہمارے معاشرے میں بڑی عمر کے لوگ چھوٹی عمر والوں کے درمیان حائل رکھتے ہیں۔ چاہے وہ نوجوان اُن کے اپنے خاندان سے تعلق رکھتے ہوں یا دوسروں سے۔ وہ بلا تفریق اُن سے بُعد اور دوری ہی اختیار کرتے ہیں۔ آپ بوڑھوں کو دیکھیں جب وہ نوجوانوں کی بے راہ روی اور اِنحراف کا مشاہدہ کرتے ہیں تو کہیں گے: 'بس جی آج کل دے منڈیاں تو اللہ دی پناہ' گو یہ حیرت کدہ ہیں اور نوجوانوں کی اِصلاح سے مایوس و ناامّید نظر آئیں گے۔

بڑوں کے ایسے رویے سے پھر نوجوان بھی ان سے دوری کو ہی عافیت محسوس کرتے ہیں۔ پھر وہ خواہ کوئی بھی حالات چاہے بہتری یا بدتری کے، ان معاملات میں بڑوں کو اپنے ساتھ شامل نہیں کرتے اور اپنے تئیں ان کا سامنا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر اکثر تو حالات کی رو میں بہہ جاتے ہیں اور جن چند ایک کو پائے ثبات نصیب ہوتا ہے، وہ بھی گرتے گرتے سنبھلتے ہیں اور بوڑھوں نے تو اُن سب کی خرابی کے بارے میں ایک نفسیاتی سا کلیہ بنا لیا ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس سے معاشرتی دوریاں جنم لیتی ہیں، منفی رویے تشکیل پانا شروع ہو جاتے ہیں، نوجوان بوڑھوں کو اور بوڑھے نوجوانوں کو بنظر حقارت دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ دونوں گروہوں کے انہی رویوں کی وجہ سے کئی طرح کے خطرات معاشرے کے دروازے پر دستک دینا شروع کر دیتے ہیں۔

اِس مشکل کا حل یہ ہے کہ دونوں گروہوں کے رویوں میں حسبِ ضرورت تبدیلیاں پیدا ہوں۔ بجائے فراق و بعد کے قربت و اتحاد ہو۔ پورا معاشرہ جسدِ واحد کی طرح اپنے اَندر یگانگت کو جنم دے اور یہ شعور معاشرے کے ہر فرد میں رچ بس جائے کہ تمام اَفرادِ معاشرہ ایک ہی جسدِ واحد کے مختلف اَعضا ہیں۔ ایک کی خرابی و فساد تمام کی بربادی کا سبب بنے گی۔ بوڑھوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دلوں میں نوجوانوں کی اصلاح کا درد پیدا کریں، ان کے بارے میں حسرت و یاس ترک کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قدرتِ تامہ رکھتا ہے۔ کتنے ہی وہ لوگ ہیں جو ضلالت و گمراہی کے قعرِ مذلت میں گرے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں منارۂ نور اور شمع ہدایت بنا دیا۔

دوسری طرف نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ بوڑھوں کے بارے میں اپنے رویّوں میں تبدیلی لائیں، ان کی آرا کا اِحترام کریں۔ اُن کی طرف سے پیش کردہ مسائل و معاملات کی توجیہات کو قبول کریں کیونکہ وہ بڑے تجربات کا ماحاصل ہوتی ہیں۔ وہ زندگی کے ان تلخ حقائق سے گزرے ہوتے ہیں جن سے ابھی تک نوجوان دوچار نہیں ہوتے۔ اس طرح جب بوڑھوں کی فکر اور حکمت و دانائی نوجوانوں کی رہبر و رہنما بنے گی تو معاشرہ ترقی اور عروج میں آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگے گا۔

۳۔ گمراہ لوگوں کی صحبت

نوجوانوں کی گمراہی کا تیسرا سبب اُن کی ایسے لوگوں کے ساتھ صحبت اور میل جول رکھنا ہے جو گمراہ ہیں۔ صحبت ان عوامل میں سے سب سے زیادہ مؤثر ترین عامل ہے جس سے نوجوان متاثر ہوتے ہیں۔ یہ چیز ان کی عقل و فکر اور رویوں کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ آں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «المرء علی دین خلیله ینظر أحدکم من یخالل»[1] یعنی آدمی اپنے ہم نشین سا طرزِ زندگی اپناتا ہے چنانچہ کسی کی ہم نشینی سے پہلے اس کے بارے میں غور کرلو کہ وہ کیسا ہے؟ اور آپ ﷺ نے ایک جگہ فرمایا:

«مثل الجلیس السوء کنافخ الکیر أما أن یحرق ثیابك واما أن تجد منه رائحة کریحة»[2] "برے مجلسی کی مثال لوہار کی بھٹی کی طرح ہے یا تو وہ تیرے کپڑے جلادی گی یا پھر تو اس کے دھوئیں کو چکھ لے گا۔"

صحبتِ صالح را صالح کند　　　صحبتِ طالع راطالع کند

اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ نوجوانوں کو چاہیے ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کریں جو نیکی اور بھلائی کا سرچشمہ ہوں اور عقل و دانش کا پیکر ہوں تاکہ اُن سے کسبِ خیر، اِصلاح اَحوال اور عقل کو جلا بخشی جائے۔ اس لیے کسی صحبت سے پہلے اس معاملات اور رویوں کو خود بھی پرکھنا اور دوسرے لوگوں سے بھی سن لینا چاہئے۔ اگر تو وہ صاحبِ اخلاق، صاحبِ دین اور اعلیٰ کردار کا مالک ہو اور لوگ بھی اسے اچھا کہیں یعنی دید شنید دونوں ہی بہتر ہوں تو اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ، تعلقات اِستوار کرو۔ اس کے برعکس اگر وہ بداَخلاق اور بدکردار ہے تو اس سے دوری اختیار کرجاؤ۔ چاہے وہ اپنی صورت میں چاند سے زیادہ خوبصورت ہو، اپنی باتوں میں شہد سے زیادہ شیرینی رکھتا ہو، اپنی شخصیّت اور ظاہری وضع قطع کے لحاظ سے کمال کو پہنچا ہوا ہو تو پھر بھی اس سے اجتناب کرو۔ کیونکہ یہ تمام ظاہری خوبیاں شیطان، بندگانِ الٰہ کو گمراہ کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی ظاہری چمک دمک نظروں کو خیرہ کردیتی ہے۔ سو اس وجہ سے لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں لیکن درحقیقت وہ بدقسمت شیطان کے لیے آلہ گمراہی اور فسق وفجور ہوتا ہے

اب کسی پوشاک میں کردار کی خوشبو نہیں رہی
چھپ گئی ہے انسان کی پہچان ملبوسات میں!

۱　سنن ابوداود: رقم ۴۱۹۳
۲　صحیح بخاری: ۵۱۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ منفی کتابوں کا مطالعہ اور انٹرنیٹ کا غلط استعمال

نوجوانوں کی گمراہی کا چوتھا سبب ایسے رسائل و مجلّات، اخبارات اور کتابیں وغیرہ پڑھنا ہے، جو ایک نوجوان کے دل میں اس کے عقائد و نظریات کے بارے تردّد و شک کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ اسے اَخلاقِ رذیلہ پر آمادہ کرتے اور کفر و فسق میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ بالخصوص اس وقت جب کسی فرد کی تربیت پر ثقافت اِسلامیہ کے اَثرات اچھی طرح مرتب نہ ہوں، اور وہ اپنے دین کے فہم کے حوالے سے ایسی بصیرت سے محروم ہو جو حق و باطل کے درمیان اچھی طرح خطِ امتیاز کھینچ سکے اور اپنے لیے نافع و ضرر رساں کا گہرے شعور کے ساتھ اِدراک کر سکے۔ اس طرح کی کتابوں کا مطالعہ نوجوان کو ایڑیوں سے پھیر دیتی ہے اور وہ اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ان گمراہوں کو نہ چاہتے ہوئے قبول کر بیٹھتا ہے۔

اس مشکل کا حل یہ ہے کہ نوجوان ایسی تخریبی کتابوں کے مطالعہ سے گریز کرے اور ان کتابوں کے مطالعے میں غرق ہو جو اُس کے دل کو محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول ﷺ کا سرچشمہ بنا دے اور اس کے ایمان و عملِ صالح کی جڑیں مضبوط کر دے، پھر صرف ایسی ہی کتابیں پڑھنے پر اکتفا کرے۔ دوسری قسم کی منفی رجحانات پیدا کرنے والی کتابوں سے گریز کرے تو پھر آہستہ آہستہ وہ محسوس کرے گا کہ پہلے منفی اثرات مرتب کرنے والی کتب پڑھنے کی وجہ سے اس کے دل و دماغ میں تشکیک و تردّد کے جو کانٹے چبھ گئے تھے، وہ نکل رہے ہیں۔ اسے اَندازہ ہو تا جائے گا کہ وہ شک و اِضطراب کی دنیا سے باہر آ رہا ہے۔ اس کا سرکش نفس اللہ، رسول ﷺ کی اطاعت پر آمادہ ہو رہا ہے، اس کا دل لہو و لعب کی دنیا سے اُچاٹ ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم ترین کتاب 'کتاب اللہ' ہے اور جو ان کی تفسیر و بیان پر مشتمل ہیں، چاہے وہ تفسیر بالمنقول ہو یا تفسیر بالرائے المحمود ہو۔ اسی طرح سنت رسول ﷺ کا مطالعہ بھی انتہائی ضروری، نفع بخش اور مفید ہے، پھر وہ کتابیں جو ایسے استدلال و استنباط اور فقہی مسائل پر مشتمل ہوں جو علمائے ربانیین نے ان دونوں مصادرِ اَصلہ و اساسیہ سے نکالے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اِسلام کے بارے میں بدگمانیاں

دورِ جدید میں مغربی فلسفہ و فکر کے تسلط کی وجہ سے نوجوان طبقہ فکری طور پر اِسلام کے بارے میں بہت سی بدگمانیوں کا شکار ہوا ہے۔ چنانچہ مغربی فلسفے کے تمام اِعتراضات کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو اسلام کے حوالے سے مجموعی طور پر یہ تاثر ابھرتا ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کی آزادی سلب کر کے اسے فکری و عملی لحاظ سے قید کر کے رکھ دیتا ہے، ترقی کے دروازے مسدود کر دیتا ہے، صلاحیتوں پر بندشیں عائد کر دیتا ہے اور انسان کو دقیانوس بنادیتا ہے۔ یہی وہ اعتراض و خدشات ہیں جو دورِ جدید کے نوجوانوں کے قلب وذہن پر طاری و مسلط ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اسلام سے بباطن یا بظاہر اظہارِ بیزاری اور برات کا اظہار کر دیتا ہے۔ نعوذ باللہ

اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کے سامنے اسلام کے حقائق سے پردہ کشائی کی جائے۔ کیونکہ وہ اسلام کے بارے میں پہلے تو بطریق اَحسن آگاہی ہی نہیں رکھتے ہوتے اور اگر رکھتے بھی ہیں تو وہ بھی ناقص و کم علمی پر مبنی ہوتی ہے۔ ایسے نوجوانوں کو سمجھایا جائے کہ اسلام لوگوں کی آزادیاں سلب نہیں کرتا بلکہ ان کے اَندر نظم و ضبط پیدا کرتا ہے اور اپنے اَحکام کی معتدل، بہترین توجیہات پیش کرتا ہے تاکہ ایک انسان کی آزادی دوسروں کی آزادی کو متاثر نہ کرے، کیونکہ جب ہم ایک انسان کی منشا کے مطابق اسے شترِ بے مہار آزادی دیں گے تو وہ دوسروں کے لیے بہت زیادہ پریشانی پیدا کرے گی۔ ایسے معاشرے میں تصادم رونما ہو جائے گا اور لاقانونیت چھا جائے گی پھر فساد و بربریت آئے گی۔ اگر آپ غور فرمائیں تو اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام شریعت کو لفظ 'حدود' سے تعبیر فرمایا ہے۔ اللہ جب کسی کام سے منع کرتے ہیں تو فرماتے ہیں: ﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ﴾

"یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے قریب بھی نہ بھٹکو۔"

اسی طرح اللہ جب کسی کام کے کرنے کا حکم فرماتے ہیں تو بھی کہتے ہیں: ﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ﴾ "یہ اللہ کی حدیں ہیں ان میں تجاوز نہ کرو۔"

لہٰذا بات کرتے وقت اس چیز کا خیال رکھنا چاہیے کہ قید اور نظم و ضبط کے تقاضوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان فرق ہوتا ہے۔ اگر آپ اس نظم وضبط کو بھی قید ہی کہیں گے تو پھر اس عقدے کو کیسے حل کریں گے کہ اس کائنات کے اُمورِ کونیہ کے اندر یہی نظم وضبط ہے بلکہ انسان خود اپنی فطرت وطبیعت کے اعتبار سے ایک نظم طبعی کا پابند ٹھہرایا گیا ہے۔ انسان بھوک، پیاس کے سامنے بے دست وپا ہے، اس کے لیے وہ کھانے، پینے کے ایک وسیع نظام کا پابند ہے، وہ مجبور ومضطر ہے کہ وہ مخصوص اَقسام کی ہی چیزیں کھاپی سکتا ہے۔ پھر ان کی مخصوص مقدار اور مخصوص کیفیت کے ساتھ ہی کھا سکتا ہے۔ یعنی وہ گھاس کو اپنی خوراک نہیں بنا سکتا، وہ باسی اور خراب کھانا نہیں کھاسکتا، اسی طرح وہ ایک مخصوص مقدار سے زیادہ کھانا نہیں کھا سکتا۔ اگر اس کے مخالف چلے گا تو اپنے جسم کی سلامتی وصحت کھو بیٹھے گا۔

چنانچہ اسی طرح اپنا اجتماعی اور معاشرتی نظم برقرار رکھنے کے لیے اِنسان نظم وضبط یا قوانین وضوابط کا پابند ہوتا ہے۔ اپنے آپ معاشرتی وحدت میں پرونے کے لیے متعلقہ معاشرے کے رسوم ورواج، عادات واَطوار اور مجلس کے آداب کی پاسداری کرتا ہے۔ اپنے لباس کی تراش خراش، اپنے گھر کی شکل وہیئت، اسی طرح سڑکوں اور راستوں کے قوانین کی پابندی انسان کرتا ہے اور ان رسوم وقوانین کی خلاف ورزی کرنے پر اسے اخلاقی یا قانونی سزا بہرحال بھگتنا پڑتی ہے۔ اور ان قوانین ورسوم کی بندش دراصل انسان کو اس لیے محسوس نہیں ہوتی، کیونکہ وہ ان سے مانوس ہوچکا ہوتا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو زندگی ساری کی ساری حدود وضوابط میں جکڑی ہوئی ہے، کیونکہ اگر ایسے نہیں ہوگا تو معاملات کیسے چلیں گے اور اُنہیں اپنے مطلوبہ اَنجام تک کیسے پہنچایا جائے۔ معاشرے کی اصلاح اور لاقانونیت ختم کرنے کے لیے ایک اجتماعی نظم کی پیروی کرنا ہی پڑتی ہے، کوئی شہری اس کی مخالفت نہیں کرتا۔

بس ایسے ہی اِصلاحِ اُمت کے لیے شرعی قوانین کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا یہ کہنے کا کوئی جواز ہی نہیں رہتا کہ اسلام انسانی آزادی سلب کرلیتا ہے۔ یہ تو اسلام پر ایک بہت بڑا بہتان ہے اور اس طرح کا گمان رکھنے والا اللہ کی عدالت میں مجرم ہوگا۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ اسلام انسانی صلاحیتیں محدود کرکے رکھ دیتا ہے۔ اُنہیں ترقی اور نشوونما کے مواقع فراہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا جبکہ حقیقتِ حال تو یہ ہے کہ انسان کی صلاحیتوں کے ارتقا کے لیے اِسلام نے فکری، ذہنی اور جسمانی طور پر ایک وسیع میدان چھوڑا ہے جس میں کودنے کے بعد انسانی نئی جولانیوں ذہن نئے افقوں سے روشناس ہوتے ہیں پھر جسم انسانی نئی قوتوں اور حرارتوں کا ملجا بن جاتا ہے۔ چنانچہ اسلام انسان کو سوچنے اور غور وخوض کرنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ اس کی فکری وعقلی صلاحیتوں کو جلا بخشی جائے۔ قرآن کہتا ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا﴾[1]

”اے نبی ﷺ! ان کہو کہ ’ میں تمہیں بس ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ کے لئے تم اکیلے اکیلے اور دو دو مل کر اپنا دماغ لڑاؤ اور سوچو۔“

اِسلام صرف غور وفکر کی ہی دعوت نہیں دیتا بلکہ وہ تو ان لوگوں کو معیوب گردانتا ہے جو اپنی عقل وفکر سے کام نہیں لیتے:

﴿اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ﴾[2]

”کیا ان لوگوں نے آسمان وزمین کے انتظام پر کبھی غور نہیں کیا اور کسی چیز کو بھی جو خدا نے پیدا کی ہے، آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا؟“

﴿وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ؀﴾[3]

”جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کی ساخت کو ہم الٹ ہی دیتے ہیں کیا (یہ حالات دیکھ کر) انہیں عقل نہیں آتی؟“

اَب آپ خود ہی انصاف سے فیصلہ فرمائیں جو اِسلام اتنی زیادہ غور وخوض کی دعوت دیتا ہو، بھلا کیسے ممکن ہے وہ انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کو روک کر رکھ دے!!

﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ؀﴾[4]

”بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، وہ محض جھوٹ بکتے ہیں۔“

۱ سورۃ سبا:۴۶

۲ سورۃ الاعراف:۱۸۵

۳ سورۃ یٰسین:۶۸

۴ سورۃ الکہف:۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اسی طرح اِسلام نے بدنی وجسمانی نشو ونما کے لیے ہر اس چیز کی اِجازت مرحمت فرما دی ہے جو انسان کو بدنی، دینی اور عقلی لحاظ سے کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ چنانچہ قرآن کہتا ہے کہ ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ ﴾[1]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں انہیں بے تکلف کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔''

اسلام نے وہ تمام ملبوسات زیب تن کرنے کی اجازت دی ہے حکمت اور فطرت کے مطابق ہیں: ﴿ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ﴾[2]

''اے اولادِ آدم علیہ السلام! ہم نے تم پر لباس نازل کیا کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔''

اسی طرح اسلام نے معاشی میدان میں بھی انسان کی صلاحیتوں پر بندشیں عائد نہیں کیں بلکہ ہر اس بیع، تجارت اور ذریعہ آمدنی کو جائز قرار دیا ہے جو عدل و انصاف اور باہمی رضامندی کے ساتھ سرانجام پائے: ﴿ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ ﴾[3]

''حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔''

حرفِ معذرت: ماہ نامہ 'محدث' کی اشاعت میں سالِ رواں کے آغاز سے ہی بے قاعدگی چلی آرہی ہے۔ اور اس سال تمام شمارے دو ماہ کے مشترکہ شائع ہوئے ہیں۔ زیر نظر شمارہ بھی اگست اور ستمبر ۲۰۱۲ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ محدث کی اشاعت اسی طرح ماہوار بنیادوں پر باقاعدگی سے جاری ہو جائے۔ آمین!

۱ سورۃ البقرۃ: ۱۷۲
۲ سورۃ الاعراف: ۲۶
۳ سورۃ البقرۃ: ۲۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو حمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

بَقیع: مدینہ منوّرہ کا قبرستان

بقیع (بروزن امیر) ایسے کھلے میدان کو کہتے ہیں جس میں مختلف قسم کے خودرَو گھاس، پودے اور درخت ہوں۔ مدینہ منورہ کے قرب وجوار میں بہت سی جگہیں بقیع کہلاتی تھیں۔ مثلاً 'بقیع الغرقد' جہاں عوسج کا ایک بہت بڑا درخت تھا، اسے غرقد کہا جاتا اور اسی نسبت سے اس جگہ کو 'بقیع الغرقد' کہتے تھے۔ اس کے علاوہ بقیع الزبیر، بقیع الخیل اور بقیع الخبخبة بھی معروف مقامات تھے۔[1]

بقیع الغرقد: عہدِ رسالت میں مدینہ منورہ کی شہری آبادی از حد محدود اور مختصر تھی۔ مسجد نبویؐ اور حجرات النبی ﷺ سے مشرقی جانب کچھ مکانات تھے اور ان سے ذراہٹ کر ایک میدان تھا جسے بقیع الغرقد کہا جاتا تھا۔ عنوان النجابة في معرفة من مات بالمدينة من الصحابة کے صفحہ ۱۳۵ پر اسی کو بقیع الخبخبة بھی لکھا گیا ہے۔ مسجدِ نبویؐ کی متعدد توسیعات کے بعد اب مسجد نبوی کا مشرقی صحن بقیع تک پھیل چکا ہے۔

نقیع الخضمات: یہ بھی مدینہ منورہ کے نواح میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اس کا بھی احادیثِ مبارکہ میں تکرار کے ساتھ ذکر آیا ہے۔ بعض اہل علم کو سہو ہوا اور وہ اسے بھی بقیع (با کے ساتھ) لکھتے اور پڑھتے ہیں جبکہ یہ لفظ با کے ساتھ نہیں بلکہ نون کے ساتھ ہے۔[2]

مدینہ منورہ میں قبرستان کے لیے جگہ کا تعین

رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کسی ایسی جگہ کی تلاش میں تھے جسے مسلمانوں کے قبرستان کے لیے متعین کیا جاسکے۔ آپؐ ایک دن بقیع الغرقد میں تشریف

۱ منتہی الارب فی لغات العرب: جلد اوّل رصفحہ ۱۰۷

۲ النہایہ فی غریب الحدیث از ابن اثیر: جلد ۲ رصفحہ ۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس جگہ کو قبرستان کے لیے متعین کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔[1]

اوّلین مدفون: بقیع کے قبرستان میں سب سے پہلے دفن ہونے والے شخص کے بارے میں اہل سیر و مؤرخین کے دو قول ہیں۔ ایک قول کے مطابق اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار، ابوامامہ انصاری خزرجی بخاریؓ اور دوسرے قول کے مطابق ابوسائب عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحیؓ سب سے پہلے اس قبرستان میں دفن ہوئے۔

ان دونوں اقوال میں یوں تطبیق دی جاسکتی ہے کہ انصار میں سب سے پہلے سیدنا اسعد بن زرارہؓ اور مہاجرین میں سے سیدنا عثمان بن مظعونؓ سب سے پہلے اس قبرستان میں مدفون ہوئے۔ اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ابوامامہ سیدنا اسعد بن زرارہؓ کی وفات ہجرتِ مدینہ سے نو ماہ بعد اور ابوسائب سیدنا عثمان بن مظعونؓ کی وفات ہجرت سے اڑھائی سال بعد، ماہ شعبان میں بعد از غزوۂ بدر ہوئی تھی۔ اس طرح سیدنا ابوامامہ اسعد بن زرارہؓ علی الاطلاق سب سے پہلے اس قبرستان میں دفن ہوئے۔ واللہ اعلم!

سیدنا عثمان بن مظعونؓ کی تدفین

مطلبؓ بن ابی وداعہ کا بیان ہے کہ عثمان بن مظعونؓ کی وفات ہوئی۔ ان کا جنازہ لے جاکر دفنایا گیا تو نبی ﷺ نے ایک آدمی کو ایک پتھر لانے کا حکم دیا۔ اس آدمی سے وہ پتھر نہ اُٹھایا جاسکا تو رسول اللہ ﷺ نے جاکر اپنے بازوؤں سے آستین اوپر کی طرف اٹھائے۔ مطلبؓ کہتے ہیں کہ بیان کرنے والے نے بیان کیا کہ میں گویا اس وقت بھی آپ کے بازوؤں کی سفیدی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ پتھر اُٹھا کر لائے اور ان کی قبر کے سرہانے کی طرف رکھ دیا اور فرمایا میں اس پتھر کے ذریعے اپنے بھائی کی قبر پر نشانی رکھ رہا ہوں۔ میرے اہل خاندان میں سے جو کوئی فوت ہوا، میں اسے اس کے قریب دفن کروں گا۔[2]

یاد رہے کہ سیدنا عثمان بن مظعونؓ، رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی تھے۔

1 مستدرک حاکم: ۳/ ۲۰۹

2 سنن ابوداؤد مع عون المعبود: ۳/ ۲۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عثمان بن عفانؓ کی تدفین : خلیفہ راشد سیدنا عثمان بن عفانؓ کی قبر اس وقت بقیع میں ہی ہے۔ شاید بعض حضرات کے لیے یہ بات نئی ہو کہ جب امیر المؤمنینؓ کی شہادت کا الم ناک واقعہ پیش آیا تو مدینہ منورہ کے حالات اس قدر پُر خطر تھے کہ امیر المؤمنینؓ کو بقیع میں دفن کرنا ممکن نہ تھا۔ بقیع کے مشرق میں 'حُشِ کوکب' نامی ایک باغ تھا۔ کسی زمانے میں اس باغ کا مالک 'کوکب' تھا۔ اسی کی نسبت سے یہ باغ 'حُشِ کوکب' کہلاتا تھا۔ سیدنا عثمانؓ نے یہ باغ خرید لیا تھا اور شہادت کے دنوں میں یہ آپ ہی کی ملکیت میں تھا۔ چنانچہ آپؓ کی تدفین آپ کے اسی باغ میں کی گئی۔ بعد میں امیر المؤمنین سیدنا معاویہؓ کے عہد میں بقیع کی توسیع کرتے ہوئے اس باغ کو بقیع میں شامل کر دیا گیا۔

بقیع قبرستان اور اس میں مدفون حضرات کی فضیلت

① رسول اکرم ﷺ اکثر و بیشتر بقیع میں جا کر وہاں کے مدفون حضرات کے حق میں دعائے مغفرت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جب بھی میرے ہاں باری ہوتی تو آپؐ رات کے آخری حصے میں بقیع کو تشریف لے جاتے اور یہ دعا فرماتے:

«السلام عليكم دار قوم مؤمنين وأتاكم ما توعدون،غدا مؤجلون وإنا إن شاء الله بكم لاحقون، اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد»[1]

''اس گھر یعنی قبرستان کے مؤمنو! تم پر سلام ہو۔ جس (موت) کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، وہ پورا ہو چکا۔ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا کل ملنے والی ہے اور اللہ نے چاہا تو ہم بھی عنقریب تم سے آ ملنے والے ہیں۔ یا اللہ! اہل بقیع کی مغفرت فرما۔''

② سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جس آدمی کے لیے ممکن ہو، وہ مدینہ منورہ میں مرنے کی کوشش کرے کیونکہ جس کی وفات مدینہ منورہ میں ہو گی، میں اس کے حق میں قیامت کے دن سفارش کروں گا۔''[2]

۱ صحیح مسلم: ۹۷۴
۲ سنن ترمذی: ۳۹۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت بپا ہونے کے بعد جب مُردوں کو زندہ کیا جائے گا تو سب سے پہلے میں اپنی قبر سے باہر آؤں گا۔ اس کے بعد ابو بکرؓ اور ان کے بعد عمرؓ، بعد ازاں میں بقیع والوں کی طرف جاؤں گا۔ وہ میرے پاس جمع ہو جائیں گے۔ اس کے بعد میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا اور میں حرمین کے درمیان سے اُٹھایا جاؤں گا۔''[1]

④ اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا:
''کیا تم اس قبرستان (بقیع) کو دیکھ رہی ہو؟ قیامت کے دن اس میں سے ستر ہزار افراد ایسے اُٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن ہوں گے اور وہ سب بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔''[2]

⑤ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطابؓ کی خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں شہادت کی موت، مدینہ منورہ میں عطا کرے، آپؓ یوں دعا کیا کرتے تھے:

اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي في بلد رسولك

''یا اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرمانا اور مجھے تیرے رسول ﷺ کے شہر (مدینہ منورہ) میں موت آئے۔''[3]

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی دعا کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ آپ کو شہادت کی موت، مدینہ طیبہ میں آئی اور رسول اللہ ﷺ کے جوار میں مدفن ملا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ آمین!

مدفون حضرات

اس قبرستان میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج، اولاد اور دیگر اقربا کے علاوہ دس ہزار کے قریب صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد لاتعداد تابعین، تبع تابعین، ائمہ دین، مفسرین، محدثین، اہل علم خواص و عوام مدفون ہیں۔ ان کی صحیح تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ان میں سے معروف معروف شخصیات کی قبریں اور اُن کی جگہیں معروف ہیں اور اہل مدینہ اُن سے

1 سنن ترمذی: ۳۷۰۱
2 مسند ابو داؤد طیالسی (مبوّب): ۲/ ۲۰۶ ... :۲۷۳۸
3 صحیح بخاری: ۱۸۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقف ہیں۔ آلِ سعود سے پہلے جب حجاز پر اہل بدعت کی حکومت اور اقتدار تھا تو اُنہوں نے ان تمام قبور پر قبے کھڑے کردیئے اور عمارات قائم کردی تھیں اور ہر قبر کے سرہانے ان کے نام لکھ دیئے تھے۔ چونکہ شریعتِ مطہرہ میں قبروں پر عمارات بنانا سخت منع ہے۔ اس لیے موحدین آلِ سعود نے حکومت سنبھالنے کے بعد ان خلافِ شرع تمام مظاہر کا خاتمہ کردیا۔ اللہ تعالیٰ اس حکومت کی حفاظت فرمائے اور دشمنوں کے شر اور حسد سے محفوظ رکھے۔ آمین!

یوم انہدامِ بقیع

بقیع میں قبروں کے اوپر کی عمارات کے انہدام کا واقعہ ماہ شوال میں پیش آیا تھا۔ اسلئے برصغیر کے قبرپرست حضرات ماہِ شوال میں یومِ انہدام بقیع مناکر اس توحیدی اقدام پر احتجاج کیا کرتے ہیں۔ مگر اس طرح کے خلافِ شرع اقدامات سے شمع توحید کو بجھایا نہیں جاسکتا۔ ابتدا میں جب آلِ سعود نے یہ توحیدی اقدام اُٹھایا تھا تب بھی ان لوگوں نے شور شرابا کیا تھا تو اس وقت کے حامل توحید سعودی فرماں روانے علی الاعلان کہا تھا کہ اگر آپ لوگ ان قبّوں کے جواز پر ایک بھی شرعی دلیل پیش کردیں تو میں یہ تمام قبے اور مزارات سونے کے بنوادوں گا۔ چونکہ ان لوگوں کے پاس ان قبوں اور مزارات کے جواز میں کوئی شرعی دلیل نہیں ہے، اس لیے آج تک وہ اس سلسلے میں لاجواب ہیں۔

'جنت البقیع' کی اصطلاح

کتبِ حدیث اور مدینہ منورہ کی تاریخ پر لکھی گئی تمام مستند و معتبر کتابوں میں اس قبرستان کو بقیع، البقیع یا بقیع الغرقد ہی لکھا گیا ہے۔ مگر برصغیر کے اہل علم اور یہاں پر تاریخ مدینہ منورہ یا حج وغیرہ کی کتابوں میں اس قبرستان کا ذکر کرتے ہوئے اسے 'جنت البقیع' لکھتے ہیں جبکہ اس کے لیے کوئی واضح نص یا شرعی دلیل موجود نہیں۔ لہٰذا اہل علم پر لازم ہے کہ نہ صرف وہ خود اس اصطلاح سے اجتناب کریں بلکہ اپنے اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یوسف انور

ختم نبوت کی تحریکوں میں علماے اہل حدیث کا کردار

عقیدۂ ختم نبوت ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی اجتماعیت اسی عقیدے سے وابستہ ہے۔ اگر کوئی شخص ختم نبوت کی نفی کرتا ہے یا اس میں کمی بیشی کا مرتکب ہوتا ہے تو گویا وہ اسلام کی خوبصورت عمارت میں نقب زنی کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[1]

محمد ﷺ نہ صرف اللہ کے رسول ہیں بلکہ تمام انبیا کو ختم کرنے والے ہیں۔

اور خود آپ ﷺ نے فرمایا: «أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي»[2]

''میں انبیا کو ختم کرنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے ان فرامین کے تحت تمام اُمت کا ختم نبوت کے عقیدہ پر اجماع و اتحاد ہے جس سے انحراف یا اختلاف متفقہ طور پر دائرۂ اسلام سے اخراج ہے۔ پوری اُمت کا اس اَمر پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا تو وہ جھوٹا اور کذّاب ہے۔ اُمت اس پر بھی متفق ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جنہیں زندہ آسمان پر اٹھایا گیا ہے، ان کا نزول دوبارہ ہو گا مگر نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ خاتم الانبیا محمد رسول اللہ ﷺ کے اُمتی کی حیثیت سے نزول ہو گا۔

سرزمین ہند میں قادیان کے مرزا غلام احمد نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علماے اُمت نے اس فتنہ کے سدّباب کے لیے بھرپور کردار اَدا کیا اور اس عظیم جدوجہد میں علماے اہل حدیث کی خدمات سرفہرست اور امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ آغا شورش کاشمیری مرحوم نے اپنی زندگی کی آخری تصنیف 'تحریکِ ختم نبوت' میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کی سب سے پہلے سرکوبی

1 سورۃ الاحزاب: ۴۰

2 جامع ترمذی: رقم ۲۱۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے مولانا محمد حسین بٹالوی اہل حدیث تھے جنہوں نے جگہ جگہ مرزا کا تعاقب کر کے اس کے مذموم مقاصد اور دعاوی کو باطل ثابت کیا۔ انہوں نے اپنے استاذِ گرامی میاں نذیر حسین محدث دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسے غلط عقائد اور دعوے کرنے والے شخص کے بارے میں کفر کا فتویٰ حاصل کیا جبکہ دوسرے مکاتبِ فکر ابھی سوچ بچار کر رہے تھے اور مرزا کے ان گمراہ کن عقائد کے صغرے کبرے بنانے میں لگے ہوئے تھے۔ انہی دنوں سردارِ اہل حدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری نے تو قادیان جا کر مرزا کو للکارا، لیکن اسے مولانا موصوف کا سامنا کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

اس سلسلہ میں قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور حافظ محمد عبداللہ روپڑی کے تبحر علمی و سید محمد شریف گھڑیالوی کی حکیمانہ بصیرت اور کاوشوں کو کون نظر انداز کر سکتا ہے جن کے بعد مولانا عطاء اللہ حنیف اور مولانا محمد حنیف ندوی کی تصنیفی و تالیفی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا سید محمد داود غزنوی (جو اس تحریک کی مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری تھے)، مولانا محمد اسماعیل سلفی گوجرانوالہ، مولانا عبدالحمید سوہدری، علامہ محمد یوسف کلکتوی کراچی، مولانا معین الدین لکھوی، مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد گوجرانوالہ، مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری، مولانا عبدالرشید صدیقی ملتان، مولانا عبداللہ احرار، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف، مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح راولپنڈی، مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری، مولانا علی محمد صمصام اور مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہم اللہ اور بہت سے اس زمانے کے علماے اہلحدیث کا کردار تحریک میں نمایاں تھا جن میں سے اکثر نے قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ اسی تحریک کے دوران فیصل آباد میں مولانا علی محمد صمصام، مولانا احمد دین گکھڑوی، مولانا محمد صدیق، مولانا محمد ابراہیم خادم تاندلیانوالہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

ان سطور کا راقم بھی اپنی صغر سنی میں والد حاجی عبدالرحمٰن پٹوی کے ہمراہ ان اکابر کے ساتھ چند ہفتے ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں رہا، کیونکہ میں نے مرکزی جامع مسجد کچہری بازار کے بہت بڑے جلسہ میں مولانا صمصام کی ایک نظم مرزا غلام احمد کی مذمت میں پڑھی تھی۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو شروع ہوئی۔ اس روز قادیانی جماعت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربوہ تنظیم 'کمانڈو' کے کارکنوں نے چناب نگر ریلوے اسٹیشن (سابقہ ربوہ) پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلبہ پر جو تفریحی ٹور سے چناب ایکسپریس کے ذریعے واپس آرہے تھے محض اس جرم کی پاداش میں حملہ کردیا کہ اُنہوں نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ اس واقعہ کی فیصل آباد میں خبر پہنچتے ہی بہت سے لوگوں کے علاوہ فیصل آباد شہر کے علما مولانا محمد صدیق، مولانا محمد اسحٰق چیمہ، مفتی زین العابدین، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا تاج محمود اور راقم الحروف فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر آگئے جہاں چناب ایکسپریس ۲ر گھنٹے رُکی رہی اور ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے زخمی طلبہ کی مرہم پٹی کی۔ علمانے اس سانحہ پر مشتعل ہجوم کو یقین دلایا کہ قوم کے ان نونہالوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ چنانچہ فی الفور پریس کانفرنس کرکے اس اَلم ناک صورتِ حال کو بیان کیا گیا اور ملک بھر کو آگاہ کیا گیا، اگلے روز شہر میں ہڑتال کی گئی۔ بیرونی شہروں سے علمانے فیصل آباد کی دینی قیادت سے رابطہ قائم کیا اور ایک مجلس مشاورت کے بعد راولپنڈی میں مولانا غلام اللہ خان کی دعوت پر ان کی مسجد راجہ بازار میں نمائندہ اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اس اجلاس میں شرکت کے لیے فیصل آباد سے جو وفد بنایا گیا اس میں مفتی زین العابدین، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا تاج محمود، مولانا محمد صدیق، مولانا محمد شریف اشرف اور راقم الحروف شامل تھے۔

ٹرین پر سفر کے لیے اسٹیشن روانگی سے قبل مولانا محمد اسحٰق چیمہ نے فرمایا کہ راستے میں گرفتاری ہوسکتی ہے۔ اس لیے بہتر ہوگا کہ کچھ حضرات بذریعہ کار روانہ ہوں، اس تجویز پر مفتی زین العابدین، مولانا محمد اسحٰق چیمہ اور مولانا عبدالرحیم اشرف ٹرین سے اور مولانا محمد صدیق، مولانا محمد شریف اشرف اور راقم الحروف بذریعہ کار عازم راولپنڈی ہوئے۔ چنانچہ ٹرین پر سفر کرنے والے علما کو لالہ موسیٰ ریلوے اسٹیشن پر پولیس نے گرفتار کرلیا، جبکہ بذریعہ کار جانے والے راولپنڈی پہنچ گئے۔ دیگر شہروں سے آنے والے علما کے ساتھ بھی راستوں میں یہی سلوک ہوا تاہم علما کی اچھی خاصی تعداد اس ہنگامی اجلاس میں موجود تھی۔

اس اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی جس کے امیر مولانا محمد یوسف بنوری، کراچی بنائے گئے۔ مولانا محمود احمد رضوی سیکرٹری جنرل اور ناظم مالیات میاں فضل حق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث مقرر ہوئے۔ فیصل آباد سے شروع ہونے والی یہ تحریک چند دنوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک گیر شکل اختیار کر گئی جس میں مرکزی سطح پر علامہ احسان الٰہی ظہیر، حافظ عبد القادر روپڑی، مولانا حافظ عبد الحق صدیق ساہیوال، مولانا محمد حسین شیخوپوری، مولانا محمد عبد اللہ گورداسپوری بوریوالہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ آف گوجرانوالہ پیش پیش تھے۔ ہمارے شہر فیصل آباد میں مقامی مجلس عمل کے صدر میاں طفیل احمد ضیا (جماعت اسلامی) اور ان سطور کا راقم سیکرٹری جنرل تھے۔ تمام مکاتبِ فکر پر مشتمل علمائے کرام، مرکزی مجلس عمل کے ممتاز قائدین اور علمائے اُمت نے یہ تحریک اسی منصوبہ بندی اور حکمت عملی سے چلائی کہ سارا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔

حکومت نے صمدانی کمیشن تشکیل دیا جس نے ربوہ اسٹیشن کے سانحہ اور آمدہ واقعات کی تحقیقات کی مگر پھر ہوا یہ کہ قومی اسمبلی کو انکوائری کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا اور مرزائی لاہوری پارٹی کے سربراہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر قومی اسمبلی میں کئی روز تک جرح ہوتی رہی، جرح کے لیے یہ طریق کار طے ہوا کہ اراکین اسمبلی جو سوال کریں وہ سکریننگ کمیٹی میں پہلے پیش کریں اور اس کے ساتھ مرزائی لٹریچر سے وہ عبارت مع حوالہ جات درج کریں جس کی بنا پر وہ سوال کر رہے ہیں۔ کمیٹی کے مطالبہ پر اصل کتاب اور دستاویزات بھی مہیا کریں۔ یہ کمیٹی معقول اور مدلل سوالات اٹارنی جنرل کو فراہم کرے جو متعلقہ رکن اسمبلی کے حوالے سے مرزائی لیڈروں سے جواب طلب کریں۔

سوالات مرتب کرنے کے لیے رکن قومی اسمبلی خواجہ محمد سلیمان تونسوی نے خواجہ قمر الدین سیالوی سے کہا کہ وہ ان کی راہنمائی کے لیے کسی صاحب علم کا انتظام کریں۔ خواجہ سیالوی نے مولانا محمد ابراہیم کمیرپوری معروف اہلحدیث عالم اور مناظر کا انتخاب کیا۔ چنانچہ مولانا کمیرپوری خواجہ تونسوی کے پاس اسلام آباد پہنچ گئے جہاں انہیں معلوم ہوا کہ مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبد الحکیم اور پروفیسر عبد الغفور و دیگر حضرات نے بھی اسی مقصد کے لیے کچھ علما کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ اٹارنی جنرل ممبران کے حوالے سے جو سوال کرتے، وہ دراصل انہی علما کے مرتب کردہ ہوتے تھے جو درمیانی کمیٹیوں سے پاس ہو کر وہاں تک پہنچتے تھے۔ ارکان اسمبلی کی طرف سے مرزا ناصر پر کیا جانے والا آخری سوال یہ تھا:

"آپ لوگ مرزا کی نبوت کو ظلّی بروزی اور لغوی وغیرہ کہہ کر اس کی شدت اور سنگینی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم کرنا چاہتے ہیں جبکہ وہ خود اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے نعوذ باللہ ہم پلّہ بلکہ ان سے اونچی شان کا حامل قرار دیتے ہیں جیسا کہ ان کا ایک مرید ان کی زندگی اور ان کی موجودگی میں ان کی مدح اور توصیف ان الفاظ میں کرتا ہے۔

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

مرزا غلام احمد نے اس گستاخ کو نہ جھڑکا اور نہ ہی ڈانٹا بلکہ زبانِ مبارک سے جزاک اللہ کہا اور فریم شدہ قصیدہ گھر لے آئے۔

مولانا کمیر پوری بتاتے ہیں کہ سکریننگ کمیٹی میں جو سوالات ہماری طرف سے پیش کئے گئے، ان میں یہ سوال اپنے صحیح حوالہ سے ساتھ شامل تھا۔ تاہم یہ سوال ایک اور رُکن اسمبلی کی طرف سے بھی آیا تھا، لیکن اُنہوں نے غلطی سے اخبار بدر، قادیان کی جگہ الفضل قادیان لکھ دیا تھا۔ سکریننگ کمیٹی نے طے کیا کہ یہ سوال اس معزز ممبر کی طرف سے پیش ہو اور اس کا منشا یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ ارکانِ اسمبلی کو جرح کے عمل میں شریک کیا جائے۔ مرزا ناصر احمد سے اٹارنی جنرل نے جب یہ سوال کیا تو اُنہوں نے کہا کہ یہ سوال قطعی بے بنیاد ہے کیونکہ اخبار الفضل تو شروع ہی مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد ہوا تھا۔ اٹارنی جنرل نے سوال واپس لے لیا اور ارکانِ اسمبلی کو صحیح حوالہ پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ مولانا کمیر پوری نے متعلقہ کمیٹی کی وساطت سے قومی اسمبلی کے سیکرٹری اور اٹارنی جنرل تک اصل حوالہ پہنچایا، دوسرے دن کارروائی کے آغاز ہی میں اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر احمد سے کہا کہ مرزا صاحب وہ کل والی بات پوری طرح صاف نہیں ہوئی۔ مرزا ناصر احمد نے پُراعتماد انداز میں کہا: جناب میں بتا چکا ہوں کہ ۱۹۰۲ء میں 'الفضل' تھا ہی نہیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ کسی اور اخبار، رسالے یا کتاب میں ہو اور فاضل ممبر کو حوالہ لکھنے میں غلطی ہو گئی ہو۔ آپ اپنے پورے لٹریچر سے اس کی نفی کریں، مرزا ناصر احمد نے ایسے ہی کہا اور کہا کہ یہ ہم پر کھلم کھلا بہتان ہے، میں اپنے مکمل لٹریچر میں سے اس کی نفی کرتا ہوں اس پر اٹارنی جنرل نے ہمارا پیش کردہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کا اخبار 'بدر' قادیان نکالا اور بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے ہوئے قومی اسمبلی کو ورطۂ حیرت میں اور خلیفہ ربوہ کو بحر ندامت میں ڈال دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنھوں نے خلیفہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: مرزا صاحب! یہ بات قطعاً قرین قیاس نہیں کہ یہ حوالہ آپ کو اور آپ کے معاونین کو معلوم نہ ہو، بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ نے ایک مذہبی راہنما ہوتے ہوئے اس ہاؤس میں حقائق پر پردہ ڈالنے کی ناروا جسارت کی۔ خلیفہ اس کارروائی سے اتنا بد دل ہوا کہ اس نے مزید سوالات کا جواب دینے سے معذوری ظاہر کردی اور اس کی پسپائی اور رسوائی سے معاملہ اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔

۱۹۷۴ء کی یہ تحریک اس قدر منظم تھی کہ صرف تین ماہ اور دس دنوں میں اسے اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے ہم کنار کیا۔ اور ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس واقعہ کی یاد میں ۷ر ستمبر کو یوم فتح کے طور پر ہر سال منایا جاتا ہے اور زبان و قلم پر اس روز طرح طرح کی کہانیاں زور شور سے لائی جاتی ہیں، لیکن اسے کم ظرفی یا تنگ دلی یا تجاہل عارفانہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ تحریک کے آغاز و پس منظر اور محرکین کے نام تک نہیں لیے جاتے، حالانکہ ان میں اہلحدیث علما کا کردار سرفہرست ہے جو ایک عظیم سعادت ہے!!

۷ر ستمبر کا دن یقیناً خوش و مسرت کا دن ہے کہ ہمارے اکابر کی کوششوں اور گراں قدر قربانیوں کے نتیجہ میں ایک دیرینہ مسئلہ حل ہوا، لیکن اس دن کے بعد قادیانیوں نے آئین سے بغاوت کرتے ہوئے خود کو غیر مسلم تسلیم کرلینے کی بجائے خود کو مسلمان ثابت کرنا اور مظلوم ثابت کرنا شروع کردیا۔ مزید برآں اسلامی اصطلاحات کو بڑے دھڑلے سے استعمال کرنا شروع کردیا جس پر ہمارے علما نے جنرل ضیاء الحق مرحوم سے ایک آرڈیننس جاری کروایا کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کرسکتے۔ لیکن قادیانی اس آرڈیننس کے خلاف پہلے شرعی عدالت میں گئے اور کہا کہ یہ ہمارے ساتھ ظلم ہے مگر شرعی عدالت نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ فیصلہ دیا کہ قادیانی اپنی اصطلاحات الگ بنائیں اور مسلمانوں کی اصطلاحات استعمال نہ کریں۔ پھر قادیانی اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں گئے کہ یہ مذہبی آزادی کے خلاف ہے جس پر سپریم کورٹ نے ۱۹۹۳ء میں تاریخی فیصلہ دیا کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال کرکے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرتے ہیں۔ لہٰذا آج پھر ضرورت شدید ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ناکام بنادیں اور اس اہم کام کے لیے تمام مکاتبِ فکر کو ماضی کی طرح اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے متفقہ لائحہ عمل اختیار اور پوری دل جمعی سے اس پر کام کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

بابائے تبلیغ مولانا محمد عبد اللہ گورداسپوری رحمۃ اللہ علیہ

بابائے تبلیغ حضرت مولانا محمد عبد اللہ گورداس پوری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے نامور عالم دین تھے۔ انہوں نے دعوت و تبلیغ کے میدان میں اپنی واعظانہ صلاحیتوں، بلند آہنگ خطابت اور حکیمانہ اسلوب تبلیغ سے لوگوں کو توحید و سنت کا عامل بنایا اور انہیں 'صراط مستقیم' دکھا کر نیک نام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد عبد اللہ صاحب کو علم و عمل کا حظِ وافر عطا کیا اور بے پناہ اوصاف و کمالات سے نوازا تھا۔ آپ اہل اسلام بالخصوص جماعت اہلحدیث کے لیے عظیم سرمایہ تھے۔ گذشتہ صدی کی جماعتی تاریخ انہیں نہ صرف یہ کہ ازبر تھی بلکہ بہت سے واقعات کے آپ عینی شاہد بھی تھے۔ جب زبان کو حرکت دیتے تو اکابر کے واقعات بیان کرتے چلے جاتے۔

شیخ الاسلام فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ اور ان سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ ان سے متعلق نادر معلومات اور واقعات بھی فراہم کرتے۔ بلاشبہ ہمارے یہ بزرگ معلومات کا بحر ذخار اور ہماری جماعتی تاریخ کا چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا تھے۔ بڑے ہی شگفتہ مزاج، لطیف گو، مرنجا مرنج اور باغ و بہار طبیعت کے انسان تھے۔ عبوست و یبوست سے کوسوں دور رہتے، ان کی بذلہ سنجی اور خوش طبعی کے قصے زبان زد عام ہیں۔

آپ نہایت بااخلاق، بلند کردار، نیک طینت، شریف النفس، خوش گفتار، مہمان نواز اور منکسر مزاج عالم دین تھے۔ وہ میرے بہت ہی پیارے اور محترم بزرگ دوست تھے۔ ان سے عقیدت و محبت کا ناطہ ربع صدی تک قائم رہا۔ میں نے پہلی بار انہیں ۱۹۸۸ء کے ماہ ستمبر کے وسط میں دیکھا تھا۔ وہ مولانا بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کے سلسلے میں منعقدہ کانفرنس میں تشریف لائے تھے۔ یہ تعزیتی جلسہ سمن آباد فیصل آباد کے بلال پارک (کوئلے والی گراونڈ) کے مشرقی کونے پر مولانا بشیر صدیقی کے گھر کے قریب منعقد ہوا تھا۔ میں سٹیج کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ مولانا عبد اللہ صاحب مائیک پر آئے۔ میانہ قد، متناسب جسم، سفید داڑھی، نظر کے چشمے کے پیچھے ذہانت کی غماز چمکتی آنکھیں، سر پر کلّے کے اوپر سفید طرے دار پگڑی، سفید شلوار اور قمیص، اوپر سے واسکٹ زیب تن، پاؤں میں کھسہ۔ انہوں نے اپنی کڑک دار آواز میں السلام علیکم کہا۔ کچھ دیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ان کا وعظ شروع ہوا۔ خطبہ مسنونہ پڑھ کر انہوں نے علم اور عالم دین کی عظمت بیان کرتے ہوئے مولانا بشیر صدیقی مرحوم کو خراجِ تحسین پیش کیا اور ان کی دینی خدمات کو سراہا۔ پھر گویا ہوئے کہ لوگو! اپنے بچوں کو دین پڑھاؤ اسی میں تمہاری نجات ہے۔ اثنائے گفتگو انہوں نے اپنی دینی تعلیم کے متعلق بتایا کہ وہ نویں کلاس میں پڑھتے تھے کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی تقاریر سے متاثر ہو کر دینی تعلیم کی طرف آئے اور آج اللہ نے یہ مقام دیا ہے۔ مولانا عبداللہ صاحب کا یہ وعظ کوئی گھنٹہ بھر جاری رہا، لوگ اَز حد متاثر ہوئے اور انہوں نے بھی دورانِ تقریر اپنی شیرینی گفتار سے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے ان کا وعظ سنا اور ان سے متاثر ہوا۔

وہ فیصل آباد تشریف لاتے تو ٹیلی فون سے اپنی آمد کی اطلاع دیتے۔ اور مکتبہ رحمانیہ پر تشریف لا کر ملاقات کا شرف بھی بخشتے۔ نومبر ۲۰۰۱ء میں وہ فیصل آباد تشریف لائے۔ کلیہ دارالقرآن والحدیث جناح کالونی میں تقریبِ بخاری کے موقع پر رات کو ان کی تقریر تھی۔ میں بھی سامعین میں تھا۔ مولانا دورانِ تقریر تاریخی واقعات سنا رہے تھے کہ کہنے لگے: ''رمضان سلفی یہاں ہے؟'' میں نے ہاتھ بلند کر کے اپنی موجودگی کو ظاہر کیا، مولانا فرمانے لگے: ''سلفی سٹیج پر آکر بیٹھو، یہ سلفیوں کا اسٹیج ہے۔''

۱۹۵۰ء کی دہائی میں ایک بار جماعت غرباء اہل حدیث کے امام مولانا حافظ عبدالستار محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنے ارادت مندوں سے ملنے بورے والا تشریف لائے۔ مولانا عبداللہ صاحب کو اُن کی آمد کا معلوم ہوا تو وہ بنفسِ نفیس امام صاحب کی خدمت میں پہنچے اور اصرار کر کے ان کو اپنی مسجد میں لے آئے اور کئی دن تک اُنہیں نہایت عزت اور احترام سے اپنے ہاں رکھا۔ مرحوم کے صاحبزادے محترم ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر (المعروف ڈاکٹر بہاؤالدین حفظہ اللہ) نے راقم کو بتایا کہ ان دنوں مجھے امام عبدالستار رحمہ اللہ کی خدمت کا موقع ملا تھا۔ بلاشبہ وہ اَسلاف کی یادگار تھے۔ میرے دوستانہ مراسم ان سے بھی تھے، ان کے بیٹے ڈاکٹر بہاؤالدین سے بھی ہیں اور ان کے پوتے سہیل اَظہر سے بھی۔ اب آیئے ان کے حالات و واقعات کی طرف۔ یہ وہ معلومات ہیں جو ہمیں یا تو مولانا عبداللہ صاحب سے بالمشافہ ملاقاتوں سے حاصل ہوئی ہیں اور کچھ باتیں ہم نے اپنے مرشد عالی قدر مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ کی 'بزمِ ارجمنداں' سے مستعار لی ہیں:

اِبتدائی حالات

مولانا عبداللہ صاحب ۱۹۱۶ء میں ضلع گورداس پور (بھارت) کے ایک مقام 'وڑائچ' میں پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ والد کا اسم گرامی حکیم امام الدین تھا۔ جو علمائے کرام اور واعظین عظام کی عزت و توقیر میں اس نواح میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ نیک اور صالح تھے۔ ان کا یہ بچہ کچھ بڑا ہوا تو انہوں نے اسے سرکاری سکول میں داخل کرا دیا۔ جہاں بچے نے مڈل کا امتحان امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔ بعد ازاں خالصہ ہائی اسکول بھاگووال میں داخل کرا دیا گیا۔ مولانا عبداللہ صاحب نویں جماعت کے طالب علم تھے کہ اُن کے علاقے میں ایک بہت بڑا تبلیغی جلسہ ہوا۔ وہ اس میں شریک ہوئے اور اُنہوں نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریریں سنیں۔ اُنہوں نے اس قدر تاثر لیا کہ سکول کی تعلیم چھوڑ کر دینی تعلیم کی طرف راغب ہو گئے۔ اُنہیں بٹالہ میں قائم مدرسہ دارالسلام میں داخل کرا دیا گیا۔

یہ مدرسہ وہاں کی انجمن خادم المسلمین کے زیر انتظام تھا اور اس میں حضرت مولانا عطاء اللہ شہید رحمہ اللہ جو اس علاقے کے جید عالم دین تھے، فریضہ تدریس ادا کرتے تھے۔ ان نیک اور متقی عالم دین کو اگست ۱۹۴۷ء میں سکھوں نے شہید کر دیا تھا۔ یہ بزرگ عالم دین تفسیر، حدیث، منطق، صرف و نحو اور دیگر اسلامی علوم میں کامل درک رکھتے تھے۔ ان سے کئی طلبا نے اکتسابِ علم کیا اور پھر وہ نامور ہونے کے ساتھ نیک نام بھی ہوئے۔ مولانا عطاء اللہ شہیدؒ کے شاگردوں میں مولانا عبدالعزیز سعیدی، مولانا اسماعیل ذبیح، مولانا عبدالعظیم انصاری، حافظ عبدالحق صدیقی اور مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف جیسے علما کے نام ملتے ہیں۔

ہمارے ممدوح حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھی اسی یگانۂ روزگار عالم دین کے نہایت لائق اور چہیتے شاگردِ رشید تھے۔ اُنہوں نے درسِ نظامی کی مکمل تعلیم مولانا عطاء اللہ شہید سے حاصل کی۔ ذہین طباع طالب علم تھے، ذہن رسا پایا تھا جو پڑھتے ازبر ہو جاتا۔ نیک طینت اُستاد کو اپنے اس شاگرد پر ناز تھا اور وہ اسے اپنے گھر کا فرد سمجھتے تھے۔ مولانا عطاء اللہ شہید رحمہ اللہ کے صاحبزادے حافظ محمد سلیمان میرے نہایت پیارے بزرگ دوست تھے۔ وہ میرے قریبی محلہ میں ہی اقامت پذیر تھے، ان سے اکثر ملاقات رہتی، وہ تصنیف و تالیف کا بڑا اچھا ذوق رکھتے تھے۔ عرصہ دراز تک محکمہ تعلیم میں آفیسر رہے۔ انہوں نے ۲۹/ اگست ۲۰۰۸ء کو فیصل آباد میں وفات پائی۔ اُنہوں نے تین کتابیں: درود و سلام، توحید پر ایمان، شرک سے بیزاری، اور سیرت النبی ﷺ پر ایک کتاب تصنیف کی۔ ان کا بیان ہے کہ "مولانا عبداللہ صاحب میرے والد مولانا عطاء اللہ صاحب کے لاڈلے شاگرد تھے اور اُنہیں ہمارے گھر کا فرد ہی سمجھا جاتا تھا۔ مدرسہ میں دوسرے طلبا سے ان کو ذہانت و فطانت اور علمی استعداد کے باعث امتیازی حیثیت حاصل تھی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اپنی ہنس مکھ طبیعت سے رونق لگائے رکھتے تھے۔"

مولانا محمد عبداللہ آخر میں حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے اور اُن کے دورہ تفسیر میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد وہ دعوتِ و تبلیغ کے میدان میں جت گئے اور جو علم اُنہوں نے حاصل کیا تھا اسے لوگوں تک پہنچانا اپنے اوپر فرض کر لیا۔

۱۹۳۷ء میں انہوں نے ولن مل دھاریوال سے اپنی خطابت کا آغاز کیا۔ اور ۱۹۴۷ تک دس سال آپ ولن مل دھاریوال کی مسجد کے امام و خطیب رہے۔ ۱۴ر اگست ۲۰۰۲ء کو میں بورے والا مولانا عبداللہ صاحب کی خدمت میں ان کے صاحبزادے حافظ لقمان سلفی مرحوم کی تعزیت کے لئے حاضر ہوا۔ نمازِ ظہر پڑھ کر ان کی خدمت میں سلام عرض کیا، خیر وعافیت کے تبادلے کے بعد وہ پرانے واقعات سنانے لگے۔ ان کی بہت بڑی خوبی تھی کہ انہیں سینکڑوں واقعات من و عن یاد تھے اور ۶۰، ۷۰ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود وہ واقعات ان کے ذہن پر نقش تھے۔

ہجرت اور توحید کی اشاعت

مولانا محمد عبداللہ صاحب ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک ولن مل دھاریوال کی مسجد میں فریضہ خطابت ادا کرتے رہے۔ اگست ۱۹۴۷ء میں مشرقی پنجاب کے سکھوں نے مسلمانوں کو قتل و غارت کا نشانہ بنایا تو وہ اپنے خاندان کے ہمراہ براستہ ڈیرہ بابا نانک پاکستان میں داخل ہوئے۔ مختلف شہروں سے ہوتے ہوئے رائے ونڈ آئے۔ یہاں ان کے برادرِ نسبتی قیام پذیر تھے۔

مولانا محمد اسحٰق بھٹی صاحب 'بزمِ ارجمنداں' میں لکھتے ہیں:

"مولانا کا قافلہ پچاس ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ایک بہت بڑی حویلی ان کے برادرِ نسبتی کے قبضے میں تھی۔ مولانا عبداللہ اور ان کے ساتھیوں نے اسی حویلی میں پڑاؤ کیا۔ اس وقت عید الاضحیٰ میں چار دن باقی تھے۔ مولانا نے چالیس روپے میں قربانی کے لئے گائے خریدی۔ رائے ونڈ میں اس وقت ایک ہی مسجد تھی، جس کی رجسٹری حاجی محمد عاشق کے نام تھی اور وہ اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا عید کی نماز پڑھنے مسجد میں گئے تو ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ حاجی محمد عاشق کو کسی نے کہہ دیا کہ یہ عالم دین ہیں۔ حاجی صاحب اُن کے پاس آئے اور عید پڑھانے اور خطبہ ارشاد فرمانے کی درخواست کی۔ چنانچہ انہوں نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ خطبے کا موضوع حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہجرت اور ان کا جذبہ قربانی تھا۔ سامعین میں اکثریت مشرقی پنجاب سے آنے والے لوگوں کی تھی اور ترکِ وطن کے زخم ابھی تازہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر کے اَلفاظ و انداز کی اَثر پذیری سے ہر آنکھ پر نم تھی اور ہر دل تڑپ رہا تھا۔ نمازِ عید کے بعد مولانا اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے اور گائے کی قربانی میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حاجی محمد عاشق ریڑھی لئے کھڑے ہیں، جس پر ایک بوری آٹے کی اور ایک بوری چاولوں کی ہے۔ کہا: یہ حقیر سی خدمت قبول فرمائیے۔ ساتھ ہی پانچ سو روپے نقد عنایت کئے۔ یہ بہت بڑی مدد تھی جو اس وقت اُنہوں نے فرمائی اور لٹے پٹے قافلے کو سہارا دیا۔"[1]

مولانا محمد عبد اللہ صاحب کچھ عرصہ رائے ونڈ میں قیام پذیر رہے اور کچھ عرصہ جامع مسجد فریدیہ اہل حدیث قصور میں خطابت کے فرائض سر انجام دیئے۔ ۱۹۴۹ء میں آپ جماعت اہل حدیث بورے والا کے اِصرار پر بورے والا تشریف لے آئے۔ اُنہوں نے بورے والا کی جامع مسجد اہل حدیث میں جو پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، اس میں سورۃ العصر کی تفسیر بیان کی جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔ ان دنوں یہ مسجد بہت چھوٹی تھی، مولانا محمد عبد اللہ صاحب کی کوششوں سے اب بہت وسیع ہو گئی ہے۔ اور اسے چند سال پہلے اَز سر نو خوب صورت تعمیر کیا گیا ہے۔ نیز بورے والا اور اس کے گردونواح میں اہل حدیث کی ایک درجن سے زائد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

مولانا محمد عبد اللہ صاحب بلند آہنگ خطیب تھے۔ ان کے وعظ کی اثر آفرینی سے ہزاروں لوگ راہِ راست پر آ چکے ہیں۔ وہ عام فہم انداز میں بڑی پیاری گفتگو کرتے اور علم و حکمت کے موتی بکھیرتے چلے جاتے۔ عالم پیری میں بھی ان کی خطابت کی بڑی دھوم تھی۔ لوگ ان کا وعظ سننے دور دور سے دیوانہ وار چلے آتے۔

قرآنی خدمات

اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد عبد اللہ صاحب کو علم و عمل کے ساتھ تفقہ فی الدین اور قرآن فہمی سے بھی خوب نوازا تھا۔ آپ نے نمازِ فجر کے بعد چار بار درسِ قرآن میں قرآن مجید کی مکمل تفسیر بیان کی۔ آپ صبح کے درسِ قرآن کے لئے باقاعدہ تیاری کر کے آتے تھے۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب کا بیان ہے کہ

[1] 'بزم ارجمنداں' از مولانا محمد اسحٰق بھٹی: ۶۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بندہ نومبر ۱۹۴۹ء کو رائے ونڈ سے بورے والا آ گیا۔ زادِ سفر ایک تفسیر ابن کبیر مصری کی جلد اول تھی۔ ان دنوں بورے والا میں صرف جھگی نما ایک چھوٹی کچی مسجد تھی۔ بجلی وغیرہ بھی یہاں نہیں تھی، دیسی سرسوں کے تیل کے دیے کی روشنی میں بعد نماز فجر قرآن پاک کا درس شروع کیا گیا۔ بلاناغہ درس کے باوجود ۱۰ سال میں درسِ قرآن اللہ کی توفیق سے ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکریہ کے طور پر حاضرین کی دعوت کی گئی۔ اور دودھ، چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ الحمد للہ"

دوسری بار ۱۹۵۹ء میں درسِ قرآن کا آغاز کیا گیا۔ اب کتابوں کی فراہمی بھی کچھ آسان ہو گئی تھی۔ مالی طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی برکت سے خوش حالی عطا کر دی۔ تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر ابن جریر، فتح القدیر، جلالین، جامع البیان اور دیگر مکاتب فکر کے علما کے تراجم بھی مہیا ہو گئے تھے۔ اب تفسیر ابن کثیر اور دیگر تفاسیر و تراجم کی معاونت سے بارہ سال میں ۱۹۷۱ء میں دوسری بار درسِ قرآن میں قرآن پاک کو مکمل کیا۔

تیسری بار ۱۹۷۲ء میں ابتدا سے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا جو تبلیغی پروگراموں میں مصروفیت کے باوجود ۱۹۸۵ء میں تکمیل کو پہنچا۔

چوتھی بار ۱۹۸۵ء میں ترتیب سے درسِ قرآن کا آغاز ہوا۔ اب مولانا محمد عبداللہ صاحب کی بینائی بھی کم زور ہو چکی تھی۔ انہوں نے آنکھوں کا آپریشن کروایا اور نظر کا چشمہ لگا کر درسِ قرآن ارشاد فرماتے رہے اور ۱۹۹۷ء میں درس قرآن میں مکمل قرآن مجید ختم کیا۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب عالم پیری میں نظر کی کمزوری، بڑھاپے، نقاہت اور دیگر کچھ عوارض کے باوجود عزم جواں رکھتے تھے۔ قرآن کریم سے محبت ان کے رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ انہوں نے پانچویں بار ترتیب سے درسِ قرآن کا سلسلہ شروع کیا جو آخر عمر تک جاری رہا۔ ان کا یہ درسِ قرآن اب نماز فجر کے بعد کی بجائے نماز عصر کے بعد ہوتا تھا۔ بلاشبہ یہ بہت بڑی خدمتِ قرآن ہے جو مولانا عبداللہ صاحب نے انجام دی ہے۔ تقسیم ملک سے پہلے کے سات سال اور ایک سال رائے ونڈ ضلع قصور کے درسِ قرآن کو بھی شامل کیا جائے تو یہ مدت ۷۲ سال بنتی ہے اور خادم قرآن کی حیثیت سے یہ عظیم خدمتِ قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین!

مولانا محمد عبداللہ صاحب کو تحریر ونگارش سے بھی خاص شغف تھا۔ انہوں نے کوئی کتاب تو مرتب نہیں کی البتہ ان کے علمائے اہل حدیث کے بارے مضامین جماعتی رسائل میں اشاعت پذیر ہو کر ہمارے مطالعے میں آتے۔ وہ خوب صورتی سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیارے اسلوب میں اکابرین جماعت کا تذکرہ کرتے تھے۔ چند سال پہلے انہوں نے شیخ الاسلام، فاتح قادیان، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے بارے ہفت روزہ اہل حدیث لاہور میں متعدد مضامین لکھے تھے اور ان میں حضرت شیخ الاسلام کی زندگی کے بعض گوشوں کو اجاگر کیا تھا۔ ضرورت ہے کہ مولانا عبداللہ صاحب کے تمام مضامین کو یکجا کر کے شائع کر دیا جائے۔ اس سے جماعتی تاریخ کے بہت سے واقعات محفوظ ہو جائیں گے۔

تحریکی خدمات

مولانا محمد عبداللہ صاحب نے سیاست میں تو زیادہ حصہ نہیں لیا، البتہ مذہبی تحریکوں میں سرگرم عمل رہے۔ فتنہ مرزائیت کے خلاف اُنہوں نے قیام پاکستان سے پہلے بھی خوب کام کیا اور قیام پاکستان کے بعد بھی وہ قادیانیوں کے خلاف پیش پیش رہے۔ اس راہ میں اُنہیں مصائب و آلام سے بھی دوچار ہونا پڑا اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ وہ ہر موقع پر ثابت قدم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اور انہوں نے دھڑلے سے قادیانی نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے ڈھول کا پول کھولا۔ مولانا عبداللہ صاحب نے ۱۹۳۵ء میں جب وہ مولانا عطاء اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں زیر تعلیم تھے تو قادیانیت کے خلاف پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ پون صدی کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی مولانا محمد عبداللہ سال میں ایک بار اس خطبے کی تجدید کرتے تھے۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب پہلی بار ۱۹۳۹ء میں جیل گئے تھے۔ اُنہوں نے بٹالہ سے چھ میل دور دیال گڑھ کے قریبی گاؤں 'ہرسیاں' میں مرزائیوں کے خلاف تقریر کی تھی۔ اس کی پاداش میں اُنہیں گرفتار کر لیا گیا اور ایک ہفتے بعد ان کی ضمانت ہوئی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی مولانا محمد عبداللہ صاحب سرگرم عمل رہے اور انہیں کراچی جیل میں ایک ماہ گزارنا پڑا۔ ۱۹۵۵ء میں اُنہوں نے خانیوال میں تقریر کی اور ختم نبوت کے مسئلے کو اجاگر کیا۔ اس ضمن میں قادیانی مذہب بھی زیر بحث لائے۔ اس جرم میں اُنہیں جیل بھیج دیا گیا اور ایک ماہ دس دن بعد ضمانت ہوئی۔ مولانا محمد عبداللہ اس دور کے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "بٹالہ اور امرتسر قریب قریب ہونے کی وجہ سے اکثر فاتح قادیان کی زیارت وملاقات ہوتی رہی اور ان کے بیانات اور مناظرات دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔ تقریباً زندگی کا گیارہ سالہ بہترین دور اُن کی رفاقت اور قرب میں بسر کرنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ!"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر پاک وہند کی تقسیم سے پہلے دس سالہ دورِ خطابت، توحید و سنت، اصلاح معاشرہ اور سیرتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ اور ردّ قادیانیت میں بسر کرنے کا موقع ملا، اس دوران کئی مرزائیوں سے مناظرے بھی ہوئے۔ برصغیر پاک وہند کی تقسیم کے بعد ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی حصہ لینے کا موقع ملا، بوریوالا ضلع ملتان (حال ضلع وہاڑی) ختم نبوت کے پروانوں کا جو پہلا قافلہ کراچی روانہ ہوا، اس میں بحیثیتِ قائد قافلہ جانے کا موقع ملا۔ کراچی جیل میں ایک ماہ تک قیام پذیر ہو کر اللہ تعالیٰ نے سنتِ انبیا کی اتباع کا موقع فراہم کیا۔ کیونکہ دین کی خاطر جیل میں جانا بھی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

پھر اس کے بعد ۱۹۹۵ء میں ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں خانیوال ضلع ملتان (اب خانیوال خود ایک ضلع ہے) ایک تقریر کی وجہ سے ملتان جیل میں جانا پڑا، جب مجھے خانیوال کی پولیس گرفتار کر کے اور ہتھکڑی لگا کر ملتان لے کر گئی تو ایک سب انسپکٹر اور دو کانسٹیبل ساتھ تھے۔ پھر وہ مجھے جیل کے دفتر میں لے گئے۔ یہاں سے انہوں نے مجھے کسی بارک میں بھیجنا تھا میں وہاں کلرک کے پاس کھڑا ہو گیا اور وہ اپنے رجسٹر کھول کر دیکھنے لگا اور اسی دوران اس کے میز پر پڑے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ اس نے فون اٹھایا اور فون پر کسی سے بات کرنے لگا، بات کرتے کرتے کہنے لگا کہ مولوی صاحب! آپ کے لیے فون آیا ہے، فون پکڑیں اور بات سنیں، میں نے جب ٹیلیفون کان سے لگایا تو وہ سپرنٹنڈنٹ جیل کا فون تھا۔ اس نے کہا: مولوی صاحب السلام علیکم۔ میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا، کہنے لگا میں سپرنٹنڈنٹ جیل بول رہا ہوں۔ میں نے کہا: حکم کریں، کہنے لگا حکم نہیں گذارش ہے کہ ہمارے خطیب صاحب جو جیل میں خطبہ جمعہ دینے آیا کرتے، ان کی آج درخواست آگئی ہے کہ وہ بیمار ہیں اس لیے جمعہ کی خطابت کا انتظام کر لیں۔ اس دن چونکہ جمعہ تھا اور سپرنٹنڈنٹ صاحب نے مجھے اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے شیشے کی کھڑکی میں سے دیکھ لیا تھا، اس لیے مجھے ایک عالم دین سمجھ کر ٹیلیفون کیا۔ دفتر میں کلرک کے پاس میں ابھی پہنچا تھا۔ کہنے لگا: مولوی صاحب آج آپ خطبہ جمعہ ارشاد فرمادیں۔ میں نے ان سے انکار کیا اور کہا کہ جون کا مہینہ گرم ترین مہینہ ہے میں کئی دن حوالات میں رہا ہوں، میرے کپڑے بھی پسینے سے خراب ہیں اور جسم بھی گندا ہے اس لئے میں جمعہ نہیں پڑھا سکتا۔ اس نے کہا: مولوی صاحب! گذارش قبول فرمائیں، میں کپڑے بھی نئے بھیجتا ہوں، اور پانی بھی غسل کرنے کے لئے اور آپ کے لئے ناشتہ وغیرہ بھی بھیجتا ہوں آپ میری گذارش قبول کریں اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں، کلرک مجھے آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا کہ صاحب کی بات مان جائیں، میں نے کہا: آپ مجبور کرتے ہیں تو آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے پر خطبہ جمعہ دے دیتا ہوں۔ میں ابھی وہاں ہی بیٹھا تھا ایک قیدی اپنے سر پر پانی کا ٹین رکھ کر لا رہا تھا اور صابن دھنیا کا تیل بھی ساتھ تھا، اس کے بعد ایک قیدی کپڑوں کا نیا جوڑا اور اس کے ساتھ ۷۶۳ کی ململ کی پگڑی، کرتا، بنیان، ملتانی لاچہ، جرابیں وغیرہ لے کر آ گیا۔ پھر اس کے بعد ایک اور قیدی آ گیا اور اس کے ہاتھ میں ایک بڑی ٹرے تھی جس میں دو پراٹھے، تین انڈے، دہی، مکھن اور چائے تھی۔ کہنے لگا کہ یہ آپ کا ناشتہ ہے۔ میں نے کلرک سے کہا کہ دیکھو جب میں جیل میں داخل ہونے لگا تو آپ کے پولیس والوں نے میری مکمل تلاشی لی اور پان بھی نکال لیا، لیکن وہ میرے سینے سے قرآن نہ نکال سکے، اور یہ سب قرآن کی برکت سے ہے۔

میں نے غسل کیا، نئے کپڑے پہنے، پھر ناشتہ کیا تو جمعہ کی اذان ہو گئی، میری عمر اس وقت تقریباً چالیس سال تھی، جیل کے تمام قیدی اور افسران بڑی تعداد سے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آئے۔ میں نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سے سنا تھا کہ سورہ یوسف جیل میں پڑھنے کا بڑا مزا آتا ہے۔ میں نے خطبہ جمعہ میں ﴿رب السجن أحب إلي مما يدعونني إليه﴾ کی تشریح کی، اللہ تعالیٰ نے اس قدر توفیق بخشی کہ پونے دو گھنٹے خطبہ جمعہ دیا جو اتنا مؤثر ثابت ہوا کہ قیدی نعرے مار رہے تھے اور سورہ یوسف کا ترجمہ اور تفسیر سن کر رو رہے تھے، جیل کی فضا نعرہ تکبیر سے گونج رہی تھی۔ اب جیل کے افسران پریشان تھے کہ قیدی کہیں بغاوت نہ کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کر دی، اور یہ سب کچھ قرآن کی برکت ہے۔ جب نماز جمعۃ المبارک ادا کی تو میرے پیچھے ملتان کے دو نوجوان رئیس زادے بھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے اور وہ کسی کے قتل کے جرم میں قید تھے اور انہوں نے اپنا کھانا گھر سے منظور کروایا ہوا تھا۔ وہ بڑے احترام سے ملے اور پوچھا مولانا کہاں سے آئے ہیں؟ اور کس سلسلہ میں جیل میں آ گئے؟

میں نے کہا کہ میں بورے والا کی مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کا خطیب ہوں اور خانیوال میں ختم نبوت کے موضوع پر ایک تقریر کی اور جس میں کھل کر مرزائیت کی تردید کی ہے۔ وہاں کا تھانیدار مرزائی تھا اور رپورٹر بھی مرزائی۔ انہوں نے رات ہی کو میرے وارنٹ گرفتاری جاری کروا کر مجھے گرفتار کروالیا، اگلے دن انتظامیہ جلسہ نے ضمانت کی درخواست دی، لیکن اس وقت پتہ چلا کہ ملتان کا سیشن جج بھی مرزائی ہے اور اُس نے میری ضمانت کی درخواست مسترد کر دی جس کی وجہ سے پولیس مجھے آج ہی جیل لائی ہے اور یہ میری اور آپ کی ملاقات کا سبب بنا ہے۔ وہ دونوں نوجوان حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے مقتدی تھے۔ وہ کہنے لگے مولوی صاحب آپ کھانا ہمارے ساتھ کھایا کریں۔ ہمارا کھانا گھر سے آتا ہے میں نے انکار کیا، لیکن ان کا اصرار غالب آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا میں نے ان کی دعوت قبول کر لی، ان میں سے ایک پھر کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ تو پان بھی کھاتے معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں پان کھاتا ہوں، لیکن جب پولیس والوں نے تلاشی لیتے وقت میرا پان نکال لیا تو میں نے اپنے نفس سے کہا تھا کہ دیکھو یہاں کتنی پابندی ہے، اب پان مت مانگنا، کہنے لگے ان سے مانگیں کیوں؟ ہمارے دونوں بھائیوں کے سولہ پان روزانہ گھر سے آتے ہیں۔ اب آج سے آٹھ پان آپ کے بھی آیا کریں گے۔ میں ایک ماہ اور تین دن ملتان ڈسٹرکٹ جیل میں رہا اور ان نوجوانوں کا صبح کا ناشتہ، دوپہر کو کھانا، بعد نماز عصر چائے، رات کا کھانا آتا اور بہت پُر تکلف کھانا ہوتا۔ جیل میں میرے ساتھ ملاقات کرنے جو بھی آتا، میں کہتا کہ ابھی دو چار ماہ میری ضمانت نہ کروانا، کیونکہ یہاں بہت آرام ہے۔ لیکن آخر کار حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے میاں محمود علی صاحب قصوری رحمہ اللہ کو کہہ کر میری لاہور ہائیکورٹ سے ضمانت کروادی۔ اسی طرح پوری زندگی اسی انداز سے گزری ہے، یہ ایک مختصر سا تعارف ہے۔"[1]

یاد رہے کہ تحریک ختم نبوت کی اب پندرہ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ الحمدللہ

کسی دور میں نصرت ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسیں لاہور سے فیصل آباد چلتی تھیں۔ فیصل آباد میں اس کمپنی کا بس اڈا کارخانہ بازار کے باہر ہوا کرتا تھا اور یہ بس کمپنی مرزائیوں کی تھی۔ ایک بار مولانا محمد عبداللہ صاحب لاہور سے نصرت ٹرانسپورٹ کی بس کے ذریعے لائل پور آئے۔ رات کو اُنہوں نے دورانِ تقریر تذکرہ کیا کہ میں لاہور سے نصرت بس پر بیٹھ کر ساڑھے تین گھنٹہ میں لائل پور پہنچا ہوں۔ قادیانیوں نے اس بات پر ان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ مولانا عبداللہ صاحب پیشی پر عدالت میں حاضر ہوئے اور اپنا بیان دیا۔ عدالتی کارروائی کے بعد اُنہوں نے کہا کہ آئندہ پیشی پر میں یہ بھی بتاؤں گا کہ نصرت بس کمپنی پر بیٹھ کر مجھے کتنا لطف آیا اور سفر کتنا آرام دہ رہا، ان کی یہ بات بھی مرزائیوں کو چبھ گئی۔ اب ان کو کسی نے مشورہ دیا کہ اس مولوی سے جان چھڑالو، ورنہ یہ آئندہ تمہیں عدالت میں بڑا رسوا کرے گا۔ لہٰذا مرزائیوں نے اپنا مقدمہ واپس لے لیا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی بھرپور کردار ادا کیا اور پورے والا کی مذہبی قیادت میں ان کا کام اور نام نمایاں تھا۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں بھی مولانا محمد عبداللہ صاحب

۱ ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور ختم نبوت نمبر بنام 'قندیل' اپریل مئی ۲۰۰۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمات قابل قدر ہیں۔ جس طرح ان کی عمر طویل تھی اسی طرح ان کی خدمات کا دائرہ بھی وسعت پذیر تھا۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب بڑے وضع دار اور پُروقار عالم دین تھے۔ ہمیشہ اپنی عزت وو قار کا خیال رکھتے۔ ایک بار انہوں نے قصور کی جامع مسجد فریدیہ اہل حدیث میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ رات کو ان کا قیام بھی قصور میں ہی تھا۔ مشہور مغنیہ ملکہ ترنم نور جہاں کا تعلق بھی قصور سے ہے اور اس کا آبائی گھر بھی وہیں ہے۔ ان دنوں نور جہاں قصور میں تھی، اس کو مولانا محمد عبداللہ صاحب کی قصور آمد کا پتہ چلا تو اس نے اپنا خادم بھیجا کہ بابا جی! صبح ناشتہ ان کے ہاں کریں۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب نے انکار کر دیا۔ بعض لوگ کہنے لگے آپ اس کی دعوت قبول کر لیتے اس میں حرج ہی کیا تھا؟ لیکن مولانا محمد عبداللہ صاحب فرمانے لگے میں نہیں جاؤں گا۔ اور مولانا محمد عبداللہ صاحب نور جہاں کے لاکھ اصرار پر ان کے ہاں ناشتہ کرنے نہیں گئے اور ایک عالم دین ہونے کی حیثیت سے اپنے مقام و مرتبے کو بلند رکھا۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب کا اِمتحان لینے کے لئے بسا اوقات انہیں مختلف طریقوں سے آزمایا گیا۔ مولانا بتایا کرتے: "ایک بار منڈی بہاؤالدین سے خط آیا کہ فلاں تاریخ کو آپ تشریف لائیں اور اپنے خطاب سے سامعین کو مستفید فرمائیں۔ خط پڑھ کر میں منڈی بہاؤالدین گیا، رات کو تقریر کی اور واپس آ گیا، انہوں نے واپسی پر پوچھا تک نہیں۔ تھوڑے دن گزرے ان کی طرف سے پھر خط آیا کہ تشریف لائیں اور تقریر کریں۔ مولانا بیان کرتے ہیں کہ خط پڑھ کر میں نے خود سے کہا: "مولوی! یہ تیری آزمائش ہے۔ کہیں پھسل نہ جانا۔ وہ آزمانا چاہتے ہیں کہ کیا مولوی کرایہ کے بغیر بھی آ سکتے ہیں۔" چنانچہ میں وقت مقررہ پر منڈی بہاؤالدین پہنچا اور تقریر کی۔ جن لوگوں نے مجھے بلایا تھا، ان کا صابن کا کارخانہ تھا۔ وہ صبح اپنی گاڑی میں مجھے بتی چوک لاہور چھوڑ گئے اور جاتے ہوئے ایک پیٹی صابن کی اور گیارہ سو روپے میری واسکٹ کی جیب میں ڈال گئے، یہ سستے زمانے کی بات ہے۔"

اس واقعہ سے مولانا محمد عبداللہ صاحب کی تبلیغی مساعی میں خلوص کو دیکھا جا سکتا ہے۔ لالچ، طمع و حرص سے کوسوں دور رہ کر انہوں نے خدمت دین کا فریضہ ادا کیا اور اپنی عزت اور علما کی عظمت وو قار کو ہمیشہ قائم و دائم رکھا۔ اصل میں مولانا محمد عبداللہ صاحب نے جن لائق اساتذہ کرام اور عالی قدر بزرگان دین کے زیر سایہ رہ کر تعلیم و تربیت کی منزلیں طے کیں، یہ اسی کا اثر ہے۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے خاص ارادت مند اور شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ مولانا محمد عبداللہ صاحب پرانے دور کی یادگار تھے۔ اُنہوں نے نیک لوگوں کا ساتھ پایا۔ وہ جس دور میں پلے بڑھے اور جس ماحول میں تعلیم و تربیت کی منزلیں طے کیں، اسے سنہری دور سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس دور میں مختلف تحریکیں اور جماعتیں میدان کارِزار میں سرگرم عمل تھیں۔ ہندو سکھ عیسائی اور مسلمان اپنے اپنے مذہب کی اِشاعت میں لگے ہوئے تھے۔ اور اس سلسلے میں وہ ایک دوسرے سے مناظرے اور مباحثے بھی کرتے تھے اور دوسری طرف مل کر انگریز سے آزادی کے لئے کام بھی کر رہے تھے۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب نے ان حالات کا بغور جائزہ لیا اور پھر ان کا علاقہ بٹالہ بھی قادیانی فتنہ کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ ان حالات میں مولانا عبداللہ صاحب نے اِسلام کی نشر و اشاعت کے لئے اہل حدیث اسٹیج سے کام کرنا شروع کیا۔ قادیانی مذہب کے خلاف انہوں نے تقریر و تحریر سے کام کیا اور دیگر مذاہب باطلہ کے خلاف بھی انہوں نے زبان و بیان سے جہاد کیا۔ تقسیم ملک سے پہلے آپ 'آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس' سے منسلک رہے جس کے ناظم اعلیٰ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد جب ۲۴ر جولائی ۱۹۴۸ء کو 'مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان' کا قیام عمل میں آیا تو آپ اس سے منسلک ہو گئے اور تاحیات 'مرکزی جمعیت اہل حدیث' کے ساتھ ہی رہے۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ ان پر بہت اعتماد کیا کرتے تھے اور ان اکابرین جماعت کے ساتھ مل کر مولانا محمد عبداللہ صاحب نے جماعت کی تعمیر و ترقی کے لئے دن رات کام کیا۔

مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری دوستوں کے دوست اور یاروں کے یار تھے۔ جن حضرات کے ساتھ ان کا ذرا سا بھی تعلق رہا، انہیں یاد رکھتے۔ اپنے اُساتذہ کرام کا ذکر خیر عقیدت سے کرتے، چھوٹوں پر شفقت فرماتے۔ فیصل آباد تشریف لاتے تو ان کی کوشش ہوتی کہ دوستوں سے ضرور ملاقات کی جائے۔ ان کی خواہش پر کئی بار ہم ان کے اُستاد زادے حافظ سلیمان مرحوم کو ان کے گھر سمن آباد جا کر ملے۔ اس موقع پر ہمارے مرحوم دوست علی اَرشد چودھری اپنی گاڑی سمیت ہمراہ تھے۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب بذلہ سنج اور باغ و بہار طبیعت کے انسان تھے۔ وہ اپنی گفتگو اور شرینی گفتار سے خوب محظوظ کرتے۔ ایک بار فیصل آباد تشریف لائے اور مجھے ٹیلی فون کیا۔ حال اَحوال پوچھ کر کہنے لگے: "اَرشد مرشد کہاں ہیں؟" میں نے عرض کیا: اس وقت تو وہ گھر پر سو رہے ہوں گے، نمازِ ظہر کے بعد ہی شہر آئیں گے۔ پھر پوچھنے لگے: "حکیم عبدالستار کے بیٹے حافظ حبیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرحمٰن کہاں ہوں گے؟" میں نے بتایا کہ حافظ صاحب نمازِ فجر کے بعد سو جاتے ہیں نماز ظہر میں ہی مسجد میں آئیں گے۔ باباجی میرا یہ جواب سن کر برجستہ کہنے لگے: "یہ سارے اَصحابِ کہف ہی ہیں جو سوئے ہوئے ہیں۔" ان کی اس برجستہ گوئی نے بڑا لطف دیا۔

۱۹۵۷ء میں مولانا محمد عبداللہ صاحب نے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث بورے والا میں 'مدرسہ محمدیہ' کی بنیاد رکھی۔ بطلِ حدیث حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب اس مدرسہ میں عرصہ دراز تک طلبہ اور طالبات کو ترجمۃ القرآن اور ناظرہ قرآن پڑھاتے رہے۔ شعبہ حفظ القرآن کے لئے بھی استاد تھا۔ اس مدرسہ سے حافظ عبدالستار شیخ الحدیث کوٹ ادو (وفات ۱۹؍جنوری ۲۰۰۹ء)، قاری محمد رمضان سینئر مدرّس جامعہ سلفیہ فیصل آباد، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی اور حافظ محمد لقمان سلفی (وفات ۱۰جون ۲۰۰۲) جیسے نامور علما نے تعلیم حاصل کی۔

اولادِ خانہ

اللہ تعالیٰ نے ان کو چار بیٹوں اور چھ بیٹیوں سے نوازا، بیٹوں کے نام یہ ہیں:

① **ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر:** دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا ذوق اچھا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے میں جامعہ سلفیہ میں انگریزی کے اُستاد رہے۔ جامعہ اِسلامیہ بہاولپور اور بعض دوسرے سرکاری کالجز میں پروفیسر رہے۔ ۱۹۸۷ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ 'تحریک ختم نبوت'، اور 'تاریخ اہل حدیث' ان کی شاہکار تصانیف ہیں جو پاک و ہند سے شائع ہو کر اہل علم سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے تفصیلی حالات میں نے ان کی 'تحریک ختم نبوت' کی جلد نمبر ۹ کے شروع میں تفصیل سے لکھے ہیں۔

② **حافظ محمد لقمان غضنفر سلفی:** جید عالم دین تھے۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور جامعہ اِسلامیہ مدینہ منورہ سے اِکتساب علم کیا۔ ۱۸،۱۷ سال میاں چنوں کی جامع مسجد اہل حدیث میں خطیب رہے۔ ۱۰؍جون ۲۰۰۲ء کو اُنہوں نے میاں چنوں میں ہی وفات پائی۔ بڑے خلیق، ملنسار اور خوش طبع عالم دین تھے۔ ان کے تفصیلی حالات جاننے کے لئے راقم کا مضمون ہفت روزہ اہل حدیث لاہور کے ۱۴؍اَپریل ۲۰۰۳ء کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیے۔

③ **ریاض قدیر:** بورے والا میں رہتے اور اپنا کاروبار کرتے ہیں، نیک اور صالح اِنسان ہیں۔

④ **زبیر احمد:** مستند عالم دین ہیں، بورے والا کے ایک سرکاری سکول میں پڑھاتے ہیں اور مسجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خطیب بھی ہیں۔

بابائے تبلیغ مولانا عبداللہ صاحب سے متعلق یادوں اور ملاقاتوں کے یہ چند ناقابل فراموش نقوش ہیں جو میں نے قارئین کے رُوبرو پیش کئے ہیں۔ مجھ سے کہیں زیادہ بابا جی سے متعلق واقعات ان لوگوں کے دل و دماغ میں محفوظ ہوں گے جن کو راقم سے زیادہ مولانا کی محفل میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ تاہم میرے دل کا تقاضا اور روح کی پکار تھی کہ بابا جی سے متعلق یادوں کو کاغذ کے سینے پر ثبت کیا جائے۔

شاعر اہل حدیث جناب علیم ناصری مرحوم نے مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری کے بارے میں ایک نظم ان کی زندگی میں لکھی تھی جو قریباً ایک عشرہ قبل ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں شائع ہو ئی تھی، موقع کی مناسبت سے اسے بھی نذرِ قارئین کیا جاتا ہے۔ جناب علیم ناصری فرماتے ہیں:

نام ہے لب پر مرے اک مردِ حق آگاہ کا — یارِ خیر اندیش، مولانائے عبداللہ کا
وہ مرے مسلک، مرے نطق و نوا کا ہم صفیر — ہم خیال و ہم زبان و دل ربا و دل پذیر
ہم نوائے ہمنوایاں، ہم نشین ہم دماں — دوست دارِ دوستداراں، خیر خواہِ ہم رہاں
نرم خو و گرم جو، شائستہ خو، شائستہ رو — حق پرستوں کا مصاحب، اہل باطل کا عدو
خوش کلام و خوش خرام و خوش بیان و خوش زبان — پاک پوش و پاک نوش و پاک چشم و پاک جان
عالم نکتہ شناس و فاضل رمز آشنا — اک ادیب علم پرور، اک خطیب خوش نوا
محفلوں میں زعفرانی رنگ بھر دیتا ہے وہ — خشک جانوں کو بھی لالہ زار کر دیتا ہے
غم زدوں کی دور کر دیتا ہے وہ افسردگی — فصل گل بنتی ہے اس کو دیکھ کر پژمردگی
اس کی تقریریں شگفتہ، بزم آرا، دل نشیں — چٹکلوں میں بھی سبق آموز، معنی آفریں
منبر و محراب میں روحانیت کی آبشار — بزم یاراں میں شگوفوں کی بہار اندر بہار
چھوٹتی ہے بورے والا سے جو اس کی پھلجھڑی — بنتی ہے لاہور کے وہ گل کدوں کی پنکھڑی
آج بھی بانکا ہے میر اسال خوردہ دوستدار — شاہ بالائے مسیحا کا بھی ہے امیدوار
اس کا فرزندِ گرامی دانش و بینش مآب — ملکِ عرفان کا سلیمان صاحب کلک و کتاب
میرے بھائی کی ہو سب اولاد یا رب شادمان — ان پہ برسا رحمتیں اے مالک کون و مکان
دین اور دنیا ہے اس کی متین و تابدار — وہ رہے اپنے عزائم میں ہمیشہ کامگار

مولانا محمد عبداللہ صاحب کی زندگی دعوت و تبلیغ سے عبارت تھی اور اُنہوں نے اس مشن میں عمر گزار دی۔ ایک عرصے سے وہ شوگر اور دل کے عارضے میں مبتلا تھے، لیکن عوارض سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھاپا اُن پر غالب تھا۔ کمزوری، نقاہت اور بڑھاپے کے باوجود وہ تبلیغی پروگراموں میں شوق وعزم سے شریک ہوتے اور اپنی خطابت کی تمام تر رعنائیوں سے سامعین کو محظوظ کرتے۔ ۱۶ر اور ۱۷ر مارچ کو ماموں کانجن میں آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کی صدارت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے فرمائی اور سترہ مارچ کی رات اُنہوں نے اپنا خطبہ صدارت ارشاد فرمایا جو ان کے مخصوص طرزِ فکر کا آئینہ دار تھا۔ اسی روز دن کے وقت ان کا قیام فیصل آباد میں تھا اور انہوں نے فون کے ذریعے راقم کی خیریت دریافت کی تھی اور اپنی صحت کے بارے بتایا تھا۔ اس کے بعد بھی ان سے گاہے بگاہے رابطہ رہا۔

مئی کے اِبتدائی دنوں برادر محمد سہیل اظہر چودھری نے باباجی کی بیماری کے متعلق بتایا اور کچھ تشویش کا اِظہار کیا۔ ان کا علاج جاری تھا کہ ۷ر مئی کو دوپہر ایک بج کر چالیس منٹ پر نہایت افسردہ لہجے میں سہیل صاحب نے اپنے پیارے بابا کی موت کی اِطلاع دی۔ جسے سن کر نہایت صدمہ ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ہفت روزہ 'الاعتصام' لاہور کے دفتر سے مولانا محمد سلیم چنیوٹی نے بھی یہی خبر سنائی۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب کی شدید خواہش تھی کہ وہ بورے والا میں ہی فوت ہوں اور اسی شہر میں انہیں دفن کیا جائے جہاں وہ ۶۳ر سال سے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں خطابت و امامت کا فریضہ اَدا کر رہے تھے۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب کی وفات کی خبر منٹوں میں پورے ملک اور بیرون ملک پہنچ گئی۔ اور لوگ نماز جنازہ میں شرکت کے لئے بورے والا پہنچنا شروع ہو گئے۔ ۸ر مئی کو صبح پونے گیارہ بجے مولانا اِرشاد الحق اَثری حفظہ اللہ کی اِقتدا میں نمازِ جنازہ اَدا کی گئی اس میں ہزاروں علما اور عوام بلا تفریق مسلک شریک ہوئے۔ اور بورے والا میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ بورے والا کی تاریخ میں مولانا محمد عبداللہ صاحب کا جنازہ مثالی تھا۔ ان کی وفات کے سوگ میں انجمن تاجران نے مارکیٹیں اور بازار بند رکھے جبکہ سرکاری و نیم سرکاری دفاتر اور سکول و کالج بھی بند رہے۔ اس علاقے کے ایم پی اے خالد محمود بھٹی نے سیکورٹی اور دیگر انتظامات میں بھرپور تعاون کیا۔ دیگر یہ کہ مقامی جماعت نے بھی آنے والوں کے لئے ٹھنڈے پانی اور کھانے کا خاطر خواہ انتظام کر رکھا تھا۔ بلاشبہ مولانا محمد عبداللہ صاحب اپنے دور کے رفیع المرتبت عالم دین تھے۔ جو اپنے پیچھے بہت سی خوشگوار یادیں چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com www.mohaddis.com

CPL No. 49
Vol. 44 No.9

Monthly MUHADDIS Lahore

5866476
5866396

عناد اور تعصب قوم کے لیے زہرِ ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں

لیکن تعصبات سے بالا تر رہ کر اِفہام وتفہیم اُمت کے لیے رحمت کا باعث ہے۔

علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکارِ انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں

لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دَقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے

لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام نہ دینا حمیتِ دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

تبلیغ دین اور اشاعتِ اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالحِ دینیہ کے خلاف ہے

لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین ومسائلِ اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

آئین وسیاست سے بیگانہ ہو کر عبادت کے لیے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے

لیکن جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے

لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

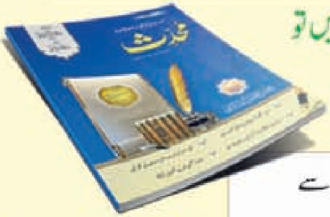

ماہنامہ محدث لاہور

کا مطالعہ فرمائیے، آپ اس کو ان جملہ صفات ومحاسن سے مزین پائیں گے، اِن شاء اللہ!
کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

- قیمت فی شمارہ ۳۰ روپے
- زرِ سالانہ ۳۰۰ روپے

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL 99-J, Model Town, Lahore 54700

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ